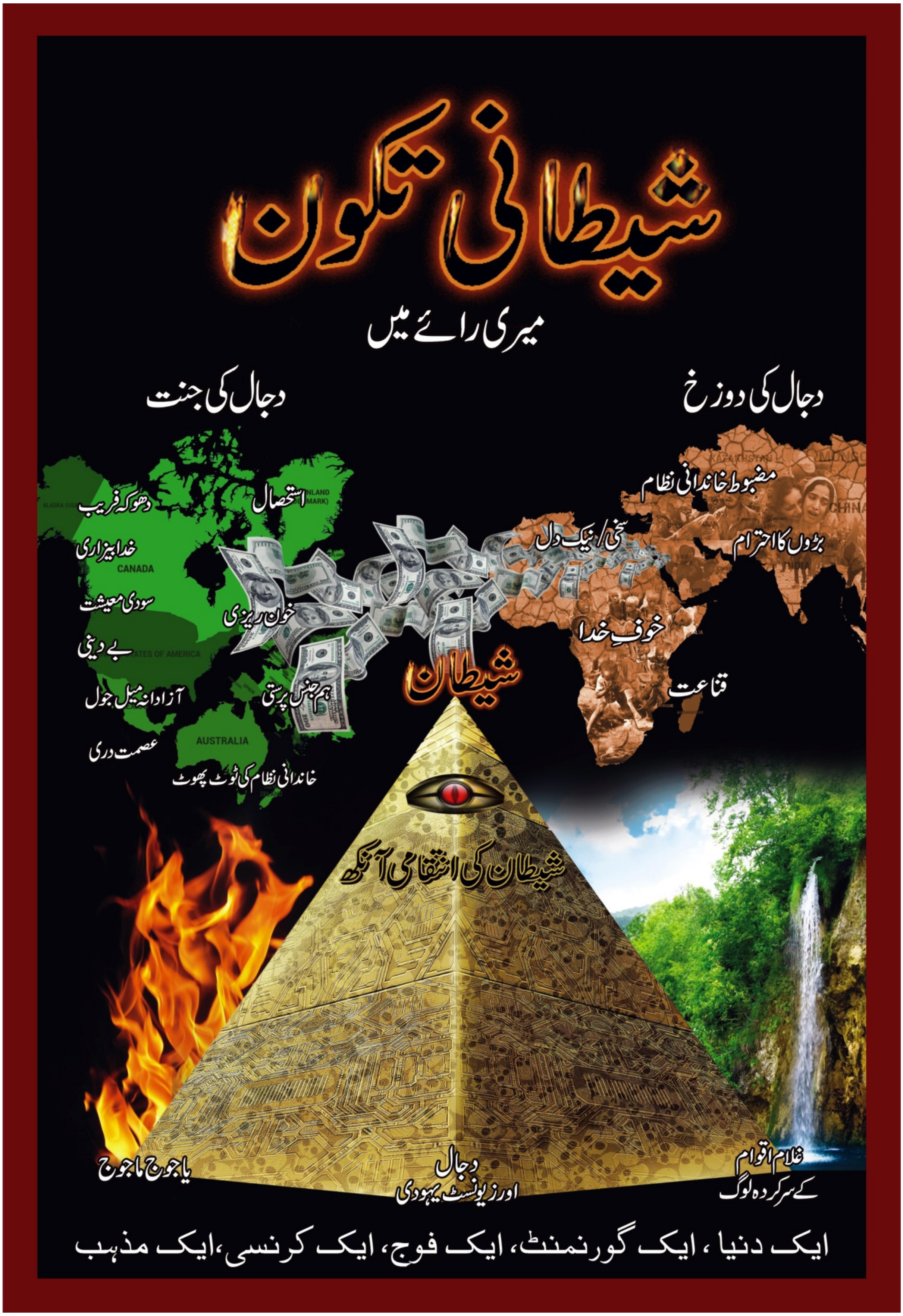
شیطانی تکون
میری رائے میں
دجال کی دوزخ
دجال کی جنت
مضبوط خاندانی نظام
سخی/ نیک دل
بڑوں کا احترام
خوفِ خدا
قناعت
دھوکہ فریب
استحصال
خدا بیزاری
CANADA
سودی معیشت
خون ریزی
بے دینی
آزادانہ میل جول
ہم جنس پرستی
AUSTRALIA
عصمت دری
خاندانی نظام کی ٹوٹ پھوٹ
شیطان
شیطان کی انتقامی آنکھ
یاجوج ماجوج
دجال
اور زیونسٹ یہودی
غلام اقوام
کے سرکردہ لوگ
ایک دنیا ، ایک گورنمنٹ، ایک فوج، ایک کرنسی،ایک مذہب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائیہ

میں اپنے لیے، اپنے خاندان، دوست احباب اور تمام مسلمانوں کے لیے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود اور اس کی تکون سے (یعنی دجال اور یاجوج ماجوج اور غلام اقوام کے حکمرانوں سے)۔ یہ تکون بنی نوع انسان کو شیطان لعین کی پیروی پر آمادہ کرنے کے لیے اپنی پوری قوت صرف کر رہی ہے۔ شیطان کی پیروی بالواسطہ اور بلاواسطہ بنی نوع انسان کو دوزخ کی جانب لے جائے گی۔ میں اپنے لیے اور اپنے والدین، خاندان، دوست احباب اور تمام مسلمانوں کے لیے اللہ کی مغفرت کا طالب ہوں اور اللہ سے دعا گو ہوں کہ وہ ہمارا خاتمہ ایمان پر کرے اور ہمیں جنت کا مستحق بنائے۔ آمین

میں اس بات کی حتی الوسع کوشش کروں گا کہ شیطان کی بنی نوع انسان سے دشمنی کے متعلق جو کچھ سمجھ پایا ہوں اسے واضح طریقے سے پیش کروں۔ آپ کو میرے نقطہ نظر سے اختلاف کرنے کا مکمل حق حاصل ہے اور میں ممنون ہوں گا اگر آپ مجھے اپنی رائے سے آگاہ کر سکیں۔ بعد ازاں دجال کا تذکرہ کروں گا جو اللہ کی جانب سے بنی نوع انسان کے لیے سب سے بڑی آزمائش ہے۔ دجال کا فتنہ انسانوں کو گمراہی کی جانب لے جائے گا چونکہ وہ ناقابل تصور دھوکے اور فریب پر مشتمل ہو گا۔ یہی وجہ ہے کہ تمام انبیاء نے اپنے پیروکاروں کو دجال کے فتنے سے ڈرایا تھا۔ اس بات کا تذکرہ بھی کروں گا کہ دجال نے اپنے لیے کیا اہداف مقرر کیے ہیں اور اب تک اس نے کہاں تک کامیابی حاصل کی ہے۔ میں اس بات پر بھی روشنی ڈالوں گا کہ یاجوج ماجوج نے کیسے دنیا پر اپنا تسلط قائم کیا، زمین کی دولت کو کیسے لوٹا ہے اور کس طرح سے چار براعظموں شمالی امریکہ، جنوبی امریکہ، افریقہ اور آسٹریلیا میں وسیع پیمانے پر انسانوں اور جانوروں کا قتل عام کیا ہے۔ ان بے رحم قاتلوں نے نہ صرف انسانوں کو قتل کیا بلکہ تمام براعظموں کے وسائل کو بھی لوٹا ہے۔ انہوں نے جن ملکوں پر قبضہ کیا تھا وہاں اپنی وسیع حکمت عملی کے تحت کٹھ پتلی حکومتیں قائم کیں اور چلے گئے۔ وہ اب بھی اُنہی کٹھ پتلی حکومتوں کے ذریعے ان ممالک کے وسائل ہڑپ کر رہے ہیں۔ انہوں نے ہماری دنیا کو ظلم، ناانصافی اور افراتفری کی آماجگاہ بنا دیا ہے۔ ان کا نعرہ ایک دنیا، ایک حکومت، ایک کرنسی، ایک فوج اور ایک مذہب ہے (جو شیطان کی پیروی پر مشتمل ہو گا)۔ اللہ رب العالمین ہمیں شیطان کی اس تکون سے محفوظ فرمائے اور دین اسلام پر ثابت قدم رکھے۔ آمین!

میں آخر میں اس ہولناک وقت کا ذکر کروں گا جس کا امت کو سامنا ہے۔ ان شاء اللہ! اللہ تعالیٰ اس شیطانی تکون کی دہشت کے دور کا خاتمہ کرے گا اور امت مسلمہ کی نصرت فرمائے گا اور امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زیر قیادت دین اسلام کا بول بالا ہو گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس برس تک دنیا پر حکمرانی کریں گے اور پھر انتقال کر جائیں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل اور جزیہ کو ختم کر دیں گے، اور ایک دنیا، ایک حکومت اور ایک دین کا ہدف حاصل کریں گے جو کائنات کے حقیقی رب کی عبادت پر مشتمل ہو گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد قیامت کی الٹی گنتی شروع ہو جائے گی۔ قیامت کے صحیح اور ٹھیک ٹھیک وقت کا علم تو صرف اللہ علیم و خبیر کے پاس ہی ہے۔ قیامت سے قبل آخری بڑی علامات ظہور پذیر ہوں گی جو پورے کرۂ ارض کا احاطہ کریں گی۔ اللہ ایک گرم ہوا چلائے گا جس کے نتیجے میں ایمان رکھنے والے تمام افراد پر سکون طریقے سے مر جائیں گے اور قیامت کی ہولناکی سے محفوظ رہیں گے۔

ہمیں قیامت کی نشانیوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے جو مشکوٰۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴ حدیث 2/5229، بحوالہ مسلم میں درج ہے، تاکہ ہم اپنے روش کو ٹھیک کر سکیں۔ وہ نشانیاں یہ ہیں۔

1۔ عام فتنے۔ یعنی مصائب، مشکلات جو اکثریت کو گھیر لیں گی۔ فی الوقت اکثریت مشکلات میں گھری ہوئی ہے۔

2۔ بعض افراد کے ساتھ مخصوص فتنے۔ یعنی وہ پسے ہوئے افراد جو اس نظام کے خلاف آواز اٹھائیں گے تو ان کو یاجوج ماجوج کے نظام سے بہت ہی زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

3۔ دھواں۔

4۔ دجال۔

5۔ دابۃ الارض۔

6۔ سورج کا مغرب سے نکلنا۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ ہمیں شیطانی تکون کی کارستانیوں سے محفوظ فرمائے آمین۔

خاکسار

عبدالحلیم صدیق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	شیطان کون ہے؟	4
2	شیطان کی کہانی سے ہمیں جو سبق سیکھنے کو ملتا ہے	14
3	دجال کون ہے؟	15
4	دجال کا تاریخی پس منظر	15
5	دجال کا حلیہ اور اُوصاف	16
6	دجال کے اہداف	21
7	دجال کہاں مقیم ہے اور اُس کا ظہور	23
8	دجال کا پہلا دن (ایک سال کے برابر)	25
9	دجال کا دوسرا دن (ایک مہینہ کے برابر)	28
10	دجال کا تیسرا دن (ایک ہفتہ کے برابر)	30
11	دجال کے بقایا37دن	34
12	دجال کے اب تک حاصل کردہ اہداف	35
13	حاصل کردہ اہداف کے نتائج	36
14	اُمتِ مسلمہ کی نشاۃ ثانیہ	36
15	حضرت عیسیٰؑ کی واپسی	37
16	دجال کے متعلق احدیث کا خلاصہ	37
17	یاجوج ماجوج	39
18	یاجوج ماجوج کے بارے میں ہمارا نظریہ	40
19	یاجوج ماجوج کا حاصل کلام	42
20	امام مہدیؑ	42
21	امام مہدیؑ پر حاصل کلام	44
22	اختتامی کلمات اور احادیث	44
23	احادیث کے حوالہ جات	49

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیطان کون ہے؟

شیطان کون ہے؟ کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ ایک استعاری کردار ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ شیطان ایک حقیقی کردار ہے جس کو اللہ نے تخلیق کیا ہے۔ بہت سی قرآنی آیات اوراحادیث کے حوالہ جات اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ وہ جنوں میں سے ہے۔ اللہ نے آدم کی پیدائش سے ہزاروں برس قبل جنوں کو آگ کے شعلہ سے پیدا کیا تھااور انہیں بے پناہ طاقت عطا کی تھی۔ ہم جنوں کو دی گئی طاقت کا اندازہ قرآن میں مذکور (27:39,40) حضرت سلیمان علیہ السلام کے قصے سے لگا سکتے ہیں جب انہوں نے جنوں سے کہا کہ کون جلد سے جلد ملکہ سبا کا وسیع و عریض تخت یمن سے بیت المقدس لے کر آ سکتا ہے؟ ان میں سے ایک نے حضرت سلیمان سے کہا کہ وہ ان کے بیٹھنے سے قبل تخت لے آئے گا جبکہ ایک اور شخص جس کے پاس کتاب کا علم تھا اس نے کہا کہ وہ ان کی آنکھ جھپکنے سے قبل ہی تخت لے آئے گا اور اس نے ایسا کر دکھایا تھا۔ جنوں نے زمین پر بے پناہ فساد پھیلایا اور خونریزی کی۔ اللہ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ جنوں کو زمین سے بے دخل کر کے سمندر کے دور دراز جزائر میں دھکیل دو۔ عاجز کی رائے میں یہ اقدام انسان کو زمین میں خلیفہ بنانے کے سلسلے کی ابتدائی کڑی تھی۔ شیطان اس وقت نہایت نیک اور عابد جن تھا۔ اس نے اللہ سے درخواست کی کہ زمین پر اپنی ہم نسل جنوں کے خلاف فرشتوں کی کارروائی میں اسے بھی شریک کیا جائے۔ اللہ نے اسے اجازت دے دی۔ شیطان اپنے ہم جنس جنوں سے لڑا اور فرشتوں کا سردار بنا دیا گیا۔ میں یہاں عیسائیوں کے اس قول کو رد کرنا چاہتا ہوں جو وہ کہتے ہیں کہ شیطان ایک باغی فرشتہ ہے، جو کہ بالکل غلط ہے۔ فرشتوں کے پاس اس طرح کا اختیار اور مرضی نہیں ہے جس طرح انسانوں اور جنوں کے پاس ہے۔ فرشتے صرف حکم کی تعمیل کرتے ہیں جو انہیں دیا جاتا ہے اور ان کے دل و دماغ میں حکم عدولی کا خیال کبھی نہیں آتا۔ اسی طرح انسانی ذہن میں ایک شک پیدا ہوتا ہے کہ شیطان کو چونکہ آگ سے بنایا گیا ہے اور جب اسے دوزخ میں پھینکا جائے گا تو آگ اسے نقصان نہیں پہنچائے گی۔ میرا جواب ہے، جب گوشت سے گوشت کو تکلیف پہنچ سکتی ہے تو یقیناً دوزخ کی آگ ان جنوں کو شدید اذیت پہنچائے گی جو جہنم کے باسی ہوں گے۔ اصل موضوع کی طرف لوٹتے ہوئے، شیطان فرشتوں کا سردار بننے کے بعد غرور میں آ گیا اور وہ سوچنے لگا کہ اس نے اپنے رب کے لیے بہت بڑا کام سرانجام دیا ہے، اور وہ یہ بھول گیا کہ اللہ طاقتور اور علیم وخبیر ہے۔ جب وہ کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو کہتا ہے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتا ہے۔ زمین پر جنوں کی سرکوبی کے لیے فرشتوں کو بھیجنا ایک امتحان تھا۔ اللہ نے شیطان کے لیے ایک اور امتحان کا ارادہ کیا اور ملائکہ سے قرآن (2:30) میں کہا: ”میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں تو انہوں نے کہا کہ ایسے شخص کو کیوں پیدا کرتا ہے جو زمین پر فساد اور خون خرابہ کرے گا، جبکہ ہم تیری تسبیح اور پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔" اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرشتوں سے مزید فرمایا: جب وہ تخلیق ہو جائے اور میں اس میں روح پھونک دوں تو تم سب اس کے سامنے سجدے میں گر جانا۔ شیطان جو اس وقت اپنے آپ کو بہت اہم سمجھ رہا تھا، آدمؑ سے حسد کرنے لگا اور اس کے دل میں تکبر آ گیا۔ جب اللہ نے ملائکہ کو حکم دیا کہ وہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں تو شیطان نے اس زعم میں کہ وہ آدمؑ سے برتر ہے، ایسا کرنے سے انکار کر دیا، اور اس طرح وہ ملعون ہو گیا۔ انسان اور شیطان میں ایک بنیادی فرق ہے اور وہ یہ ہے کہ شیطان غلطی کرنے کے بعد نہ شرمندہ ہوا اور نہ معافی مانگی بلکہ اور زیادہ مغرور ہو کر اللہ پر ہی الزام لگا دیا کہ اُس نے اُسے سیدھے راستے سے بھٹکایا ہے۔ جیسے کہ قرآن (15,40-36) میں شیطان نے کہا: ”میرے رب! مجھے اُس دن تک کی ڈھیل دے جب لوگ دوبارہ اٹھا کر کھڑے کیے جائیں گے۔ فرمایا کہ اچھا تو ان میں سے ہے جنہیں مہلت ملی ہے مقرر وقت کے دن تک۔ (شیطان نے) کہا: اے میرے رب!

چونکہ تونے مجھے گمراہ کیاہے مجھے بھی قسم ہے کہ میں بھی زمین میں ان کے لیے معاصی کو مزین کروں گا اوران سب کو بہکاؤں گا،سوائے تیرے ان بندوں کے جو منتخب کر لیے گئے ہیں۔"اس کے برعکس آدمؑ اور حوانے شیطان کے بہکاوے میں آکر جب جنت میں شجرِ ممنوعہ کا پھل چکھ لیا تو انہیں اپنی غلطی کا احساس ہوا اورانہوں نے اپنے اندر عاجزی پیدا کی اور اللہ سے معافی مانگی اور اللہ نے انہیں معاف کر دیا۔ مغرور اور ملعون ہونے کی اذیت میں مبتلاہو کر، شیطان نے اللہ سے درخواست کی کہ اسے قیامت کے دن تک کی مہلت دے۔ اللہ نے شیطان کو مہلت دے دی کیونکہ وہ شاید بنی نوع انسان کا امتحان لیناچاہتا تھا۔ تاکہ ان میں سے ان لوگوں کو الگ کر دے جو غیب پر ایمان لائیں گے اور صراطِ مستقیم پر چلیں گے ،اورجنت کے حق دار ٹھہریں گے۔ جبکہ دوسرے وہ جو حق کو جھٹلائیں گے، اوران کا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔اللہ چونکہ علیم وخبیر ہے،اس نے جنوں اور انسانوں کی تخلیق سے قبل ہی لوحِ محفوظ میں ہر وہ چیز لکھ دی تھی جو انسان اور جن کریں گے۔ یہ دنیاکی زندگی گناہ گاروں کے اعتراضات کو ختم کرنے کے لیے ایک امتحان ہے۔ اس معاملے کو ایک مثال سے سمجھاتاہوں۔ہم فرض کرتے ہیں کہ ایک استاد اپنے مشاہدے کی بناپر کلاس میں موجود بچوں کے متعلق نتیجہ اخذ کر سکتاہے کہ فلاں بچہ امتحان میں پاس ہو گا اور فلاں بچہ فیل۔اوراگر استاد فیصلہ کرے کہ وہ امتحان نہیں لے گا اور اپنے مشاہدے کی بناءپر بچوں کو پاس یافیل کرے گا۔ توپاس ہونے والے بچے توخوش ہوں گے لیکن فیل ہونے والے بچے اعتراض کریں گے اور کہیں گے ہم امتحان ضرور پاس کر لیتے۔شیطان نے امتحان میں ناکام ہونے اور قیامت تک مہلت ملنے کے بعد اللہ سے دعاکی کہ اے اللہ !اسے ابن آدم کو فتنہ میں مبتلاکرنے کی طاقت دی جائے۔اس نے چار دفعہ دعاکی اوراللہ نے چاروں دفعہ ہی فتنہ میں مبتلاکرنے کی طاقت میں اضافہ کیا۔

1 :اللہ نے اسے ابن آدم کو فتنہ میں مبتلاکرنے کی اجازت دے دی۔

2 : اس کوعندیہ دیاکہ ہرابن آدم کی پیدائش پر ایک شیطان جن پیداہو گا۔

3:اللہ نے شیطان کو انسانی جسم میں اس طرح داخل ہونے کی توفیق دی جس طرح خون انسانی جسم میں چلتاہے تاکہ اس کے ذہن میں وسوسے اور فتورڈال سکے۔

4:اللہ تعالیٰ نے اسے اجازت دی کہ وہ اپنی فوج اورپیادوں کو انسانوں پر دوڑالے۔اورانہیں اس دنیاکے فریب میں پھنسالے۔

حقیقت یہ ہے کہ شیطان کے وعدے سراب، دھوکہ، فریب اور جھوٹ کے علاوہ کچھ نہیں۔ جن شیاطین کی مدد سے شیطان ہم پر انسانی شیطانوں سے حملہ آور ہوتاہے۔انسانی شیاطین یعنی دجالی اقوام کے لیڈر اور خاص طور پر محکوم عوام کے لیڈر اور اُن کے پیروکاروں نے ابنِ آدم کو سخت آزمائش میں ڈالاہواہے۔یہ لوگ پچھلی دہائی میں ساٹھ لاکھ سے زیادہ مسلمانوں کاخون بہاچکے ہیں۔ہمارے لیے انسانی شیطانوں سے زیادہ سخت آزمائش اور کوئی نہیں۔

ان طاقتوں کے ملنے کے بعد شیطان نے اللہ کی عظمت کی قسم کھاتے ہوئے کہاتھاکہ وہ اس کے سارے بندوں کو گمراہ کر دے گا سوائے ان کے جن کی رہنمائی اللہ کرے گا۔وہ اِن کو بے بنیاد خواہشات کی طرف ورغلائے گا۔ اس کے حکم پر وہ اپنے جانوروں کے کان چیریں گے اور اللہ کی بنائی ہوئی چیزوں میں جینیاتی طور پر ساخت تبدیل کریں گے(4:119)۔اس کے جواب میں اللہ نے وعدہ کیاکہ وہ جہنم کو شیطان اور اس کے پیروکاروں سے بھر دے گا۔

شیطان کا چیلنج :

وہ چار چیزیں جن کا شیطان نے اُوپر دی ہوئی آیت میں اللہ کو چیلنج دیا تھا، وہ یہ ہیں۔

1 : شیطان نے واضح کیا کہ وہ انسانوں کو گمراہ کرے گا۔

اکثر انسان اللہ کے غلام بننے کے بجائے شیطان کے غلام بنے ہوئے ہیں۔ شیطان متواتر ہمیں گمراہ کرنے کی کوشش کرے گا اور ہمیں اس وقت تک نہیں چھوڑے گا جب تک ہماری روح قبض نہیں ہو جاتی۔ ایک حدیث میں مرقوم ہے کہ شیاطین ہمارے پاس مرض الموت میں ہمارے اُن ماں باپ، خاوند، بیوی، استاد وغیرہ کی شکل میں آئیں گے جو اس دنیا سے جا چکے ہیں اور کہیں گے کہ بیٹا! اسلام پر نہ مرنا کیونکہ ہمیں اب پتہ چلا ہے کہ یہ صحیح مذہب نہیں ہے۔ استغفر اللہ! اے اللہ، ہمیں تباہ ہونے سے بچا لے اور ہمیں جہنم کا باسی نہ بنانا۔ اے اللہ! اگر تو نے ہم پر رحم نہ کیا اور ہماری رہنمائی نہ کی تو ہم اندازہ نہیں کر سکتے کہ شیطان ہمیں آخری وقت میں کہاں لے جائے گا۔ قرآن میں اللہ ہمیں بتاتا ہے جو دنیا میں دین پر مستحکم رہیں گے وہ بعد میں بھی مستحکم رہیں گے۔ وہ شیطان کے فریب کو رد کر کے کلمہ شہادت پڑھ کر اسلام پر مریں گے۔ اے اللہ! ہمارے لیے مقدر کر دے کہ ہم اسلام پر استقامت دکھائیں اور کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے موت سے ہم کنار ہوں۔ آمین!

2: شیطان نے چیلنج دیا تھا کہ وہ ہمیں جھوٹی امیدیں اور آرزوں میں اُلجھائے گا۔

جھوٹی امیدوں اور آرزؤں کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے

(الف) شہوانی ضروریات

اگر ہم غور کریں، ہمارا معاشرہ شیطان کی خواہش کے کیسے مطیع ہو چکا ہے۔ آج ہمارے معاشرے شہوانیت کے تحت چل رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ ایک جسمانی چیز ہے۔ جب کہ اسلام ہمیں کہتا ہے کہ یہ روحانی چیز ہے۔ جب خاوند اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے اور دُعا پڑھتا ہے وہ بچے کا پہلا حق ادا کرتا ہے تاکہ اسے شیطان سے محفوظ کیا جائے۔ ہم میں سے وہ جو شہوانی خواہشات کے آگے نہیں جھکتے۔ وہ یومِ محشر اُن سات گروہوں میں سے ہوں گے جو اللہ کے تخت کے سائے نیچے ہوں گے۔ اے اللہ! ہمیں ہر گناہ کبیرہ سے بچا آمین!

(ب) دنیا کی خواہش

شیطان ہمیں جھانسا دے کر اس دنیا کی جھوٹی آرزؤں میں اُلجھائے گا تاکہ اس دنیا کو ہم اپنا مقصد حیات بنا لیں اور اصل مقصد حیات پر سوچ بچار نہ کر سکیں۔ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ شیطان نے ٹی وی، کمپیوٹر، وڈیوز، ڈی وی ڈیز، سیٹلائٹ چینلز، موبائل فونز اور انٹرنیٹ وغیرہ کے ذریعہ سے ہمیں موت تک جھوٹی آرزؤں میں اُلجھا کر اپنی قسم پوری کر رہا ہے۔ قیامت والے دن ہم جب اس کی طرف اُنگلی اُٹھائیں گے تو وہ کہے گا کہ مجھے نہیں اپنے آپ کو الزام دو، میں نے تمہیں بلایا اور تم میرے پیچھے آ گئے۔ اے اللہ! ہم پر رحم فرما کر ہمیں اس کے فریب سے محفوظ فرما۔ آمین

3: شیطان نے وعدہ کیا تھا کہ وہ ہمیں حکم دے گا کہ ہم مویشیوں کے کان پھاڑیں۔

یعنی ان کو بد شکل کرنا۔ مشرکین مکہ مویشیوں کے کان اور ان کا گلا کاٹ کر ان کو اپنے خداؤں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے۔ جب وہ چل کر گر

طریقے سے اپنے آپ کو اور جانوروں کو بد شکل بنا رہے ہیں۔لوٹ جاؤ اپنے رحیم رب کی طرف۔اے اللہ ہمارا ہاتھ نہ چھوڑنا اور ہمیں بھٹکنے نہ دینا۔

4: شیطان نے وعدہ کیا تھا کہ وہ ہمیں حکم دے گا کہ اللہ کی تخلیق کی ساخت تبدیل کریں۔

آج جنیالوجی کوڈ کی دریافت کے بعد ہم اللہ کی تخلیق میں تبدیلیاں کر رہیں ہیں۔ آج GMO FOOD پیدا کیے جا رہے ہیں دوسری مخلوقات کے جینز کے ذریعے۔ مرد عورتوں کی طرح بنانا چاہ رہے ہیں اور عورتیں مردوں کی طرح۔استغفر اللہ!

شیطان کی افواج

شیطان کی فوج مشتمل ہے اس کی اولاد، شیاطین جن اور شیاطین انسانوں پر۔اس نے اپنے پیروکاروں کی فوج کی تربیت اس طرح سے کی ہے کہ وہ اولادِ آدم کو کفر اور شرک کی طرف لے جائیں۔خاص طور پر انسانی شیاطین سے ہیں مقابلہ کرنا سب سے مشکل ہے۔درج ذیل وجوہ کی بنا پر شیطان انسانوں کو کفر و شرک کی طرف مائل کرتا ہے۔

1۔ حق کے بارے میں شک پیدا کر کے۔

2۔ دنیاوی خواہشات کو بڑھا کر۔

3۔غلط منطق کی زیادتی پیدا کر کے۔

4۔ ہم میں بے مقصد بحث و مباحثہ کی عادت ڈالتا ہے، تا کہ ہم اللہ کی نافرمانی کریں۔

شیطان آدم علیہ السلام کی وجہ سے مردود ہوا۔ وہ اِس کا ہمیں موردالزام ٹھہراتا ہے۔ میں اس کو ایک مثال سے سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں۔ فرض کریں ایک گھر میں دو بہنیں رہتی ہیں۔ ایک بہن فون پہ ہوتی ہے۔ دوسری اس کو منع کرتی ہے۔ جو بہن فون پر تھی وہ اپنے والدین کی نظروں میں معتوب ہو جاتی ہے۔ وہ اپنا سارا الزام اپنی بہن پر دھر دیتی ہے کہ وہ اس کی وجہ سے مصیبت میں آئی ہے اور وہ اس سے نفرت کرنے لگتی ہے۔اُسی طرح شیطان ہم سے نفرت کرتا ہے۔

شیطان ہم پر حملہ آور ہوتا ہے جیسا کہ مرقوم ہے قرآن(7:71-18)میں:"شیطان نے کہا میں ان پر حملہ کروں گا ان کے آگے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی ان کی داہنی جانب سے بھی اور ان کی بائیں جانب سے بھی اور آپ ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہاں سے ذلیل و خوار ہو کر نکل جا۔ جو شخص ان میں سے تیرا کہنا مانے گا میں ضرور تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔" شیطان ہمارے سامنے سے آئے گا تا کہ ہمارے ذہنوں میں خالق کے بارے میں شکوک پیدا کرے۔وہ ہمارے پیچھے سے آئے گا اور سرگوشی سے ہمیں دنیا کی زندگی کے بارے میں امید دلائے گا۔وہ دائیں سے آئے گا، اور قیامت کے بارے میں شک پیدا کرے گا اور بائیں سے آکر ہمیں گناہ کی ترغیب دے گا۔وہ بنی نوع انسان کو اپنے طاغوتوں کے ذریعے اس مقام پر لے آیا ہے جہاں شاید وہ جنوں سے بھی زیادہ فساد، قتل اور خونریزی کر رہے ہیں۔ حضرت عمر بن خطابؓ نے طاغوت کی تشریح کرتے ہوئے کہا تھا کہ طاغوت شیطان ہے۔ طاغوتوں میں لا دین، قوم پرست، منافق اور ہر قسم کے مرتد لوگ شامل ہیں۔یاد رکھیں شیطان اللہ پر یقین رکھتا ہے کہ وہ اس کا خالق ہے، اس کا کفر اس کی نافرمانی تھا جبکہ وہ ہمیں بہلا پھسلا کر اپنے خالق کو ردّ کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

شیطان کو مہلت دینے کی ممکنہ وجوہات

ذہن میں سوال اٹھتا ہے کہ اللہ نے شیطان کو قیامت تک کی مہلت کیوں دی؟اس کی وجوہات یہ ہو سکتی ہیں:

1۔اللہ نے اس کی یہ دعا کہ "اسے قیامت تک مہلت دی جائے"، سن لی۔

2۔اس کو اُس کی ہزاروں سال کی عبادت کا صلہ دیا گیا ہو۔

3۔ہو سکتا ہے کہ اللہ اسے مہلت دے کر اس کے گناہوں میں اضافہ کرنا چاہتا ہو، تاکہ وہ سب سے زیادہ سخت سزا پا سکے۔

4۔شاید اس لیے اس کو مہلت دی گئی ہے، تاکہ جو لوگ گناہ کرنا چاہتے ہیں وہ ان کا حلیف بن جائے۔

5۔یہ قیامت تک کے لیے اللہ کی رحمت کو واضح کرتا ہے (جب ہم توبہ کرتے ہیں تو وہ ہمیں معاف کر دیتا ہے)

شیطان کی تخلیق کی حکمت

دوسرا سوال جو ذہن میں آتا ہے وہ یہ ہے کہ شیطان کی تخلیق میں کیا حکمت تھی؟وہ یہ ہو سکتی ہیں:

1۔شیطان اور ان کے حواریوں کے ساتھ لڑنے سے ہم اپنی محبت اور اپنے تعلق کو اپنے خالق سے مضبوط کر سکیں۔

2۔آدم اور شیطان کی کہانی میں ایک نصیحت ہے (جو ہمیں فرق بتاتی ہے متکبر اور توبہ کرنے والے عاجز کے درمیان)۔

3۔جیسے پہلے کہا گیا ہے یہ آزمائش ہے مومنوں کے لیے۔شیطان ہمیں بلاتا ہے تکبر، کرپشن، شرک اور کفر کی طرف اور اللہ ہمیں بلاتا ہے توحید، محبت، ہمدردی، عاجزی، ایمان داری، عفوو درگزر، شکر اور سخاوت کی طرف۔سبحان اللہ!

4۔یہ اللہ کی اس قدرت کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ متضاد چیزیں پیدا کر سکتا ہے۔

5۔اللہ ہمیں شیطان کے معاملے میں اپنا صبر دکھاتا ہے۔

6۔اللہ کی حکمتیں ہم پر واضح ہوتی ہیں۔

شیطان نے انتہائی نفرت کی وجہ سے نسل انسانی کو اللہ کے منتخب راستے سے ہٹانا اپنا نصب العین بنایا ہے۔ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہم اُس شیطان سے جنگ لڑ رہے ہیں جس کو پتہ ہے کہ وہ جہنم میں جائے گا،لہٰذا وہ چاہے گا کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو وہ اپنے ہمراہ جہنم میں لے جائے۔اُسے اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھنا چاہیۓ اور اُس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرنا چاہیۓ۔اور ہمیں شیطان کے فریب سے بچنے کیلئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیۓ۔

شیطان کی منصوبہ بندی

اب شیطان اور اس کی تکون اس بات کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں کہ دنیا کی آبادی کو 93 فیصد تک کم کیا جائے تاکہ ایک دنیا، ایک حکومت، ایک کرنسی (الیکٹرونک)، ایک فوج اور ایک مذہب کا مقصد حاصل کر لیا جائے۔روئے ارض پر ایک دور ایسا بھی گزرا ہے جب شیطان نے یہاں بسنے والے تقریباً تمام انسانوں کو پھسلا کر اللہ کے ساتھ شرک اور اس کی نافرمانی میں مبتلا کر دیا تھا۔یہ نمرود کا دور تھا جب زمین پر کوئی بھی اللہ کی عبادت کرنے والا باقی نہ بچا تھا۔تب اللہ نے ہم پر رحم کرتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھیجا تھا تاکہ وہ انسانوں کو گمراہی سے نکال کر ہدایت کی جانب لے کر آئیں۔اسی لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ابوالانبیاء کہا جاتا ہے۔اللہ نے انسانوں پر بہت کرم کیا ہے اور دنیا بھر میں تقریبا ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء بھیجے تاکہ وہ انسانوں کو شیطان اور اس کے فریب سے آگاہ کر سکیں۔کئی لوگ سوچتے ہیں کہ

شیطان بہت عبقری اور غیر معمولی طور پر ذہین اور طاقتور کردار ہے اور شاید اللہ کا مد مقابل ہے۔ ان لوگوں کو صحیح مسلم میں مذکور حدیث قدسی 2577 کے اس جز کا مطالعہ کرنا چاہیے جس میں اللہ نے کہا ہے " اے میرے بندو! اگر تم میں سے پہلے سے لے کر آخر تک جن اور انسان سب کے سب، سب سے زیادہ بد کردار شخص (شیطان اور دجال) کی طرح ہو جائیں تو اس سے میری سلطنت میں کسی قسم کی کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ شیطان کی ترغیب کی وجہ سے فرعون جیسے لوگ تکبر میں سمجھتے تھے کہ وہ خدا ہیں۔ موجودہ دور کے فرعون، بش، حسنی مبارک، قذافی، بشار الاسد وغیرہ اس طرح عمل کرتے ہیں جیسے وہ خدا ہیں۔ شیطان نے مجوسی بادشاہ شداد کو اپنی جنت بنانے پر ابھارا۔ اس نے اپنی جنت اپنے ملک کی سب سے خوب صورت وادی (اللہ کی بنائی ہوئی) میں بنائی جس میں اس نے بہت خوب صورت عورتوں (اللہ کی مخلوق) کو زناکاری کے لیے رکھا۔ جب وہ اپنی جنت کے دورے کے لیے نکلا اور اس نے ایک قدم اپنی جنت کے دروازے کے اندر رکھا ہی تھا کہ موت کے فرشتے نے اس کی روح قبض کر لی اور وہ جہنمی ہو گیا۔ کتنا افسوس ناک ہے!

دنیا ایک امتحان گاہ ہے

یاد رہے کہ یہ دنیا ایک امتحان گاہ ہے۔ یہاں ہمیں آفات، مشکلات اور رزق سے آزمایا جائے گا۔ اس سخت امتحان میں کامیاب ہونے کے لیے ہمیں اللہ کی آخری کتاب قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنا ہو گا۔ یہ ہمیں شیطان کے فریب اور اس کے ہتھکنڈوں سے بچائے گا۔ اکثر انسان الیکٹرونک میڈیا، فلم انڈسٹری، اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے بہکائے جائیں گے جس پر شیطانی تکون کا قبضہ ہے۔ ان شاء اللہ! وہ سب کو دینِ حق سے دور نہیں کر سکیں گے۔ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں امام مہدی اور عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعے ان کافر طاغوتوں سے بچا لے گا۔ اے اللہ تیری رحمت پر ہم تیرے شکر گزار ہیں۔ اے مسلمانو! اپنے ایمان کو دجال سے بچانے کے لیے سورۃ کہف کی پہلی دس آیتیں روزانہ پڑھیں اور جمعہ کو مکمل سورۃ باقاعدگی سے پڑھیں۔ اللہ کی پناہ مانگیں مردود شیطان سے کیونکہ اس کے علاوہ کوئی جائے پناہ نہیں۔ اے مسلمانو! خطواتِ شیطان سے آگاہ رہو۔ وہ ہمیں غیر محسوس طریقے سے مزیّن کیے ہوئے جھوٹ سے پھسلائے گا اور آہستہ آہستہ مخالف راستے پر ڈال دے گا۔ ہمیں اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام کر اور سمجھ کر پڑھنا چاہیے۔ یہی خطواتِ شیطان سے ہماری نجات کا راستہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کے چار وعدے

آدم علیہ السلام نے ابلیس کی دعا سن لی تھی اور اللہ سے دعا کی تھی کہ اے مالک! تو نے شیطان کو اتنی طاقت دے دی ہے تو مجھے کیا دے گا۔ آدم علیہ السلام نے بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے چار دفعہ دعا کی اور اللہ سے چار وعدے لیے۔ وہ یہ ہیں:

1) اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کہا: انسان کا جو بچہ بھی پیدا ہو گا اس کے آگے اور پیچھے دو فرشتے حفاظت کے لیے ہوں گے۔ اور دو اعمال لکھنے کے لیے ہوں گے۔ ایک اس کے کان میں اچھائی کی طرف اُس کو راغب کرتا رہے گا۔

2) اللہ نے آدم علیہ السلام کو بتایا کہ وہ برے عمل کو چاہے تو معاف کر دے گا یا اُس پر ایک گناہ ہی لکھے گا۔ اور ہر اچھے عمل کے لیے اس کو دس اعمال کا ثواب دے گا۔

3) اللہ نے وعدہ کیا کہ اس کی مغفرت کے دروازے انسان کی روح قبض ہونے تک ہمیشہ کھلے رہیں گے۔

4)اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کہاکہ میری رحمت اورمغفرت سے کبھی نا امید نہ ہونا ، میں سارے اور ہر قسم کے گناہ معاف کر دونگا۔ یہ ہمارے لیے جشن کی چیز ہے۔ الحمدللہ!

یادرکھیں اللہ نے ہمیں سزادینے کے لیے پیدا نہیں کیا۔ وہ ہمیں ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے اور ہماری نگہداشت کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ ہم اس کی جنت کے باسی بنیں۔ اللہ کو راضی کرنے کے لیے ہمیں ایمان کے چاروں درجے حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہے۔ دوسری طرف شیطان انسانوں سے اپنی انتہائی نفرت کی وجہ سے کوشش کرے گا کہ ہم ایمان کا پہلا درجہ بھی حاصل نہ کر سکیں۔

ایمان کے چار درجے ہیں۔

1)حق کو تلاش کرنے کی جستجو

شیطان اپنے فریب سے پوری کوشش کرتا ہے کہ انسان آخرت کے نتیجے سے بے بہرہ رہتے ہوئے اپنی خواہشات اور مفروضوں میں پھنسا رہے۔ وہ یہ بھی کوشش کرتا ہے کہ اُس کی سوچ میں کبھی حق کو تلاش کرنے کا خیال نہ آئے اور جب تک کسی میں حق کو تلاش کرنے کی آرزو نہ پیدا نہ ہوگی وہ حق (اسلام) تک نہیں پہنچ سکے گا۔ اللہ تعالیٰ سورۃ کہف میں ہمیں بتاتا ہے کہ وہ شخص جو آخرت کے نتیجے سے بے بہرہ ہے اپنی غلط روش پہ کاربند رہے گا یہ سمجھتے ہوئے کہ وہ اچھا کام کر رہا ہے۔ وہ شخص بہت گھاٹے میں ہے کیونکہ جب وہ یہ سمجھتا ہے کہ وہ اچھا کام کر رہا ہے تو وہ توبہ نہیں کرے گا۔ اور جب وہ توبہ نہیں کرے گا تو اللہ اسے معاف نہیں کرے گا۔ نبی پاکؐ دن میں کم از کم سو دفعہ استغفار کرتے تھے۔ ہمیں اللہ سے زیادہ استغفار کرنا چاہیے اور اس سے ہدایت مانگنی چاہیے

2)اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ہدایت ملے گی

جو لوگ حق کے متلاشی ہیں اُن کو اللہ کی طرف سے ہدایت ملے گی۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں کہتا ہے کہ وہ اُنہی کو ہدایت دیتا ہے جو ہدایت حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں۔ ہمیں ہمیشہ سجدے میں پڑ کر اللہ سے ہدایت کے لیے منت کرنی چاہیے۔

3)اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر مستحکم رہنا

شیطان کوشش کرے گا کہ انسان کے شعور کو ہدایت سے ہٹادے تا کہ انسان ہدایت پر مستحکم نہ ہو سکے۔ جب کوئی مصیبت اورآسائش میں اللہ کے احکامات پر استقامت دکھاتا ہے تو وہ اللہ کی خوشنودی حاصل کر لیتا ہے۔

4)اُس کا دل اللہ کی محبت میں محو ہو جائے گا

جب کوئی اللہ کی ہدایت پر استقامت دکھاتا ہے تو اللہ اُس کے دل کو اپنی محبت سے سرشار کر دیتا ہے۔ اور اِس محبت کا غلبہ اِس قدر مضبوط ہوتا ہے کہ حق وباطل کی جنگ میں اگر اُس کا مخالف اُس کا بیٹا یا باپ بھی ہو تو اُس کو قتل کرنے سے دریغ نہیں کرتا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمارے دل کو اپنی اور اپنے دین کی محبت سے سرشار کر دے۔ آمین!

کفر کے درجے

اسی طرح کفر کے چار درجے ہیں۔ شیطان بہت خوش ہوتا ہے جب انسان کفر کا چوتھا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ کیونکہ اس طرح شیطان انسان کو جہنم واصل کر کے اپنا نصب العین حاصل کرتا ہے۔

1۔ شکوک وشبہات

جب شیطان کسی کے دل میں شکوک وشبہات پیدا کرتا ہے تو وہ حق کا انکار کر دیتا ہے اور جس شخص کا دل شک میں پڑ گیا وہ اللہ کے دین سے دور ہو گیا۔

2۔ حق کے خلاف حجت بازی کرنا

جب کوئی حق کے بارے میں شک وشبہ میں پڑتا ہے تو وہ وقت کے ساتھ حق کا انکار ہی نہیں کرتا بلکہ اُس کے خلاف حجت بازی کرنے لگتا ہے۔

3۔ حق کے خلاف جدال کرنا

جب کوئی مستقل طور پر حق کا انکار کرتے ہوئے اُس کے خلاف حجت بازی کرتا رہتا ہے تو وہ اللہ کے دین کو روکنے کے لیے اس کے خلاف جدال پر اُتر آتا ہے۔

4۔ دل پر کفر کی مہر لگا دی جاتی ہے

جب کوئی مستقل طور پر دین کے معاملے میں جھگڑا کرتا رہتا ہے تو اُس کے دل پر کفر کی مہر لگا دی جاتی ہے۔ وہ دل کبھی ہدایت قبول نہیں کرتا۔

جو لوگ شیطان کے پھیر میں آئے ہوئے ہیں وہ بحث کریں گے کہ یہ زیادتی ہے کہ اُن کو سزا دی جائے جن کے دلوں کو ہدایت سے دور کر دیا گیا ہے۔ یہ مفروضہ غلط ہے۔ میں اِس کو ایک مثال سے سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں۔ ہم فرض کرتے ہیں کہ ایک شخص ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے اور ڈاکٹر اُس کو بتاتا ہے کہ اُس کو پہلی سٹیج کا کینسر ہے جو قابلِ علاج ہے اور اُس کو کہتا ہے کہ اُس کو چاہیے کہ اپنا علاج کرائے۔ وہ شخص اِس تنبیہ کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ کچھ عرصہ بعد وہ ڈاکٹر کے پاس پھر چیک اپ کے لیے جاتا ہے۔ ڈاکٹر اُس کو بتاتا ہے کہ اُس کا کینسر دوسری سٹیج میں داخل ہو گیا ہے۔ اور اسے کہتا ہے اُسے اپنی اِس حالت کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ اور یہ کہ اُس کا مرض اب بھی قابلِ علاج ہے۔ وہ پھر ڈاکٹر کی ہدایت کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے معمولات میں مگن رہتا ہے۔ کچھ عرصے بعد وہ ڈاکٹر کے پاس پھر چیک اپ کے لیے آتا ہے اور ڈاکٹر اُس کو متنبہ کرتا ہے کہ اُس کا کینسر تیسری سٹیج میں داخل ہو گیا ہے۔ اور اِس کا علاج اب مشکل بھی ہے اور مہنگا بھی، لیکن شاید ابھی بھی قابلِ علاج ہے۔ وہ شخص اب بھی ڈاکٹر کی ہدایات کو نظر انداز کر دیتا ہے اور اُس کا کینسر چوتھی سٹیج میں داخل ہو جاتا ہے جو ناقابلِ علاج ہے۔ اب جب وہ شخص ڈاکٹروں کے پاس جاتا ہے تو سارے ڈاکٹر اُسے کہتے ہیں کہ یہ اب ناقابلِ علاج ہے اور یہ کہ وہ مرنے والا ہے۔ اس بات پر کیا ہم ڈاکٹروں کو موردِ الزام ٹھہرا سکتے ہیں؟ جب وہ اُسے کہتے ہیں کہ اُس کا مرض ناقابلِ علاج ہے اور وہ مر جائیگا۔ جواب ہو گا نہیں! کیونکہ یہ اس کی لاپرواہی کا نتیجہ ہے اگرچہ کبھی کبھی معجزے ہو جاتے ہیں لیکن اللہ کبھی غلط نہیں ہوتا۔ اُسے پتا ہوتا ہے کہ جس کے دل پر مہر لگا دی گئی ہے وہ دل کبھی بھی ہدایت قبول نہیں کریگا۔ مہر لگانا ایک تشبیہ ہے نہ کہ حقیقت میں مہر لگانا۔ ہمارا مہربان ربّ اپنا دروازہ ہمیشہ کھلا رکھتا ہے اپنے بھٹکے ہوئے انسانوں اور جنوں کے لیے تاکہ وہ اُسکی طرف پلٹ آئیں۔ اُسے یہ بھی پتہ ہے کہ کون پلٹے گا اور کون نہیں۔ اِسی طرح جو لوگ جو شیطان کے پھیر میں آئے ہوئے ہیں جہالت میں کہیں گے کہ اللہ نے ہمارے لیے اگر جہنم مقدر کر دی ہے تو یہ زیادتی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو تقدیر کے مفہوم سے نابلد ہیں۔ میں تقدیر کی وضاحت درج ذیل جملہ سے کرتا ہوں۔

تقدیر کا مفہوم

تقدیر کوئی سکرپٹ نہیں جس پر کسی شخص نے عمل کرنا ہوتا ہے بلکہ یہ ایک جامع دستاویز ہے لوح محفوظ میں مرقوم، علیم وخبیر کی طرف سے اس شخص کے اعمالوں کی جو وہ کرے گا آزمائش اللہ کی طرف سے ہوگی چناؤ کا اختیار ہمارا ہوگا۔اِس جملہ کو میں ایک مثال سے سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں۔ ہم فرض کرتے ہیں کہ دو آدمی دور سے ایک شخص کو دیکھ رہے ہیں جو بے دھیانی میں چل رہا ہے اور اُس گڑھے سے بے خبر ہے جو اُس کے سامنے ہے۔ وہ اندازہ کرتے ہیں کہ یہ شخص گڑھے میں گرِ جائیگا۔ اگر وہ بے دھیانی میں چلتا رہتا ہے تو گڑھے میں گرِ جائیگا تو اُن کا اندازہ صحیح ہوگا اور اگر اُسے خطرے کا احساس ہو گیا تو وہ بچ جائیگا تو اُن کا اندازہ غلط ہوگا۔ جبکہ اللہ عالم الغیب ہمیشہ صحیح ہوتا ہے وہ مستقبل کی چھوٹی سے چھوٹی تفصیل جانتا ہے۔ یہ تقدیر ہے۔ ہمیں اختیار ہے جو راستہ ہم چاہیں، چُنیں اور اللہ کو ہمارے چُننے سے پہلے پتا ہوتا ہے کہ ہم کیا چُنیں گے۔ اللہ کی آزمائش پر ہمارا اختیار نہیں کہ وہ ہمیں کیسے آزماتا ہے۔ عمل درآمد کے اختیار ہمارے ہوں گے۔ کچھ لوگ کہیں گے کہ اللہ قرآن میں کہتا ہے کہ اس کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہوگا۔ یہ سچ ہے۔ اللہ نے ہمیں چناؤ کا اختیار دیا ہے کہ ہم جو چاہیں راستہ اختیار کریں۔ سورۃ کہف میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرشتوں اور ابلیس کو آدمؑ کو سجدہ کرنے کے لیے کہا۔ تو سب نے سجدہ کیا ماسوائے ابلیس کے۔ وہ سجدہ کرنے سے رک گیا کیونکہ وہ جنوں میں سے تھا اس کے پاس چناؤ کا اختیار تھا۔

اے لوگو! قرآن کو سمجھ کر پڑھو حق کو تلاش کرنے کیلئے! اللہ اُس کو ہدایت دیتا ہے جو ہدایت کی خواہش رکھتا ہے۔ اے اللہ ہم میں ہدایت کی خواہش پیدا کر اور ہمیں ہدایت یافتہ بنا۔ ہمارے دل کو نیکوکار بنا اور اُسے اپنے خوف سے بھر دے۔ اور ہمیں اِس دنیا میں بھی معاف کر اور آخرت میں بھی۔ آمین!

خطواتِ شیطان کی وضاحت

شیطان اپنے خطوات سے لوگوں کو اکساتا ہے تاکہ وہ کفر کا چوتھا درجہ حاصل کر لیں۔ خطوات شیطان کو ہم واضح کر سکتے ہیں، ایک یہودی ربی برصیصا کی کہانی سے۔ برصیصا انتہائی عابد وزاہد ربی تھا۔ اُس زمانے میں دو یتیم بھائی اور ان کی ایک بہن اسی علاقے میں رہتے تھے۔ دونوں بھائی دشمن سے جہاد کے لیے جانے کا ارادہ کرتے ہیں لیکن ایک پریشانی انہیں آن گھیرتی ہے کہ وہ اپنی بہن کو کس کے پاس چھوڑ کر جائیں۔ بہت غوروخوض کے بعد وہ فیصلہ کرتے ہیں کہ وہ اپنی بہن کو برصیصا کے پاس چھوڑ دیں۔ وہ برصیصا سے درخواست کرتے ہیں لیکن وہ انکار کر دیتا ہے۔ "شیخ" شیطان برصیصا کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ بھائی تم کیا کر رہے ہو؟ یہ لڑکے اللہ کی خاطر جہاد کے لیے جانا چاہتے ہیں۔ تم سب سے پارسا ہو اور اگر تم اس بچی کی دیکھ بھال نہیں کرو گے اور اگر وہ اپنی بہن کو کسی اور کے پاس چھوڑ کر چلے جاتے ہیں تو کیا تم اندازہ کر سکتے ہو کہ کیا ہو سکتا ہے؟ برصیصا شیطان کے پھیرے میں آ گیا اور اس نے فیصلہ کیا کہ وہ اللہ کی خاطر ان کی بہن کی دیکھ بھال کرلے گا۔ برصیصا نے بھائیوں کو بتایا کہ وہ ان کی بہن کا سرپرست بننے کیلئے تیار ہے۔ شیخ شیطان کے پاس بہت وقت ہے۔ اس کو محض ایک بال برابر دراڑ چاہیے لوگوں کو اُلٹا موڑنے کے لیے۔ برصیصا ایک شرط عائد کرتا ہے کہ ان کی بہن دوسرے گھر میں رہے گی جو اس کی عبادت گاہ کے سامنے ہے۔ اور یہ کہ وہ فلاں فلاں وقت میں کھانا اپنے دروازے کی دہلیز پر رکھ دیا کریگا۔ ان کی بہن وہاں سے کھانا اٹھا کر، دھلے برتن وہاں رکھ دیا کرے۔ چونکہ بھائیوں کو جہاد پر جانے کا بہت اشتیاق تھا اس لیے انہوں نے یہ شرط مان لی۔ کچھ دنوں بعد شیخ شیطان نے برصیصا سے رابطہ کیا اور ذہن میں بات ڈالی کہ لڑکی جوان ہے اور جب وہ گھر سے نکل کر کھانا لینے آتی ہے تو سارا رستہ لوگ اسے بری نظروں سے دیکھیں

گے ،اور وہ لوگوں کیلئے ایک فتنہ ہو گی۔ اس لیے اسے چاہیے کہ وہ کھانا لڑکی کے گھر کی دہلیز پر رکھ دیا کرے۔ برصیصا شیطان کے چنگل میں پھنس گیا اور دروازہ کھٹکھٹا کر کھانا اس کی دہلیز پر رکھ کر آجاتا۔ کچھ عرصے کے بعد شیطان نے دوبارہ برصیصا کے کان میں سرگوشی کی کہ اسے ابھی بھی دروازہ کھول کر کھانا اٹھانا پڑتا ہے، لہٰذا کھانا دروازے کے اندر رکھ دیا کرو۔ اس نے ویسا ہی کرنا شروع کر دیا جو شیطان نے اس کے ذہن میں ڈالتا تھا۔ کچھ عرصہ بعد شیطان نے پھر اپنی سرگوشی سے اس کے ذہن میں ڈالا کہ وہ بہت عرصے سے اکیلی ہے اور اسے اللہ کی خاطر اس سے بات کرنی چاہیے۔ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو وہ شاید باہر نکلے اور فتنے کا سبب بنے۔ برصیصا اس کے دروازے کے باہر کھڑے ہو کر زور زور سے اُسے تبلیغ کرنے لگا۔ کچھ عرصے بعد شیطان نے برصیصا کو کہا کیوں باہر سے چلا کر اپنا تماشا بنا رہے ہو؟ تم اس کے ساتھ اندر جا کر بات چیت کیا کرو۔ مختصراً برصیصا نے گھر کے اندر جا کر بات چیت شروع کر دی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس لڑکی نے اس کے بچے کو جنم دیا۔ اب شیطان نے برصیصا کو ڈرایا کہ یہ بات اس کے کیریئر کو تباہ کر دے گی، اسے بچے کو قتل کر دینا چاہیے۔ جو اس نے کر دیا۔ شیطان نے اس کو مزید اُبھارا کہ گواہ کو بھی قتل کر دے تو اس نے لڑکی کو بھی قتل کر دیا۔ کچھ عرصے بعد لڑکی کے بھائی واپس آئے اور برصیصا کے پاس گئے تو برصیصا نے ان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ وہ بیمار ہو کر مر گئی تھی، ایک قبر کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ وہ وہاں مدفون ہے۔ بھائیوں نے قبر پر بیٹھ کر آنسو بہائے اور گھر چلے گئے۔ پھر شیطان نے خوابوں کے ذریعے ان بھائیوں کے دلوں میں شکوک پیدا کیے۔ خوابوں میں انہوں نے دیکھا کہ ان کی بہن مری نہیں بلکہ قتل کی گئی ہے۔ جب شک پختہ ہو گیا تو بھائیوں نے اپنی بہن کی قبر کھودی تو اس میں دو لاشیں تھیں، ایک ان کی بہن کی اور دوسری ایک بچے کی۔ بھائیوں نے بادشاہ کو سارا ماجرا بتایا جس نے برصیصا کو سزائے موت سنا دی۔ عین اس وقت جب برصیصا کو پھانسی دینے لگے تھے شیطان اس کے پاس آیا اور اسے کہا کہ میں وہی ہوں جس نے تمہیں پھنسایا ہے اور میں تمہیں بچا لونگا اگر تم اللہ کا انکار کر دو۔ برصیصا نے سوچا کہ وہ اپنی جان بچانے کے لیے ایسا کہہ دے گا اور بعد میں اللہ سے معافی مانگ لے گا۔ حواس باختہ برصیصا بھول گیا کہ اللہ ہی اس کو بچا سکتا ہے۔ اور اس نے اللہ کے وجود کا انکار کر دیا۔ اُسی وقت تختہ کھول دیا گیا اور اس کو پھانسی ہو گئی۔ برصیصا نے اپنے رحیم مالک سے توبہ کا موقع گنوا دیا۔ نبیؐ کی ایک حدیث ہے جس کے مطابق آخری عمل سب سے وزنی ہو گا۔ اور برصیصا نے اپنا آخری عمل گنوا دیا۔ شیطان کی دشمنی اولاد آدم سے اپنے عروج پر کہ اُس نے برصیصا سے اپنے رحیم رب سے توبہ کرنے کا موقع چھین لیا۔ شیطان اپنے فریب سے برصیصا کو جہنم میں دھکیل کر خوشی سے بغلیں بجا رہا ہو گا۔ اے انسانو! شیطان تمہارا سب سے بڑا دشمن ہے اور اس کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرو۔ شیطان کا اپنے ساتھیوں پر بہت اثر و رسوخ ہے اور وہ بہت پر اعتماد ہے کہ وہ نسل انسانی کو جہنم میں بھیجنے کے اپنے منصوبے میں کامیاب ہو جائے گا۔ بظاہر لگ یہی رہا ہے کہ شیطان اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا۔ ہمیں سمجھنا چاہیے کہ ابلیسی تکون کا ماسٹر مائنڈ شیطان ہی ہے، ہمیں اللہ کی کتاب سے اپنا رشتہ مضبوط کرنے کی ضرورت ہے اور شیطان کے ہتھکنڈوں سے بچنے کے لیے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے۔ ہمارے لیے صرف اللہ ہی کی پناہ ہے، بصورت دیگر شیطان انسانوں کو گمراہ کر کے جہنم کی آگ کا ایندھن بنا ڈالے گا۔ اے اللہ! ہم بہت کمزور ہیں، ہمیں اپنی طرف کھینچ اور ہمارے دلوں کو اپنی محبت سے لبریز کر دے، ہمیں تمام برائیوں سے اپنی پناہ میں لے لے اور سمجھ میں نہ آنے والے خطوات شیطان سے محفوظ فرما۔ آمین! اے اللہ ہم شیطان کی اکساہٹوں سے تیری پناہ مانگتے ہیں، بلکہ ہم تو اس سے بھی تیری پناہ مانگتے ہیں کہ وہ ہمارے پاس آئیں۔ اے اللہ جب تو ہمیں سیدھے رستہ پر لگا چکا ہے، تو پھر کہیں ہمارے دلوں کو کجی میں مبتلا نہ کرنا۔ ہمیں اپنے خزانۂ فیض سے رحمت عطا کر، کہ تو ہی بے حساب عطا کرنے والا ہے۔ اے اللہ تو ہمیشہ ہمارے ذہنوں میں رہے اور ہم تجھے ہمیشہ یاد رکھیں۔ آمین!

شیطان کی کہانی سے حسبِ ذیل اسباق حاصل ہوتے ہیں۔

1 : ایک زاہدو عالم شخص بھی آزمائش میں اپنا ایمان کھو سکتا ہے۔(اللہ ہمیں اپنی پناہ میں لے لے شیطان مردود سے) آمین!

2)یہ کفر ہے کہ اللہ کے احکامات کو اس بناء پر رد کرنا کہ ہم اسے سمجھ نہیں سکے۔

3)دعاؤں کی قبولیت پر کبھی نااُمید نہیں ہونا چاہیے کیونکہ شیطان کی دعا بھی قبول ہوئی۔

4)یہ غلط ہے کہ ہم اپنے گناہوں کے لیے اللہ یا تقدیر کو مودرِ الزام ٹھہرائیں۔

5) آدم علیہ السلام نے کبھی یہ سوچا بھی نہیں تھا کہ کوئی اللہ کی قسم کھا کے جھوٹ بول سکتا ہے ۔ شیطان نے انہیں اسی طرح دھوکہ دیا تھا۔ شیطان نے اسے ہم میں عام کر دیا ہے۔

6)شیطانی تکون اپنے آخری مراحل میں ہے جہاں وہ تباہ کر دی جائے گی۔ انشاء اللہ

خلاصہ کلام

جبرئیل علیہ السلام حیران ہوتے ہیں جب وہ انسانوں کو غفلت میں سوتے ہوئے دیکھتے ہیں جب کہ ان کو پتہ ہے کہ شاید وہ جہنم میں چلے جائیں،اس کے باوجود وہ تہجد پڑھ کر اللہ سے معافی نہیں مانگتے۔اور یہ کہ انسان کس طرح غفلت میں سو سکتا ہے اوران میں خوشی کا وہ جذبہ کیوں نہیں ہے یہ جانتے ہوئے کہ شاید وہ جنت میں جارہے ہیں اور تہجد پڑھ کر وہ اللہ کا شکر کیوں ادا نہیں کرتے۔جب ہم آفس سے لیٹ ہوتے ہیں تو ہم اپنے باس سے آنکھیں چراتے ہیں۔جب سکول میں ہمارارزلٹ اچھا نہیں ہوتا تو ہم اپنے والدین سے آنکھیں چراتے ہیں۔ہم جب کسی کو مایوس کرتے ہیں تو ہم اس سے آنکھیں چراتے ہیں۔جب ہم اللہ کو ناراض کرتے ہیں تو ہم اس سے نظر نہیں چرا سکتے۔ ہمیں فوراً اللہ سے معافی مانگنی چاہیے اور دعاؤں میں کثرت کرنی چاہیے۔اگر ہم یہ نہیں کریں گے تو شیطان اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمیں نماز سے دور کرے گا اور ہمارے دل میں یہ چیز ڈالے گا کہ ہم منافق ہیں اور ہمیں اپنے رحیم رب سے دور کر دے گا۔ شیطان ہمیں باور کراتا ہے کہ اللہ نے ہمیں تخلیق نہیں کیا حالانکہ وہ خود اس بات کا قائل ہے کہ اللہ نے اس کو تخلیق کیا۔اس کا کفر اس کی نافرمانی تھی وہ اپنی اس نافرمانی پر پشیمان نہیں ہوااور وہ چاہتا ہے کہ ہم بھی پشیمان نہ ہوں اوراس کے ساتھ جہنم میں جائیں۔

دجال کون ہے؟(سب سے بڑا جھوٹا اور فریب کار)

تاریخی پس منظر

یہودیوں کو اپنے دین سے روگردانی کرنے کی وجہ سے تین دفعہ سزادی گئی ہے۔جب پہلی دفعہ انہیں سزادی گئی تو حضرت طالوت اور حضرت داوٗدعلیہ السلام کے ذریعے ان کی جان خلاصی ہوئی۔دوسری دفعہ ان کو اس طرح سزاملی کہ شامی فوجوں نے 597ق م میں ان کو اپنے وطن سے بے دخل کر کے بابل میں دھکیل دیا تھا۔200سال بعد ایران کے بادشاہ سائرس نے ان کو واپس جانے کی اجازت دی۔تیسری دفعہ ان کو اس طرح سزاملی کہ انہیں رومیوں کے ذریعے اپنے گھروں سے مارپیٹ کر نکال دیا گیا۔پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعے ان کی جان خلاصی کا ارادہ کیا لیکن انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو رد کر دیا اور انہوں نے موقع گنوادیا۔یہودی اپنے تکبر کی بنا پر دجال کے دجل سے بے وقوف بنائے گئے ہیں اور وہ اس کو مسیح موعود سمجھ کر اُس کی اطاعت کر رہے ہیں۔اسی طرح ہمیں بھی اپنے مذہب سے روگردانی کرنے کی وجہ سے تین دفعہ سزاملی ہے۔پہلی سزا ہمیں صلیبیوں سے ملی تھی جب انہوں نے 1099ء میں فلسطین پر قبضہ کیا اور سارے مسلمانوں اور یہودیوں کو قتل کر دیا جو فلسطین میں آباد تھے۔اللہ نے ہماری مدد کی صلاح الدین ایوبیؒ کے ذریعے جس نے صلیبیوں کو شکست دی اور مسلمان فتح یاب ہوئے۔دوسری دفعہ ہمیں اس وقت سزاملی جب منگولوں نے 1258ء میں سارے مسلم علاقوں کو فتح کیا اور محض عراق میں 20لاکھ مسلمانوں کو شہید کیا۔اللہ نے پھر مصر کے سلطان قوطوز مملوک کے ذریعے 1260ء میں ہماری مدد کی۔جس نے منگولوں کو شکست دی۔اور اس کے نتیجے میں بہت سے منگولوں نے اسلام قبول کر لیا۔آج پھر ہم دجال، یاجوج ماجوج اور محکوم اقوام کے طاغوتوں کی تکون کی طرف سے فتنوں اور مشکلات میں گھیرے ہوئے ہیں۔اب تک پچھلی ایک دہائی میں وہ 60لاکھ سے زیادہ مسلمانوں کو قتل کر چکے ہیں۔ان شاء اللہ! اللہ تعالیٰ پھر ہماری مدد کرے گا، امام مہدی کے ذریعے، جن کا ظہور قریب ہے۔ہمیں لوٹنا ہو گا کتاب اللہ کی طرف تاکہ ہمارا دھیان سیدھے راستے سے بھٹک نہ جائے اور ہم بھی انہی خطوات پر نہ چل پڑیں جن پر عیسائی اور یہودی چل رہے ہیں۔

دجال عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کا مادہ دجل ہے جس کا مطلب دھوکہ اور فریب ہے۔دجال دھوکہ اور فریب دینے میں ید طولیٰ رکھتا ہے۔دجال کا دور دھوکے، بحرانوں اور شورشوں سے بھرا ہو گا۔شیطان کے برعکس جو آگ سے تخلیق کیا گیا ہے، دجال کو مٹی سے بنایا گیا ہے۔اللہ نے بنی اسرائیل کو اپنے نبی حضرت عزیر علیہ السلام کے ذریعے بشارت دی تھی کہ وہ ان کی جانب ایک نبی بھیجے گا جس کا نام مسیح ہو گا اور اس کی زیر قیادت بنی اسرائیل قیامت تک تمام دنیا پر حکمرانی کریں گے۔جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں آئے اور انہوں نے اللہ کا پیغام پہنچایا تو یہودیوں کے طبقہ اشرافیہ بالخصوص ربیوں نے ان کا انکار کر دیا کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان تحریفات اور تبدیلیوں کو ختم کرنا چاہا جو یہودی علماء نے اپنے دین میں کی تھیں۔یہودیوں نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو قتل کیا اور اپنے غرور میں سمجھے کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی چڑھا دیا ہے۔قرآن کریم (4:157) کہتا ہے کہ یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ سولی چڑھا سکے اور نہ ہی انہیں قتل کر سکے۔لیکن ان کو شبہ میں ڈال دیا گیا۔اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دوسرے آسمان پر اٹھا لیا تھا۔اور وہ آخری زمانے میں دنیا میں واپس آئیں گے۔اور اپنی طبعی موت سے ہمکنار ہوں گے۔یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد کا نظریہ عیسائیت میں تب فروغ پذیر ہوا جب قرآن میں ظاہر ہوا۔ان کے بڑے علما جانتے تھے کہ محمد ﷺ وہ نبی ہیں جن کا حضرت

عیسیٰ علیہ السلام نے ذکر کیا اور بائیبل میں بھی مرقوم ہے۔دنیاوی فوائد نے انہیں حقیقت کو ظاہر کرنے سے روکا۔ ابھی حال ہی میں 1400 سال سے زیادہ پرانی کئی انجیلیں دریافت ہوئی ہیں جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد کا ذکر نہیں ہے اور نہ ہی خدا کا بیٹا کہا گیاہے۔ گریک ارتھوڈکس چرچ کی لائبریری میں ایک قدیم انجیل موجود ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بھائی نے تحریر کی تھی،اس انجیل میں بھی حضرت عیسیٰ کی دوبارہ آمد کا تذکرہ نہیں ہے جبکہ اس میں حضرت عیسیٰ کو اللہ کا بیٹا بھی نہیں کہا گیا۔ جب یہودیوں نے حضرت عیسی علیہ السلام کا انکار کیا تو اللہ نے انہیں پھر بھی سنبھلنے کا اور اپنی جانب لوٹنے کا ایک اور موقع دیا تھا،اس شرط پر کہ وہ خاتم النبیین حضرت محمدؐ کا حکم مانیں اور ان کی شریعت پر عمل کریں گے۔ آپؐ جن کا تذکرہ بنی اسرائیل کی مذہبی کتابوں میں محمدؐ کے نام سے موجود ہے۔ انہی پیش گوئیوں کے باعث یہودی مدینہ جاکر آباد ہوئے تھے، جس کا پہلے نام یثرب تھا۔ جب رسول اللہؐ نے مدینہ کی جانب ہجرت کی تو آپ نے سترہ ماہ تک بیت المقدس کو قبلہ بنائے رکھا۔ تاکہ یہودی اللہ کے پیغام پر توجہ دیں اور آپ کی پیروی کریں۔یہودیوں نے آپ کو نبی ماننے سے انکار کر دیا کیونکہ آپ بنی اسحاق میں سے نہیں تھے،اُلٹا آپ کو قتل کرنے کے منصوبے بھی بنائے۔ اللہ نے پھر آپ کو قبلہ بیت المقدس سے مکہ کی طرف تبدیل کرنے کا حکم دیا۔اس کے بعد فتنہ دجال اور یاجوج ماجوج چھوڑ دیے گئے۔ ایک حدیث جو مشکوٰۃ جلد 3 حدیث 5224 /24(Ref#1-1) میں حضرت ابو قتادہؓ سے مروی ہے کہ نبی پاکؐ نے فرمایا کہ قیامت کے آثار اور فتنے آپ کی رحلت کے دوسو سال بعد ظاہر ہونا شروع ہونگے یعنی تقریباً 828ء کے بعد۔

دجال ایک کردار ہے استعارہ نہیں جیسے کہ کچھ لوگ سوچتے ہیں۔ شیطان کے بعد دجال انسانوں کے لیے سب سے بڑی آزمائش ہے۔ دجال کی ایک لمبی زندگی ہے اور اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی قتل کریں گے۔ ہر نبی نے ہر دور میں اپنی امت کو دجال کے ظالمانہ دور سے ڈرایاہے۔ نبیؐ بھی دجال کے فتنے سے شعوری طور پر پریشان تھے، اور ایک حدیث جس کو ابن عمرؓ نے سنن ابو داؤد جلد 3 حدیث 923 (Ref#2) میں ذکر کیا ہے کہ نبیؐ ایک یہودی لڑکے پر شک تھا کہ وہ دجال ہے۔ آپؐ نے دو دفعہ کوشش کی کہ اس کے قریب جاکے اس کی گنگناہٹ کو سن کر اپنے شک کی تصدیق کریں۔ حضرت عمر بن خطابؓ نے نبیؐ سے اجازت چاہی کہ وہ اسے قتل کر دیں۔ نبیؐ نے فرمایا: اگر تم نے اس کو قتل کر دیا تو تم نے ایک معصوم کو قتل کروگے۔ کیونکہ دجال کو صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی قتل کر سکتے ہیں۔ سنن نسائی جلد ۳ حدیث 6180(Ref#3) میں مذکور ہے کہ اللہ کے نبیؐ اللہ سے پناہ مانگتے تھے، جہنم کے عذاب سے، فتنہ دجال سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے۔ ہمیں بھی کثرت سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے جہنم کے عذاب سے، فتنہ دجال سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے۔

دجال کا حلیہ اور اوصاف

نبی کریمؐ نے ہمیں دجال کے بارے میں تنبیہ کی تھی اور ہمیں اس کا حلیہ بتایا تھا۔ مشکوٰۃ شریف جلد 3 حدیث 22/ 5249 صفحہ 45 بحوالہ ابو داؤد (Ref#4) میں مذکور ہے اور دوسری حدیث ابو داؤد جلد 3 حدیث 910 (Ref#5) میں۔ نبیؐ نے فرمایا: دجال پست قد، لمبے گھنگریالے بالوں والا جھوٹا شخص ہو گا۔ جب وہ چلتا ہے تو اس کے پنجے اندر اور ایڑی باہر کی طرف ہوتی ہے۔ وہ ایک آنکھ سے کانا ہے اور اس کے ماتھے پر کافر لکھا ہو گا۔ نبیؐ نے کہا کہ اگر اب بھی تمہیں اس کو پہچاننے میں دقت ہو تو یاد رکھو کہ تمہارا رب کانا نہیں۔ نبیؐ نے ایک اور ملتی جلتی حدیث میں کہا تھا کہ دجال اپنے آپ کو خدا ظاہر کرے گا تو ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہم اپنے رب کو اس دنیا میں نہیں دیکھ سکتے۔

سنن ابو داؤد جلد تین حدیث 915(Ref#6) میں نواس بن سمانؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ کی نظروں میں دجال کا وجود انتہائی حقیر ہے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ دجال کا فتنہ بہت پر فریب ہو گا اور اس سے بچنا بہت مشکل ہو گا اور وہ روایات کے خلاف کام کرے گا۔ اگر وہ میرے دور میں آگیا تو میں تم سب کی جانب سے اس سے نمٹ لوں گا اور اگر وہ میرے بعد آیا تو ہر کوئی اپنا محافظ آپ ہو گا اور اللہ مومنین کی مدد فرمائے گا۔ دجال عراق اور شام کے درمیان ایک راستے خلہ سے ظاہر ہو گا اور سرحد کے دونوں جانب قتل و خونریزی، ناانصافی اور ظلم کو پھیلا دے گا۔ صحیح مسلم حدیث 7392 میں حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے (Ref#7) کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اصفہان کے ۷۰ ہزار (لاکھوں) یہودی ایرانی شال پہنے دجال سے جا ملیں گے جو خلہ سے ظاہر ہو گا اور سرحد کے دونوں جانب ظلم اور قتل وغارت گری کرے گا۔ (فی الوقت ایران میں تیس سے چالیس ہزار یہودی آباد ہیں) کیا آج ایسا ہوتا نظر نہیں آرہا، سرحد کے دونوں جانب بڑی تعداد میں مسلمان قتل ہو رہے ہیں۔ ایرانی افواج عراقی فوج اور بشار الاسد کی مدد کیلئے دونوں ملکوں میں داخل ہو چکی ہیں تاکہ مسلمانوں کے قتل عام میں امداد فراہم کر سکیں۔ آپؐ نے مسلمانوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ اپنے دین پر ثابت قدم رہیں۔ یعنی اپنے دین کے لیے لڑیں اور اس کا دفاع کریں۔

ایک اور حدیث جو دجال کے اوصاف بیان کرتی ہے، میں مرقوم ہے مشکوٰۃ، جلد ۳ صفحہ ۳۶ حدیث ۱۲/ ۵۲۳۹ بحوالہ صحیح مسلم اور ترمذی (Ref#8) میں نواس بن سمان سے مروی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا:

1۔ جس کا بھی دجال سے سامنا ہو جائے یا جو بھی دجال کو پائے تو وہ سورہ الکھف کی ابتدائی دس آیات کی تلاوت کرے۔ وہ دجال کے فتنے اور اس کے فریب سے محفوظ رہے گا۔ ان آیات میں ہم ان نیک اور باکردار نوجوانوں کا تذکرہ پڑھتے ہیں جو اپنے دین کو بچانے کے لیے ایک غار میں چھپ گئے تھے۔ یہ آیات ہمیں بتاتی ہیں کہ ہر حال میں اپنے دین کی حفاظت کی جائے۔ پہاڑوں اور وادیوں میں چلے جانا چاہیے کیونکہ چھوٹے بڑے شہر مکمل طور پر دجال کے زیر اثر ہونگے۔ (واللہ اعلم بالصواب)۔

وہ عراق اور شام کی درمیانی سرحد والے علاقے سے ظاہر ہو گا اور سرحد کے دونوں جانب ظلم، ناانصافی، بدعنوانی، خونریزی اور انارکی پھیلا دے گا۔ لوگوں کو اپنے دین پر ثابت قدم رہنا چاہیے اور برائی کے خلاف لڑنا چاہیے۔ اب شام میں یہ سب کچھ ہو رہا ہے، ایرانی فوج، حزب اللہ، مقتدیٰ الصدر کی ملیشیا عراقی فوج اور شام کی فوج سرحد کے دونوں جانب مسلمانوں کا قتل عام کر رہی ہیں اور دوسری جانب امریکی، روسی اور یورپین افواج انکی مدد کر رہی ہیں۔ اور اس کے باوجود سبحان اللہ! اللہ کے فضل سے مسلمان ثابت قدم رہتے ہوئے ان آزمائشوں اور مشکلات کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ (واللہ اعلم بالصواب)۔

3۔ اس کے ایک ہاتھ میں جنت اور دوسرے ہاتھ میں دوزخ ہو گی۔ اس کی جنت حقیقت میں دوزخ ہو گی جبکہ اس کی دوزخ حقیقت میں جنت ہو گی۔

راقم کی رائے میں جنت اصل میں وہ دجالی ریاستیں ہیں جنہیں مغربی ممالک کہا جاتا ہے۔ یہ ممالک غلام اقوام سے لوٹی گئی دولت اور وسائل کی مدد سے ترقی کر رہے ہیں۔ ان ملکوں میں انسانی جان و مال کی حفاظت کی جاتی ہے اور قدرے انصاف ملتا ہے۔ ہم میں سے بیشتر افراد ان ممالک میں جانا چاہتے ہیں کیونکہ یہ اس دنیا میں جنت کی طرح لگتے ہیں، تاہم اپنے نتائج کے اعتبار سے یہ ممالک جنت نہیں جہنم ہیں کیونکہ یہاں حرام چیزوں اور سور کے گوشت کی کثرت ہے، منشیات استعمال کرنے کے کھلے مواقع موجود ہیں، جنسی بے راہ روی عام ہے جس کے

فلموں کی بہتات ہے، خاندانی نظام ٹوٹ پھوٹ چکا ہے، معیشت کا مکمل انحصار سود پر ہے، انسانیت کے خلاف جرائم کی بہتات ہے، الحاد کو فروغ مل رہا ہے، اگر چہ سائنس یہ بات مان چکی ہے کہ یہ کائنات ایک بہترین منصوبہ بندی سے بنائی گئی ہے اور جہاں بھی منصوبہ بندی ہو گی وہاں ایک منصوبہ ساز ضرور ہو گا۔ درج بالا تمام عناصر دجال کی جنت کی اہم خصوصیات ہیں اور یہ عناصر نتائج کے اعتبار سے انسان کو جہنم میں پہنچائیں گے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

تیسری دنیا کے ممالک جہاں قحط عام ہے اور معاشرہ شکست وریخت کا شکار ہے، یہ دجال کی جہنم ہے۔ ان ممالک میں لوگ بھوک سے مریں گے، ہر جانب ناانصافی ہو گی، جس کی لاٹھی اس کی بھینس والا قانون رائج ہو گا، طاقتور کو تمام مراعات حاصل ہوں گی۔ کیونکہ وہاں دجالی قوانین لاگو ہیں، تاہم ان ممالک میں اب بھی اکثریت اللہ پر ایمان رکھتی ہے اور مغربی ممالک کی نسبت یہاں خاندانی نظام بہت مضبوط ہے۔ دجال کی جہنم اپنے نتائج کے اعتبار سے جنت ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

4۔ دجال ہواؤں سے بھی تیز سفر کرے گا۔ یہ دجال کا دوسرا دن تھا جو امریکہ سے شروع ہوا جہاں پر پہلا جیٹ پلین بنایا گیا۔ یہ جیٹ پلین گدھا ہے دجال کا۔ جیسے کہ مروی ہے حضرت ابوہریرہ سے مشکوٰۃ شریف جلد ۳ صفحہ ۷۴ حدیث 29 / 5257 بحوالہ بیہقی (Ref#9) جس میں نبی ﷺ نے کہا تھا کہ دجال ایک سفید گدھے پر سوار ہو گا۔ جس کے کان ستر باع دور ہوں گے (باع دو ہاتھوں کا فاصلہ) اور ہواؤں سے تیز چلے گا۔ عربی میں ستر بہت زیادہ کے لیے بولا جاتا ہے۔ ہم اگر ہاتھ کے پھیلاؤ کو پانچ فٹ فرض کریں تو یہ پانچ ضرب ستر کم از کم 350 فٹ بنتا ہے۔ میری رائے میں اور ان قابل علماء کی رائے میں اس سے مراد جدید جیٹ ہوائی جہاز ہے۔ اکثر ہوائی جہاز پر سفید رنگ ہوتا ہے۔ جو گدھے کے سفید رنگ کی عکاسی کرتا ہے اور وہ ہواؤں سے تیز چلتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

5۔ حدیث مبارکہ کے دوسرے حصے کے مطابق جو اقوام دجال کو اپنا رب مان لیں گی وہ ان کا موسم بہتر بنا دے گا، ان پر بارشیں بھی زیادہ ہوں گی، جن سے ان کی فصلیں بھرپور پیداوار دیں گی، ان کے مویشی موٹے تازہ اور صحت مند ہو جائیں گے اور زیادہ دودھ دیں گے۔ مغربی ممالک جو اس وقت دجال کی پیروی کر رہے ہیں۔ وہ فخر کرتے ہیں کہ ان کی گائیں ایک دن میں 80 تا 90 لیٹر دودھ دیتی ہیں۔ ان کی فصلوں کی پیداوار حیران کن حد تک زیادہ ہے۔ ایک ایکڑ گندم سے 4 سے 5 ہزار کلو گرام گندم پیدا ہو رہی ہے جبکہ مکئی ایک ایکڑ سے 6 تا 8 ہزار کلو گرام تک حاصل کی جا رہی ہے۔ ستر کی دہائی میں راقم برطانیہ میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ اس وقت یورپی یونین کے رکن ممالک کے پاس مقامی ضروریات کو پورا کرنے کے بعد فاضل بیف، مکھن اور دودھ کی اتنی بڑی مقدار بچ گئی تھی کہ اس مقدار کو بیف کا پہاڑ، مکھن کا پہاڑ اور دودھ کی جھیل کہتے تھے۔ یورپی ممالک نے اس فاضل پیداوار کو روس کو انتہائی سستے داموں میں فروخت کیا تھا۔ یہ اقوام ترقی یافتہ اقوام کہلاتی ہیں (یا دجالی ممالک)۔ ایک حدیث مشکوٰۃ 29 5256 / صفحہ بحوالہ مسلم و بخاری (Ref#9-1) میں حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے جو ان خوراک کے پہاڑوں کی تصدیق کرتی ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ دجال کے پاس روٹی کے پہاڑ اور پانی کے دریا ہوں گے۔ واللہ اعلم بالصواب!

6۔ حدیث مبارکہ کے تیسرے حصے کے مطابق جو اقوام دجال کا انکار کریں گی، ان پر بارشیں کم ہوں گی، فصلوں کی پیداوار کم ہو گی، مویشی کمزور اور دبلے ہو جائیں گے اور دودھ کی پیدوار بھی کم ہو گی۔ اس حال میں جو کچھ بھی تھوڑا بہت وہاں پیدا ہو گا، وہ اللہ کی رحمت کی وجہ سے ہو گا۔ دجال ان اقوام کی معدنی ذخائر کو لوٹ کر انہیں ان سے محروم کر دے گا۔ آج ہم اپنی آنکھوں سے سب کچھ ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ غلام اقوام کے تمام وسائل اور ان کی دولت دجالی اقوام کے ہاتھوں لوٹی جا رہی ہے اور یہ سب کچھ ان غلام اقوام کے بددیانت اور ظالم حکمرانوں

کے ذریعہ ہو رہا ہے۔ اگر ہم اپنے وطن عزیز میں ہی دیکھیں تو حکمران طبقہ دونوں ہاتھوں سے ملک کی دولت لوٹ کر مغربی ملکوں (دجالی اقوام) کے بینکوں میں جمع کرا رہا ہے۔ چند سال قبل بلوچستان میں سونے کی کانوں کا ٹھیکہ ایک غیر ملکی کمپنی کو دیا گیا جس نے وہاں سے ساڑھے 4ارب ڈالر کا سونا نکالا جبکہ پاکستان کو صرف 35 ملین ڈالر ادا کیے گئے، یعنی مجموعی رقم کے ایک فیصد سے بھی کم۔ (جیسے کہ ٹی وی چینلز میں بتایا گیا۔) یہ ممالک تیسری دنیا کے ممالک کہلاتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

7۔ دجال بنجر زمین پر سے گزرے گا تو اسے حکم دے گا کہ اپنے خزانے باہر نکال دے تو وہ اپنے خزانے باہر نکال دے گی۔ یہ خزانے دجال کا پیچھا ایسے کریں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنی ملکہ مکھی کا پیچھا کرتی ہیں۔ اگر ہم دنیا کا جائزہ لیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ سارے قدرتی ذخائر کو دجالی فرموں نے دریافت کیا اور ان کا سارا خزانہ دجالی اقوام سمیٹ رہی ہیں۔ جبکہ غلام اقوام کو انہوں نے ان کے قدرتی وسائل سے محروم کر کے ان کو غربت اور غلامی کے چنگل میں پھنسایا ہوا ہے۔

اوپر دی ہوئی حدیث کا جز پانچ اور چھ ہمیں بتاتا ہے کہ دجال موسم کو کنٹرول کرے گا اور یہ امریکہ ہی تھا جہاں موسم کنٹرول کرنے کا سسٹم

ہارپ (Frequency Active Aurora Research)Program(HAARP) ایجاد ہوا جس کو صوبہ السکا میں نصب کیا گیا ہے۔ ہارپ صرف موسم کو کنٹرول نہیں کرتا، یہ زلزلے بھی لا سکتا ہے، میزائیل کو بھی تباہ کر سکتا ہے اور انسانی ذہن کو بھی کنٹرول کر سکتا ہے۔ آپ کا میرے ساتھ اتفاق کرنا ضروری نہیں ہے۔ آپ صرف گوگل سرچ کریں HAARP کے لیے اور آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ جو میں کہہ رہا ہوں وہ اس کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ ہارپ کے بارے میں بہت سارے خفیہ سازشی نظریات پیش کیے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک منی سوٹا کے سابق گورنر جیسی ونچورا نے پیش کی ہے۔ اس کا دعوی ہے کہ سونامی 2004ء اور ہلاکتوں والا زلزلہ 2005 ء جو پاکستان میں آیا اور جو سونامی جاپان میں آئی وہ ہارپ کا کمال تھا۔ اگر ہم پاکستان میں بارشوں کے موسموں کا جائزہ لیں تو یہ ایک سوال ضرور اٹھتا ہے۔ دجال کی ایک صفت سنن ابی داؤد جلد 3 حدیث 913 (Ref #10) کی ایک روایت کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی بھی دجال کی آواز سنے وہ اس سے دُور رہے۔ کیونکہ اگر کوئی ایمان والا شخص دجال کے قریب جائے گا اور اس سے بات کرے گا تو وہ سمجھے گا کہ یہ تو مومن ہے اور اس کی پیروی شروع کر دے گا۔ واضح رہے کہ دجال کے پاس ایسی چیزیں ہوں گی جو انسان کے ذہن میں شکوک پیدا کر دیں گی اور اس کے ذہن کو بدل دیں گی۔ راقم کی رائے میں دجال کی آواز جو ساری دنیا میں سنی جا رہی ہے وہ میڈیا کی آواز ہے جو دجال کا ایک اہم ہتھیار ہے۔ میڈیا اچھی چیز کو بری اور بری چیز کو اچھا بنا کر دکھانے کا فن رکھتا ہے اور انسانی ذہن کو بدلنے کی طاقت رکھتا

ہے۔ یہ ایسے شکوک بھی پیدا کرتا ہے جس سے انسان خدا سے دور ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ایک اور حدیث ہمیں سراغ دیتی ہے کہ یہ آواز پوری دنیا میں کیسے گونجے گی۔ اس حدیث میں جو حضرت اسامہ بن زیدؓ سے صحیح بخاری حدیث #1878 جلد 1 (Ref # 11) میں مروی ہے کہ حضور ﷺ ایک دفعہ مدینہ کے پہاڑ پر چڑھے اور فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ فتنے بارش کی طرح گھروں پر نازل ہو رہے ہیں۔ راقم کی رائے میں یہ فتنے سیٹلائٹس سے آنے والی شعاعیں (فریکوئنسی ویوز) ہیں جو میڈیا کی نشریات دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے پر واقع گھروں تک پہنچا رہی ہیں۔ میڈیا کی 99 فیصد سے زیادہ نشریات فحاشی، الحاد، کرپشن، خدا بیزاری، ہم جنس پرستی، خاندانی نظام کی تباہی اور سودی معیشت، ناجائز فائدہ اٹھانا اور قتل و غارت گری وغیرہ کو فروغ دے رہی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

دجال کی ایک اور صفت یہ ہے کہ وہ اپنے دجالی ممالک کو آگ برسانے کی طاقت دے گا۔ ایک حدیث جو سنن ابو داؤد جلد 3 حدیث 909 (Ref# 12) میں ربعی بن حراشؓ سے مروی ہے، جس میں نبی ﷺ نے فرمایا: کہ دجال کے پیروکاروں کے پاس آگ کے اور پانی کے دریا ہوں گے جو آگ ہو گی وہ جلد پانی بن جائے گی اور جو پانی ہو گا وہ آگ بن جائے گی۔ یہ حدیث بہت حیران کن ہے۔ راقم کی رائے میں آگ کا دریا الائیڈ فورسز کی آگ برسانے کی طاقت ہے جس میں میزائل اور بم وغیرہ شامل ہیں جو آگ برساتے ہیں۔ دجالی قوتیں مسلمانوں پر بمباری (آگ) برسا رہی ہیں، انڈونیشا سے بوسنیا، فلپائن سے کسوو، نائیجریا سے افغانستان، صومالیہ سے کشمیر اور پوری مسلم دنیا پر۔ مسلمان کا خون ارزاں ہو گیا ہے۔ دجال کے پیروکاروں کی جنگی طاقت (آگ کا دریا) مسلمانوں کے لیے بہت سخت آزمائش ہے جس کی وجہ سے بہت زیادہ شہادتیں اور لوگ زخمی ہو رہے ہیں۔ جو ان کو شاید جنت میں لے جائے جہاں ان کے پیروں کے نیچے ٹھنڈے پانی کے دریا چل رہے ہوں گے۔ جو لوگ اللہ کے دشمن کا ساتھ دیں گے ان کو دنیا میں ٹھنڈے پانی کے دریا (لذت اور راحت) ملیں گے۔ اوخری زندگی میں نتائج کے اعتبار سے ان کو جہنم میں آگ کے دریا ملیں گے۔ اگر ہم دجالی اقوام (مغربی ممالک) کی جنگی قوت کا مشاہدہ کریں تو ہمیں ان کے پاس تباہی پھیلنے والے ہتھیاروں کے انبار نظر آئیں گے (جو آگ کے دریا ہیں)۔ واللہ اعلم بالصواب۔

دجال کی جو سب سے اہم صفت ہے وہ فریب، دھوکہ دہی اور جھوٹ ہے۔ دجال کے دھوکہ دہی اور فریب کی ہمہ گیری کو سمجھنے کے لیے ہم اس کے ایک فریب پر نظر ڈالتے ہیں۔ امریکہ کے تمام صدور جارج واشنگٹن سے لے کر اوباما تک (بغیر کسی استثنیٰ کے) ایک بلڈ لائن (نسل) سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان تمام صدور کا تعلق ایک ہی خاندان سے ہے اور یہ سب برطانوی بادشاہوں کے رشتہ دار ہیں اور وہ سب فری میسنز ہیں۔ امریکی صدر جان ایف کینیڈی بھی اسی خاندان سے تعلق رکھتا تھا لیکن اس نے ان خفیہ تنظیموں اور سوسائٹیوں کے خلاف سرعام بات کی تھی۔ اسے اور اس کے بھائی رابرٹ کینیڈی کو قتل کر دیا گیا جبکہ ان کے تیسرے بھائی ایڈورڈ کو اتنا ذلیل و رسوا کیا گیا کہ اُسے سیاست سے کنارہ کش ہونا پڑا۔

دجال نے اپنے دجل کے ذریعے ساری دنیا میں جھوٹ کو بنیاد بنا کر جنگیں شروع کیں۔ خلافت عثمانیہ کو اپنے حواریوں کے ذریعے اس کا ایک جہاز ڈبو کر پہلی جنگ عظیم میں گھسیٹا۔ اسی طرح ویتنام کی جنگ بھی ایک جہاز ڈبو کر شروع کی گئی۔ 9/11 بھی جھوٹ کا ایک پلندہ تھا تاکہ

ہر قسم کی مزاحمت کو ختم کیا جاسکے۔ موجودہ میڈیا جھوٹ کو ملمع کر کے پیش کرتا ہے۔ مخالفین کے خلاف افواہیں پھیلانا اور انہیں گندہ کرنا ان کا شیوا ہے۔ دجال نے صرف یہودیوں اور عیسائیوں کو ہی نہیں حواس باختہ کیا بلکہ اس نے مسلمانوں کے ایک گروہ کو بھی حواس باختہ کیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے: مشکوٰۃ جلد ۳ صفحہ ۴۶ حدیث ۲۷/۵۲۵۴ (Ref# 13) میں ابو سعید خدری سے ایک اور اہم روایت مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں سے ستر ہزار (لاکھوں) فراد جن کے سروں پر سبز پگڑیاں ہوں گی، دجال کے ساتھ جا ملیں گے، کیونکہ اسلام ان کی بدعات کو ختم کرتا ہے اور ان کے تقیہ کا پول کھل جائے گا یعنی (لوگ ان کی حقیقت کو جان جائیں گے) اور ان کا انجام وہی ہو گا جو دجال کا انجام ہو گا۔ دجال نے اپنی دھوکہ دہی سے امت کو ہدایت کے راستے سے ہٹا دیا ہے۔ فیشن کے نام پر عورتیں اپنی شلواروں کو ٹخنوں سے اوپر لے گئیں ہیں اور مرد ٹخنوں سے نیچے۔ یہ رویہ زندگی کے ہر معاملہ میں ہے۔ اسلام ہمیں کہتا ہے کہ سادگی سے زندگی گزارو۔ جبکہ ہم عیاشی میں زندگی گزار رہے ہیں۔ لوگ بھوک سے مر رہے ہیں اور ہم کھانا اور وسائل ضائع کر رہے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

ایک اور دلچسپ حدیث دجال کے سسٹم کے بارے میں جو مشکوٰۃ جلد 3 صفحہ 46 حدیث 26/5253 (Ref # 14) میں اسماءؓ بنت یزید سے مروی ہے کہ وقت بہت تیزی سے گزرے گا اور سال ایک مہینے کی طرح، مہینہ ایک ہفتے کی طرح، ہفتہ ایک دن کی طرح اور دن چند گھنٹوں کی طرح۔ آج وقت اتنی ہی تیزی سے گزر رہا ہے جیسا کہ حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔ اس دفعہ رمضان اگرچہ گرمیوں میں آیا لیکن پھر بھی ایسے لگا جیسے ایک ہفتہ ہی ہوا ہے۔ ایسا اس وجہ سے ہے کہ دجالی میڈیا، موبائل اور انٹرنیٹ وغیرہ ہمارا سارا وقت صرف کر رہے ہیں اور وقت اتنی تیزی سے گزر رہا ہے اور ہم اس سے بے خبر ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

دجال کے اہداف

دجال اپنے آپ کو مسیح بنا کر پیش کرے گا اور اُن مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرے گا جنہیں حضرت عیسیٰؑ نے پایہ تکمیل تک پہنچانا ہے۔ دجال درج ذیل اہداف کے لیے کوششیں کرے گا:

1۔ فلسطین کو آزاد کرانا۔

2۔یہودیوں کو ارض مقدس میں آباد کرنا۔

3۔ ارض مقدس پر ایک یہودی ریاست تشکیل دینا۔

4۔ دنیا کے موسم کو اپنے قبضے میں کرنا۔

5۔ اسرائیل کو دنیا کی حکمران ریاست بنانا۔

6۔ اپنے آپ کو دنیا کا حکمران بنانا۔

دجال پہلے چار اہداف حاصل کر چکا ہے اور زمینی حقائق اس بات کی جانب اشارہ کر رہے ہیں کہ دجال باقی دو اہداف بھی حاصل کر لے گا۔ کیونکہ دھوکے بازوں کا یہ شیطانی گروہ بہت زیادہ فوجی طاقت رکھتا ہے اور بہت بے رحم ہے۔ انہوں نے کروڑہا معصوم لوگوں کا قتل عام کیا ہے (امریکہ کے قدیم باشندوں ریڈ انڈینز، افریقی لوگ، آسٹریلیا کی مقامی آبادی، ویتنام، عراق، شام، افغانستان اور دو عالمی جنگوں میں)۔ کوئی ایسی طاقت نظر نہیں آرہی جو ان کی فوجی قوت اور اعلیٰ ترین ٹیکنالوجی کا مقابلہ کر سکے اور مسلمان دوست ہو۔ اس کے باوجود ان

دجال اور اس کے ساتھیوں کا مقابلہ کرنے کے لیے امام مہدی کو بھیجے گا تاکہ ان کے دنیا پر حکمرانی کے خواب کو توڑ دے۔ اس موقع پر راقم اپنے مسلمان بھائیوں سے یہی کہہ سکتا ہے کہ ماضی میں بھی اسلام اس وقت قائم رہا جب اس کے سامنے بہت سی مشکلات تھیں اور حالات اس کے حق میں سازگار نہیں تھے اور اسلام اب بھی نامساعد حالات کے باوجود قائم رہے گا کیونکہ اللہ کا وعدہ ہے کہ اسلام کے نور کو کوئی ختم نہیں کر سکے گا۔ جو لوگ پہلے اس شیطانی گروہ کا مقابلہ کر رہے تھے اور جواب کر رہے ہیں وہ مسلمان ہی ہیں۔ دجالی طاقتوں کو شکست ہو گی اور یہ مسئلہ درج ذیل واقعات کو مثال بنا کر سمجھا جا سکتا ہے جو ہمارے پیارے نبی ﷺ کی حیات میں وقوع پذیر ہوئے۔

1۔ پہلا واقعہ غزوہ احزاب کا ہے جسے غزوہ خندق بھی کہا جاتا ہے۔ مشرکین مکہ، عرب کے منکر قبائل اور یہودیوں پر مشتمل لشکر نے مدینہ پر حملہ کیا تھا تاکہ اسلام کو پھیلنے سے روکا جائے اور تمام مسلمانوں کو قتل کر دیا جائے جو اس وقت تعداد میں بہت تھوڑے تھے۔ اس وقت تمام تر مشکلات کے باوجود اسلام فتح یاب ہوا اور قائم رہا۔

2۔ دوسرا واقعہ غزوہ موتہ کا ہے جس میں ایک جانب مسلمانوں کا لشکر تھا جو تین ہزار بے سروسامان افراد پر مشتمل تھا، اور دوسری جانب اس وقت کی سپر پاور رومی فوج تھی جو ایک لاکھ سپاہیوں پر مشتمل تھی اور اس کے پاس بہترین ہتھیار، جنگی سازوسامان اور بڑے بڑے جنگجو موجود تھے، تاہم تعداد اور اسلحے میں اتنے زیادہ فرق کے باوجود مسلمان انہیں شدید نقصان پہنچانے اور پسپا کرنے میں کامیاب ہوئے۔

3۔ تیسری وجہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سورۃ بنی اسرائیل آیت 8 میں یہودیوں کو کہا تھا کہ اگر تم ارض مقدس میں اپنے فساد کے ساتھ لوٹے تو میں اپنی سزا کے ساتھ لوٹوں گا۔ یہودیوں کو تیار کیا جا رہا ہے اپنی آخری ہلاکت کے لیے جیسا کہ فرعون کی فوج کو کیا گیا تھا۔ سبحان اللہ!

4۔ چوتھی وجہ، حضرت عمرؓ کے ساتھیوں نے ان سے کہا کہ ہم فرض کرتے ہیں اللہ آپ کو ایک خواہش دیتا ہے جو وہ پوری کرے گا، تو آپ اللہ سے کیا مانگیں گے؟ حضرت عمرؓ نے کہا: وہ اللہ سے درخواست کریں گے کہ وہ انھیں یہ کمرہ اصحاب رسول کی طرح کے لوگوں سے بھر دے۔ تاکہ وہ پوری دنیا فتح کر کے اسلام کو پھیلا سکیں۔ اے مسلمان بھائیو اس دور کے روم (یورپ اور امریکہ) اور کسریٰ (فارس اور روس) کو شکست دینے کے لیے ہمیں مٹھی بھر پختہ یقین والے دین دار لوگوں کی ضرورت ہے۔ شیطان اور دجال اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر اپنی منصوبہ بندی کر رہے ہیں جبکہ اللہ اپنی منصوبہ بندی کر رہا ہے اور بے شک اللہ ہی سب سے بہتر منصوبہ ساز ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ عراق، شام اور دیگر جگہوں پر ان کا منصوبہ ان پر الٹا پڑ گیا ہے۔

آگے بڑھنے سے پہلے میں ایک نظریے کو واضح کرنا چاہتا ہوں۔ موٹروے کو اس کے کنٹریکٹر اور مزدوروں نے تعمیر کیا۔ پھر بھی ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ نواز شریف نے بنائی۔ اسی طرح ایک آدمی ڈرون کو اڑاتا ہے اور حملہ کرتا ہے ہم کہتے ہیں کہ امریکہ نے کیا۔ بشار الاسد اپنی فوج بھیجتا ہے مسلمانوں کو قتل کرنے کے لیے تو ہم یہ نہیں کہتے کہ فوجیوں نے قتل کیا ہے بلکہ ہم کہتے ہیں کہ بشار الاسد نے قتل کیا ہے۔ مغربی ممالک خاص طور پر امریکہ اور برطانیہ دجال کی اقوام ہیں۔ ان کے ساتھ جو بھی چیز وابستہ ہو گی وہ بالواسطہ دجال سے وابستہ ہو گی۔ جہاں پر بھی یہ جائیں گے تو ہم کہیں گے دجال گیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ بات واضح ہو جائے گی جیسے جیسے ہم آگے چلیں گے۔

دجال کہاں مقیم ہے اور اُس کا ظہور؟

ایک حدیث ہمیں بتاتی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے کہا: دجال کا ظہور اس وقت ہو گا جب اکثریت مسلمانوں کی نماز نہیں پڑھے گی۔ اور دوسری حدیث 16667 جو مسند احمد(Ref#15) میں مروی ہے اس میں کہا کہ دجال کا ظہور اس وقت ہو گا جب منبر پر اس کا ذکر کم ہو جائے گا۔ عرصہ دراز گزر چکا ہے دجال کا ذکر منبر پر نہیں ہو رہا اور بہت بڑی اکثریت مسلمانوں کی نماز نہیں پڑھتی۔ دجال کا ظہور ہو گا جب عرب ایک دوسرے سے مقابلہ کریں گے اونچی عمارتیں بنانے میں۔ وہ بھی ہو رہا ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے جس تواتر سے دجال کے فتنے کو بیان کیا اس سے صحابہ کرام بہت پریشان ہو گئے تھے اور انہوں نے دریافت کیا تھا کہ دجال زمین پر کتنا عرصہ رہے گا؟ سنن ابو داؤد جلد تین حدیث 915(Ref#6) کی روایت کے مطابق آپ ﷺ نے فرمایا دجال کا مجموعی قیام چالیس دنوں پر مشتمل ہو گا، پہلا دن ایک سال کے برابر ہو گا، دوسرا دن ایک مہینے کے برابر، تیسرا دن ایک ہفتے کے برابر جبکہ باقی 37 دن عام دنوں کے برابر ہوں گے۔ پہلے تین دنوں کے بعد ہم دجال کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں گے۔ آئیں اب اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ دجال کے چالیس دنوں کے قیام اور ان کی طوالت کا کیا مطلب ہے۔ بعض علما کہتے ہیں کہ پہلے دن سال کے برابر ہونے، دوسرے دن مہینے اور تیسرے دن ہفتے کے برابر ہونے سے مراد دورانیہ ہے، یعنی پہلا دن بہت طویل دورانیے کا ہو گا، دوسرا دن کم دورانیے کا اور تیسرا دن سب سے کم دورانیے کا ہو گا جبکہ باقی 37 دنوں کا دورانیہ عام دنوں کے برابر ہو گا۔ دوسری جانب ایسے علما بھی موجود ہیں جو کہتے ہیں کہ پہلا دن آسمانی دن کے برابر ہو گا جو قرآن میں مرقوم ہے کہ آسمانی دن ایک ہزار سال کے برابر ہے۔ دوسرا دن تقریباً 84 سال اور تیسرا دن تقریباً 19 سال کے برابر ہو گا۔ راقم ان علما کی رائے سے اتفاق کرتا ہے جن کے مطابق دنوں کی طوالت سے مراد دورانیہ ہے، مولانا نذر حسین آف ٹرنیداد بھی انہی علما میں سے ایک ہیں۔ راقم ان کی دی گئی وضاحت سے اتفاق کرتا ہے سوائے آخری حصے کے جس میں وہ کہتے ہیں کہ دجال اپنے دیرینہ خواب عظیم اسرائیل کے قیام کو حاصل کر لے گا اور اسرائیل دریائے نیل سے لے کر فرات تک اور نیچے جنوب میں مدینہ تک عرب کے علاقوں پر قبضہ کر لے گا۔ راقم کی رائے میں ان شاء اللہ صیہونی اپنے اس مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ یہ رائے اس حقیقت کو مد نظر رکھ کر بنائی گئی ہے کہ جب امام مہدی آئیں گے تو بلاد الشام کے ایک مسلم حکمران کی جانب سے انہیں قتل کرنے کے لیے ایک فوج بھیجی جائے گی، اس سے خود بہ خود واضح ہو جاتا ہے کہ شام کا علاقہ صیہونیوں یا دجال کے قبضے میں نہیں ہو گا۔ اس حدیث مبارک پر امام مہدی کے عنوان کے ذیل میں گفتگو کی جائے گی اور مذکورہ مسلم حکمران پر بھی بات ہو گی۔ اب سوال یہ ہے کہ دجال کہاں ہے ؟ اس کا جواب ہمیں مشکوٰۃ جلد ۳ صفحہ ۱۴۱ حدیث 19 /5246 بحوالہ مسلم (Ref#16) اور احادیث کی دیگر کتابوں میں موجود تمیم الداری والی احادیث میں ملتا ہے۔ جس کے مطابق تمیم الداری اپنے تیس سے چالیس ساتھیوں سمیت کسی سمندری سفر پر جا رہے تھے کہ انہیں طوفان نے آن لیا اور ان کی کشتی کو ایک ماہ تک سمندر میں ایک طرف دھکیلتا رہا۔ پھر وہ ایک جزیرے پر جا کر رک گئی۔ جہاں انہیں ایک عجیب و غریب آدمی نظر آیا جس کے آگے اور پشت کا پتہ نہیں چلتا تھا۔ انہوں نے اس سے پوچھا کہ وہ کون ہے ؟ جس پر اس نے جواب دیا کہ وہ جاسوس ہے اور ان کو بتاتا ہے کہ معبد میں کوئی ان کا بے تابی سے انتظار کر رہا ہے۔ تمیم الداری اپنے ساتھیوں سمیت آگے بڑھے تو وہاں ایک قوی الجثہ شخص موجود تھا، جس کے بال گھنگھریالے تھے (یہودیوں کی طرح)، اس کے ہاتھ لوہے کی زنجیروں سے گردن کے ساتھ بندھے ہوئے تھے اور اس کے پاؤں بھی زنجیروں کے ساتھ بندھے ہوئے تھے۔ اس شخص نے ان سے چار سوال کیے:

1۔ اس کا پہلا سوال تھا کہ کیا طبریہ کی جھیل خشک ہو گئی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں، وہ تو پانی سے بھری ہوئی ہے اور لوگ اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔ تب اس نے کہا کہ وہ جلد خشک ہو جائے گی۔

2۔ اس نے دوسرا سوال کیا کہ کیا زغر کا چشمہ خشک ہو چکا ہے، انہوں نے جواب دیا کہ نہیں، اس میں پانی ہے اور لوگ اس پانی کو پینے کے لیے اور کھیتی باڑی کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔ اس نے کہا کہ بہت جلد وہ بھی خشک ہو جائے گا۔

3۔ اس کا تیسرا سوال تھا کہ کیا عمان اور بیسان کے درمیان موجود کھجور کے باغوں نے پھل دینا بند کر دیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں وہ باغ پھل دے رہے ہیں، تب اس نے کہا کہ عنقریب وہ پھل دینا بند کر دیں گے۔

4۔ چوتھا اور آخری سوال جو اس نے پوچھا وہ یہ تھا کہ اُمی نبی کے بارے میں خبر دیں؟ انہوں نے بتایا کہ وہ ہجرت کر کے مدینہ آگئے ہیں اور اس کے خاندان والوں نے اطاعت قبول کر لی ہے۔ دجال نے مزید پوچھا کہ کیا لوگ اس کی پیروی کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے کہا ہاں۔ تب اس نے کہا کہ لوگوں کے لیے یہی بہتر ہے کہ وہ اس کی پیروی کریں۔

اس نے اپنے متعلق بتاتے ہوئے کہا کہ میں دجال ہوں اور مجھے جلد ہی رہا کر دیا جائے گا تو میں یہاں سے اپنا کام شروع کروں گا۔ تمیم الداری اپنے ساتھیوں سمیت واپس مدینہ آئے اور آپ ﷺ کو تمام ماجرا سنایا۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو اکٹھا کیا اور کہا کہ تمیم الداری نے دجال کے متعلق میرے فرمودات کی تصدیق کی ہے جس کے متعلق میں تمہیں بتاتا رہا ہوں۔ آپؐ نے وہ تمام روداد جو تمیم الداری نے بتائی تھی وہ صحابہ کو اپنی زبانِ اقدس سے دہرائی۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر وہ کون سا جزیرہ ہے جہاں تمیم الداری اور ان کے ساتھیوں کا دجال سے سامنا ہوا تھا۔ راقم یہاں مولانا عمران نذر حسین کی رائے کی حمایت کرے گا جس میں مولانا نے کہا تھا کہ وہ جزیرہ برطانیہ (پیکس بریٹانیکا) ہے۔ یہ ایک عالم کی ذاتی رائے ہے، حقیقت تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ کچھ ایسی وجوہات ہیں جن کی بنا پر راقم نے اس رائے کی تائید کی ہے جو درج ذیل ہیں:

تمیم الداری والی روایت میں ہم پڑھتے ہیں کہ جزیرے پر ان لوگوں کا سامنا ایسے عجیب آدمی سے ہوا جس کے لمبے بالوں کی وجہ سے آگے اور پیچھے کا پتہ نہیں چل رہا تھا۔ اگر ہم برطانیہ کی پرانی بلیک اینڈ وائٹ فلمیں دیکھیں جو بہت پہلے بنائی گئی تھیں اور جن میں پرانے وقتوں کے مقامی جنگجو افراد کو دکھایا گیا تھا جن کے بال ان کا چہرہ ڈھانک دیتے ہیں اور ان کے آگے اور پشت کا پتہ نہیں چلتا تھا، جب وہ کسی دوسرے سے بات کرتے وقت اپنے ہاتھوں سے بالوں کو چہرے پر سے ہٹاتے تھے۔ بات کی مزید وضاحت کے لیے نیچے دو تصویریں دی جا رہی ہیں تاکہ قارئین زیادہ بہتر انداز سے سمجھ سکیں۔ جو افراد ان تصویروں میں دکھائے گئے ہیں ان کے چہرے اور پشت میں تمیز کرنا مشکل ہے، بالکل ایسے ہی برطانیہ کی پرانی فلموں میں جنگجو افراد کو دکھایا گیا تھا۔ جو برطانیہ کی قدیم مقامی روایات اور ثقافت کی عکاسی کرتی ہونگی۔

جزیرے پر اس عجیب سی مخلوق جس کے آگے اور پیچھے کا پتہ نہیں چلتا تھا اس نے انہیں بتایا کہ وہ جاسوس ہے۔ برطانیہ وہ ملک ہے جو پوری دنیا میں اپنی جاسوسی سرگرمیوں کی ایک طویل تاریخ رکھتا ہے، اس کی خفیہ ایجنسی ایم آئی 6 اس حوالے سے بہت مشہور ہے۔ راقم کی رائے میں اس بات کا قوی امکان ہے کہ اس ایجنسی کو دجال کی خفیہ سوسائٹیز اور تنظیموں نے بنایا ہو اور شاید جساسہ اس کا ممبر ہو۔

دجال کا پہلا دن (سال برابر)

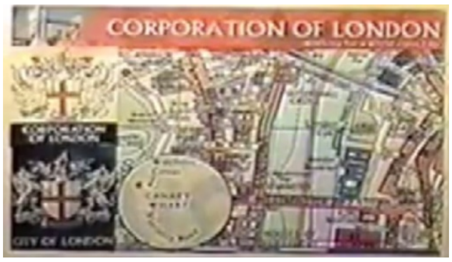

قدیم زمانے میں برطانیہ کوئی قابل ذکر ملک نہیں تھا۔ جب دجال رہا ہو گا تو پہلا دن جو ایک سال کے برابر ہو گا وہ اسی جزیرے سے شروع ہو گا جہاں اسے قید کیا گیا تھا۔ چونکہ دجال دنیا پر حکمرانی کرے گا تو لہٰذا وقت کے ساتھ برطانیہ دنیا کی حکمران ریاست بن جائے گی۔ اس لیے اچانک مختصر عرصہ میں جدید سائنسی ایجادات کے بعد برطانیہ دنیا پر حکمرانی کرنے لگا۔ اس دور میں برطانوی بڑے فخر سے کہا کرتے تھے کہ سلطنت برطانیہ میں سورج کبھی غروب نہیں ہوتا۔ یہ برطانیہ ہی تھا جہاں بینکوں کا نظام متعارف کرایا گیا، جس نے آگے چل کر دنیا بھر میں سودی معیشت کی بنیادیں رکھیں۔ سود سے اللہ نے سختی سے منع کیا ہے تاکہ کسی کا استحصال نہ ہو سکے۔ اس نظام نے ان مجرموں اور ظالموں کو مواقع فراہم کئے تاکہ وہ اپنی ماتحت اقوام کی تمام دولت ہڑپ سکیں۔ برطانیہ میں ہی حقوق نسواں کے نام پر تحریک اٹھی جس نے پہلے خاندانی نظام کو کمزور کیا اور بعد ازاں اسے توڑ دیا۔ یہ برطانیہ ہی تھا جہاں خفیہ سوسائٹیز کی جانب سے ناکارہ کاغذی کرنسی متعارف کرائی گئی تاکہ دھوکے اور خیانت سے دولت ہتھیائی جا سکے۔ برطانیہ میں ہی سیکولرزم اور کمیونزم کی بنیادیں رکھی گئیں اور بعد میں ان نظریات کو دیگر ملکوں میں پھیلایا گیا۔ برطانیہ میں ہی ہم جنس پرستوں کی حوصلہ افزائی کی گئی اور دجالی معاشرے نے انفرادی حقوق کے نام پر ان ہم جنس پرستوں کی حفاظت کی۔ یہ وہ قوم ہے جس نے دنیا میں قومیت کا زہریلا بیج بویا اور اسی قومیت کے زہر کے باعث خلافت عثمانیہ کا سقوط ہوا۔ دجال کی خفیہ تنظیموں کے دباؤ پر برطانیہ کے بادشاہ ولیم سوم نے ۱۶۹۴ء میں بینک آف انگلینڈ روتھ چائلڈ کو دے دیا۔ وسطی لندن میں ایک مربع میل کا علاقہ ایک خودمختار ریاست ہے جو مالدار یہودیوں کی ملکیت ہے۔ یہ یہودی برطانوی حکومت کو ٹیکس کی مد میں پھوٹی کوڑی بھی نہیں دیتے۔ اس ریاست کے اپنے قوانین ہیں، اپنا میئر ہے جسے لارڈ میئر کہا جاتا ہے اور اس کا انتخاب یہی مالدار یہودی کرتے ہیں۔ ذیل میں لندن کارپوریشن کی تصویر دی گئی ہے۔

کارپوریشن آف لندن، درجنوں بڑے بینک، بڑے اخبارات، فلمی پروڈکشن کمپنیاں اور تقریباً تمام ٹی وی چینلز وغیرہ کی مالک ہے۔ یہ اشراف دنیا بھر میں زمینوں کے مالک ہیں جس کو کرون لینڈ کہا جاتا ہے۔ یہ ایک بہت بڑی غلط فہمی ہے کہ یہ زمینیں اور ادارے ملکہ برطانیہ کی ملکیت ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان تمام چیزوں کے مالک یہودی اشرافیہ ہیں۔ ممکنہ طور پر یہی وہ علاقے ہیں جہاں سے یہ خفیہ سوسائٹیز اور تنظیمیں پوری دنیا میں پھیلی ہیں۔ راقم کی رائے میں ممکن ہے کہ ان خفیہ سوسائٹیوں اور تنظیموں کو دجال خود کنٹرول کرتا ہے۔ یہ خفیہ تنظیمیں اپنی اعلیٰ قیادت کے متعلق انتہائی رازداری برتتی ہیں تاکہ اپنے مقاصد کو کامیابی سے حاصل کر سکیں۔ لندن کے وسط میں موجود ایک مربع میل کے اس انتہائی مہنگے قطعہ ارضی کو کراؤن سٹی سٹیٹ کہا جاتا ہے، اور یہیں سے دنیا بھر کو معاشی طور پر کنٹرول کیا جاتا ہے۔ دوسرا سٹی سٹیٹ جو اس یہودی اشرافیہ کی زیر ملکیت ہے وہ ویٹی کن سٹی ہے جہاں سے یہ اشرافیہ دنیا بھر کے عیسائیوں کے سب سے بڑے مذہبی گروہ کو کنٹرول کرتے ہیں۔ تیسرا سٹی سٹیٹ امریکی دارالحکومت واشنگٹن ڈی سی میں ہے جسے ڈسٹرکٹ آف کولمبیا کہا جاتا ہے۔ یہ دس مربع میل پر مشتمل ایک آزاد علاقہ ہے جہاں اس یہودی اشرافیہ کے اپنے قوانین اور اپنی پولیس فورس ہے۔ اس علاقے سے یہ لوگ دنیا بھر کو فوجی طور پر کنٹرول کرتے ہیں۔

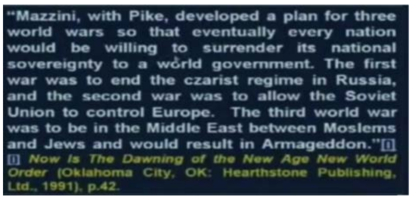
"Mazzini, with Pike, developed a plan for three world wars so that eventually every nation would be willing to surrender its national sovereignty to a world government. The first war was to end the czarist regime in Russia, and the second war was to allow the Soviet Union to control Europe. The third world war was to be in the Middle East between Moslems and Jews and would result in Armageddon."[i]
[i] Now Is The Dawning of the New Age New World Order (Oklahoma City, OK: Hearthstone Publishing, Ltd., 1991), p.42.

مازونی نے پائیکس کو 22 جنوری، 1870 میں ایک خط لکھا، جس میں اُس نے پائیکس کو نئے اور اصلاح شدہ پالاڈین رائٹ کو اجاگر کیا، اُس کا کہنا تھا:
"ہمیں فیڈریشنز کو اِس طرح اپنے سسٹم کے کے مطابق، ان کے مرکزی حکام کی خط و کتابت متنوع طریقوں کے ساتھ ایک ہی رسم کے اعلیٰ گریڈوں کے درمیان ترتیب کے مطابق جاری رہنے دینا چاہیے جیسے اب ہے۔ لیکن ہمیں ایک سُپر اعلیٰ گریڈ بنانا چاہیے، جیسے ہم نامعلوم رکھیں گے، جس کی طرف ہم اعلیٰ گریڈ کے میسنز کو بلائیں گے، جنھیں ہم نے چنا ہو گا۔ چناچہ ہمارے میسنزی بھائیوں کو اِس معاملہ میں سخت ترین رازداری کا وعدہ کرنا ہو گا۔ اِس سپریم گریڈ کے ذریعہ، ہم تمام فریمیسنریوں کو چلائیں گے، جو ایک بین الاقوامی مرکز بن جائے گا، زیادہ طاقتور، کیونکہ اس کی کی سمت نامعلوم ہو گی۔"

ایلبرٹ پائیکس نے مازونی کو ایک خط 15 اگست، 1871 کو لکھا جس میں تین جنگِ عظیموں کا نقشہ کھینچا گیا تھا جو پوری دنیا میں ایک حکومت (One World Order) کے لیے ضروری ہیں۔ مختصر مدت کے لیے یہ خط بریٹش میوزیم لائبریری میں آویزاں تھا، جیسے ولیم گائے کار، جو رویل کینیڈین نیوی کا سابق انٹیلیجنٹ آفیسر نے نقل کیا۔ (کچھ کا دعویٰ ہے کہ یہ اُسے دوسرے ذرائع سے معلوم ہوا)

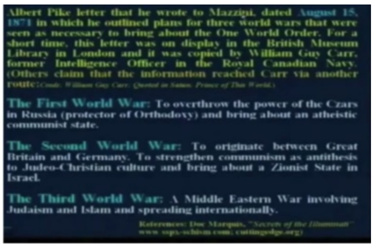
Albert Pike letter that he wrote to Mazzini, dated August 15, 1871 in which he outlined plans for three world wars that were seen as necessary to bring about the One World Order. For a short time, this letter was on display in the British Museum Library in London and it was copied by William Guy Carr, former Intelligence Officer in the Royal Canadian Navy. (Others claim that the information reached Carr via another route.)

The First World War: To overthrow the power of the Czars in Russia (protector of Orthodoxy) and bring about an atheistic communist state.

The Second World War: To originate between Great Britain and Germany. To strengthen communism as antithesis to Judeo-Christian culture and bring about a Zionist State in Israel.

The Third World War: A Middle Eastern War involving Judaism and Islam and spreading internationally.

پہلی جنگِ عظیم: روس کے بادشاہ زار کو ہٹا کر (جو کر یچن اور تھوڈوکس کا محافظ ہے) لادینی کو مونیسٹ سٹیٹ بنانا۔
دوسری جنگِ عظیم: جو بریٹانیا اور جرمنی کے درمیان ہو گی۔ تاکہ لادینیات اور کامونیسم کو فروغ دیا جا سکے اور اسرائیل میں ایک زایونیسٹ سٹیٹ بن سکے۔
تیسری جنگِ عظیم: مشرقِ وسطیٰ میں یہودیوں اور مسلمانوں کے درمیان جنگ جو بعد میں عالمی جنگ میں تبدیل ہو جائے گی۔

ان خفیہ سوسائٹیوں اور تنظیموں نے 1871 میں نظریہ پیش کیا کہ دنیا میں ایک ورلڈ آرڈر یعنی عالمی حکومت کے قیام کے لیے تین عالمی جنگیں ہونا ضروری ہیں۔ ذیل میں کچھ دستاویزات کے سلائیڈ کی تصویریں دی جاتی ہیں جن سے ان خفیہ تنظیموں کی مجرمانہ سرگرمیوں کا پتا چلتا ہے۔

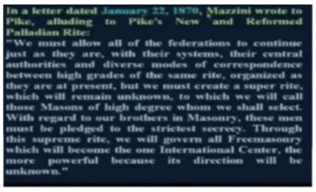
In a letter dated January 22, 1870, Mazzini wrote to Pike, alluding to Pike's New and Reformed Palladian Rite:
"We must allow all of the federations to continue just as they are, with their systems, their central authorities and diverse modes of correspondence between high grades of the same rite, organized as they are at present, but we must create a super rite, which will remain unknown, to which we will call those Masons of high degree whom we shall select. With regard to our brothers in Masonry, these men must be pledged to the strictest secrecy. Through this supreme rite, we will govern all Freemasonry which will become the one International Center, the more powerful because its direction will be unknown."

مازونی اور پائیکس نے تین جنگِ عظیموں کا منصوبہ بنایا، جس کے نتیجہ میں آخر کار ساری اقوام اپنی آزادی ایک دینا کی حکومت کے حوالہ کرنے پر راضی ہو جائیں گی۔ پہلی جنگ کے ذریعہ روس کی زاریست رجیم کو ختم کرنا تھا، اور دوسری جنگ عظیم کے ذریعہ سے سوویت یونین کا یورپ پر کنٹرول کروانا مقصود تھا۔ تیسری جنگ مشرقِ وسطیٰ میں مالمانوں اور یہودیوں کے درمیان ہو گی جو ہلمبر پر ختم ہو گی

ان مجرموں نے تیسری جنگ عظیم کا منصوبہ بنایا ہوا ہے جو مسلمانوں اور یہودیوں میں لڑی جائے گی اور اِس کی تائید میں ایک حیران کن حدیث جو مسند احمد میں ملتی ہے۔ جس میں نبی پاک ﷺ نے فرمایا تم ضرور یہودیوں سے لڑو گے (فلسطینی آج یہودیوں سے لڑ رہے ہیں)۔ یہودی دریا اردن کے مغرب میں ہوں گے اور تم مشرق میں ہو گے۔ راوی کہتا ہے: کہ اسے نہیں پتہ کہ اردن کہاں ہے؟ کیونکہ اردن اس وقت معرض وجود میں نہیں آیا تھا۔ یہودی مسیحا کا انتظار کر رہے ہیں۔ عیسائی مسیحا اور ضد مسیحا کا انتظار کر رہیں اور ہم مسلمان مسیحا اور دجال کا انتظار کر رہے ہیں۔ ہم اسے ضد مسیحا نہیں کہتے۔ اگرچہ دجال ضد مسیحا ہے۔ بلکہ ہم اس کو اس کے اوصاف سے پکارتے ہیں یعنی دجل (فریب) سے۔ اس نے یہودیوں اور عیسائیوں کو فریب میں مبتلا کیا ہوا ہے اور وہ اس کو اصلی مسیحا سمجھتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

ایک اور حدیث جو تیسری جنگ عظیم کی تباہ کاریوں کو ظاہر کرتی ہے جو ہمیں بتاتی ہے کہ دجال کے ظہور سے قبل قحط کے تین سال ہوں گے جو مرقوم ہے مشکوٰۃ شریف جلد ۳ صفحہ ۴۶ حدیث ۲۸ / ۵۲۵۵ بحوالہ مسند احمد اور ابو داؤد (Ref#17) پہلے سال میں دو تہائی بارش ہو گی، دوسرے سال ایک تہائی بارش ہو گی جبکہ تیسرے سال بارش نہیں ہو گی۔ کوئی فصل نہیں اُگے گی جبکہ آہستہ آہستہ گھریلو اور پالتو جانور مر جائیں گے، اس وقت مومنین کی غذا صرف اللہ کا ذکر ہو گی۔ راقم کی رائے میں یہ حدیث مبارک تیسری ایٹمی عالمی جنگ کی جانب اشارہ کرتی ہے، جس کے آثار افق پر نظر آ رہے ہیں۔ لاہور کے بحریہ ٹاؤن میں بڑے لوگوں کر گھر تہہ خانوں کے ساتھ تعمیر کیا گیا ہے، ان گھروں کی تعمیر میں چند خصوصیات ہیں جو دنیا بھر میں طبقہ اشرافیہ کے گھروں میں ہیں۔ یہ گھر بم پروف ہیں اور ان پر تابکاری کا بھی کوئی اثر نہیں ہوتا۔ شاید یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ان گھروں میں موت کا فرشتہ داخل نہیں ہو سکے گا۔ راقم نے ذیل میں ایک ایسے ہی گھر کی دو تصویریں دی ہیں جو امریکہ میں تعمیر کیا گیا ہے اور جو طویل سرنگوں کے جال کے ذریعے آپس میں جڑے ہوئے ہیں۔

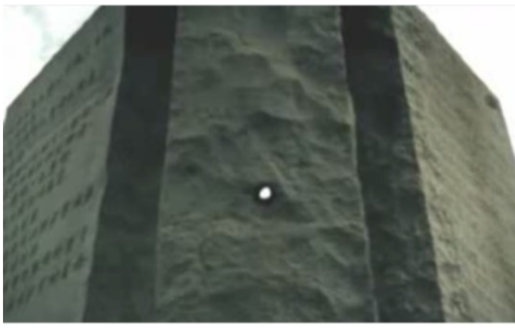

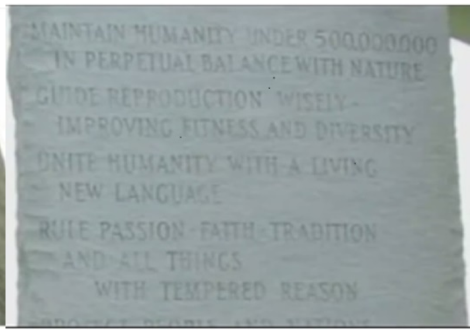

اس حدیث کی دوسری تاویل یہ ہو سکتی ہے جو ہنری کسنجر نے کہا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ اگر دنیا پر کنٹرول کرنا ہے تو پٹرول کے ذخائر پر کنٹرول کرنا ہو گا۔ اور اگر لوگوں کو کنٹرول کرنا ہے تو فوڈ چین کو کنٹرول کرنا ہو گا۔ حال ہی میں ان اشراف نے جنیالوجی کے ذریعے بیجوں کی ساخت تبدیل کر کے ایسے بیج بنائے ہیں جو بہت زیادہ پیداوار دیتے ہیں لیکن یہ بیج پیداواری جینز سے محروم ہیں۔ یعنی جو اقوام ان سے یہ بیج لیں گی اور اپنا بیج گنوا دیں گی جو پیداواری جینز کے ساتھ تھا تو وہ ان کی غلامی میں آ جائیں گی۔ ایک دفعہ جب وہ فوڈ چین کو اپنے قبضے میں کر لیں گے تو 93 فیصد سے زیادہ دنیا کی آبادی کو بھوک سے قتل کرنا آسان ہو گا۔ اور ایٹمی جنگ کی ضرورت نہیں رہے گی۔ واللہ اعلم بالصواب!

اس حدیث کی تیسری تاویل یہ ہو سکتی ہے کہ وہ موسم تبدیل کرنے کے لیے ہارپ کا استعمال کریں گے۔ جب بارش کی ضرورت ہو گی بارش نہیں ہو گی اور جب فصل کے لیے بارش بہت نقصان دہ ہو گی تو بہت بارشیں ہوں گی۔ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔ واللہ اعلم بالصواب! سعودیہ اور افریقہ میں قحط کے آثار نمودار ہو چکے ہیں۔ اس جنوری 2016ء میں سعودی بادشاہ سلمان نے حرم میں نماز استقاء پڑھائی تھی جو لاچارگی کو ظاہر کرتی ہے۔

ان خفیہ تنظیموں نے نہ صرف عالمی جنگوں کی منصوبہ بندی کی، بلکہ دنیا کی 93 فیصد آبادی کو بھی ختم کرنے کے منصوبے بنا رہی ہیں، یہ سب اس لیے تاکہ یہودی جو بہت تھوڑی تعداد میں ہیں، دنیا پر حکومت کر سکیں۔ ذیل میں امریکی ریاست جارجیا میں قائم کی گئی ایک یادگار کی تصویر دی گئی ہے۔ یادگار پر آٹھ زبانوں میں یہ تحریر ہے کہ دنیا کی آبادی 500 ملین یا اس سے کم رہنی چاہیے۔ اقوام متحدہ کا ایجنڈا 21، اسی اشرافیہ کے نظریات کی تائید کرتا ہے۔ اقوام متحدہ ان اشرافیہ کا ایک آلہ کار ہے جس کے ذریعے دنیا کے تمام ممالک کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ ان کے سامنے گھٹنے ٹیک دیں۔

اپنے ظہور کے پہلے دن، جو ایک سال کے برابر تھا، دجال برطانیہ سے دنیا پر حکمرانی کر چکا ہے۔ پہلی عالمی جنگ کی وجہ سے دجال فلسطین کو سلطنت عثمانیہ سے چھیننے میں کامیاب ہوا اور روس میں اس نے آرتھوڈکس عیسائیوں کو بھی شکست دی اور ایک کمیونسٹ ریاست کا قیام عمل میں لایا۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران برطانیہ نے ہی یہودیوں کو فلسطین میں آباد کیا اور ایک یہودی ریاست اسرائیل کا قیام عمل میں لایا۔ برطانیہ اور اسرائیل کے گہرے تعلقات کسی سے پوشیدہ نہیں۔

دجال کا دوسرا دن (مہینے کے برابر)

ان علما کے مطابق پہلی عالمی جنگ کے بعد دجال امریکہ منتقل ہو گیا تھا تا کہ اپنے مقاصد کے حصول کے لیے مزید افرادی قوت حاصل کر سکے۔ یہاں سے اس کے ظہور کا دوسرا دن شروع ہو گیا۔ دجال اپنی مکاری اور شاطر پن سے ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں بسنے والی تمام اقوام کو اکٹھا کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ نئی سائنسی ایجادات اور حساس ٹیکنالوجی کی بدولت امریکہ دوسری عالمی جنگ کے بعد دنیا کا حکمران ملک بن گیا۔ دجال کے امریکہ منتقل ہونے سے قبل ۱۹۱۳ء میں فیڈرل ریزرو بینک آف امریکہ چار یہودی خاندانوں (روتھ چائلڈ، راک فیلر، ہائے مین اور شیک) کے حوالے کر دیا گیا تھا۔ ان خاندانوں نے دنیا کی حکمران ریاست امریکہ کو دنیا کا سب سے زیادہ مقروض ملک بنا دیا۔ دوسری جانب یہی طبقہ اشرافیہ اپنی ملٹی نیشنل کمپنیوں کے ذریعے دنیا کو اپنی ملکیت بنا چکا ہے۔

اسی طرح مشکوٰۃ جلد 3 حدیث 5248 میں فاطمہ بنت قیس (Ref#18) سے مروی ہے کہ دجال زمین اور آسمان کے درمیان چھلانگیں لگائے گا (یا سفر کرے گا)۔ یہ امریکہ ہی تھا جہاں سب سے پہلے خلائی شٹل بنائی گئی تا کہ خلا میں جا کر واپس آیا جا سکے۔ واللہ اعلم بالصواب!

یہ وہی دن ہے جس میں شیطان نے اللہ سے کہی اپنی قسم کو پورا کر دکھایا جو اس نے سورہ النساء کی آیت نمبر 119 (Ref#19) میں کہا تھا کہ وہ انسانوں کے ذریعے اس کی مخلوقات کی ساخت کو تبدیل کروائے گا۔ یہ امریکہ ہی تھا جہاں اللہ کی مخلوق کے جینیاتی کوڈ کو دریافت کیا گیا اور اس علم کے ذریعے جانداروں اور فصلوں کی ساخت کو تبدیل کیا جا رہا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

امریکہ اور اسرائیل کے درمیان مضبوط تعلقات سب کے سامنے ہیں اور یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ فلسطینیوں کے قتل عام پر اسرائیل کی مذمت پر مبنی جتنی قراردادیں سلامتی کونسل میں پیش ہوئیں۔ امریکہ نے ان قراردادوں کو ویٹو کیا۔

دجال نے اپنے اسی دوسرے دن میں حرمین شریفین میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ جیسا کہ مستدرک میں مذکور حدیث 8631 جلد 4 صفحہ 586 (یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق ہے) (Ref#20) میں مذکور ہے: کہ دجال احد پہاڑ پر چڑھے گا اور کہے گا کہ وہ سفید محل احمد (ﷺ) کی مسجد ہے پھر وہ مدینہ میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا لیکن فرشتے اسے داخل نہیں ہونے دیں گے، تب وہ مدینہ سے باہر شور زدہ زمین پر خیمہ زن ہو جائے گا۔ ۱۹۸۴ء سے ۱۹۹۴ء تک کے عرصے میں موجودہ مسجد نبوی کی تعمیر و توسیع کا کام مکمل کیا گیا تھا اور اب مسجد ایک سفید محل کی طرح نظر آتی ہے بالخصوص جب آپ رات کو اسے کچھ فاصلے سے دیکھیں۔ عراق کی پہلی جنگ اگست ۱۹۹۰ء میں شروع ہوئی اور فروری ۱۹۹۱ء میں ختم ہوئی۔ اسی جنگ کے دوران دجالی افواج (امریکی فوج) نے پہلی دفعہ سعودی عرب کی سرزمین پر قدم رکھا اور پھر سعودیہ میں اپنے فوجی اڈے قائم کیے۔ اب اسی شور زدہ زمین میں جہاں دجال نے خیمہ زن ہونا تھا۔ سعودی عرب کی حکومت نے ایک بہت بڑا محل تعمیر کیا ہے جو مملکتی محل کے نام سے معروف ہے جبکہ مقامی افراد اسے دجال کا محل کہتے ہیں۔ راقم کی رائے میں غالب امکان ہے کہ یہاں امریکی فوجی اور جاسوس رہتے ہوں۔ امریکی فوجی چونکہ زیادہ تر غیر مسلم ہیں انہیں مکہ اور مدینہ میں داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی۔ چیک پوائنٹس پر موجود سکیورٹی اہلکار غیر مسلموں کو مسجد نبوی اور مسجد الحرام میں داخل نہیں ہونے دیتے۔ نیچے مسجد نبوی کی چند حالیہ تصاویر دی گئی ہیں جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ مسجد نبوی اب ایک سفید محل کی طرح نظر آتی ہے۔ ۱۹۸۴ء سے قبل مسجد نبوی کبھی بھی سفید محل نہیں لگتی تھی۔ نیچے دی گئی پرانی تصاویر میری رائے کی تصدیق کرتی ہیں۔

مسجد نبوی کی پرانی تصاویر

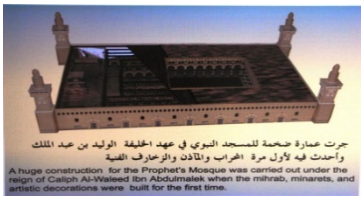

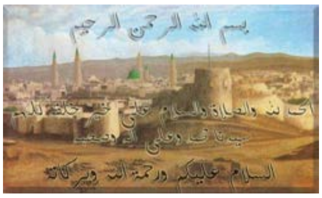

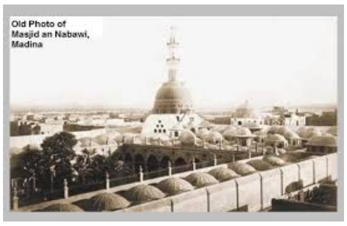

ذیل میں دجالی محل کی تصاویر بھی دی گئی ہیں۔ کئی دانشور اس بات سے متفق ہیں کہ دجالی محل شور زدہ زمین پر تعمیر کیا گیا ہے جس کا ذکر حدیث مبارک میں موجود ہے۔

اس امر کی مزید تصدیق مذکورہ حدیث جو مشکوٰۃ جلد 3 صفحہ 41 حدیث 17 /5244(Ref#21) میں ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ دجال احد پہاڑ پر مشرق سے آئیگا اور پھر شام کی جانب چلا جائے گا جہاں وہ قتل کر دیا جائے گا۔ اگر ہم غور کریں تو دہران وہ جگہ ہے جہاں سب سے پہلے سرزمین حجاز میں دجالی قوتوں نے قدم رکھا اور اڈہ بنایا یہ احد کے مشرق میں ہے۔ اور آج دجال اپنے فریب اور فتنوں کے ساتھ شام میں کھیل کھیل رہا ہے۔

دجال کا تیسرا دن (ہفتہ برابر)

یہ حدیث جو پیچھے درج کی ہوئی حدیث کی تائید کرتی ہے لیکن چونکہ تیسرے دن سے جڑی ہے اسی لیے میں نے اس کو تیسرے دن میں سب سے اوپر لکھا ہے۔ ایک حدیث میں جو باب جساسہ، مسلم 7386(Ref#22) میں مرقوم ہے جس کو فاطمہ بنت قیس نے روایت کیا ہے کہ نبی پاک ﷺ نے کہا: جان لو دجال یمن کے سمندروں میں ہے، نہیں شام کے سمندروں میں ہے، نہیں وہ مشرق میں ہے، نہیں وہ مشرق میں ہے، نہیں وہ مشرق میں ہے۔ اور پھر مشرق کی طرف اشارہ کیا۔ یہ حدیث حیران کن ہے۔ اس حدیث کا پہلا حصہ کہتا ہے کہ دجال یمن کے سمندر (بحر عرب) میں ہے۔ امریکن بحری بیڑہ جو بحر عرب میں کھڑا ہے اس سے وہ یمن پر ڈرون اور لڑاکا جہازوں کے ذریعے بمباری کر رہے ہیں۔ اس حدیث کا دوسرا حصہ کہتا ہے کہ دجال شام کے سمندر (بحر قلزم) میں ہے۔ امریکن، یورپین اور رشین بحری بیڑوں سے شام پر ہوائی جہازوں اور ہیلی کاپٹروں کے ذریعے بمباری کر رہے ہیں۔ وہ ان پر اپنے بحری بیڑوں سے کروز میزائل داغ رہے ہیں۔ جو بحر قلزم میں کھڑے ہیں۔ حدیث کا تیسرا حصہ کہتا ہے کہ دجال مشرق میں ہے۔ یہ الفاظ تین دفعہ ذکر کیے گئے ہیں۔

1: دہران جہاں سب سے پہلے امریکی فوجی ارض سعود پر اترے اور وہ مدینہ کی طرف گئے۔ دہران مدینہ کے مشرق میں ہے۔

2: دجالی (امریکی) بحری بیڑہ جو آبنائے فارس میں کھڑا ہے جہاں سے وہ عراق اور شام پر حملہ آور ہو رہا ہے وہ بھی مشرق میں ہے۔

3 : ایران جہاں سے ستر ہزار یہودی ایرانی شال پہن کر دجال کے ساتھ عراق اور شام میں جنگ کریں گے۔ وہ بھی مشرق میں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مذہبی عالم مولانا عمران نذر حسین کے مطابق 11/9 کا واقعہ دجال کے تیسرے دن کی شروعات تھی۔ اس بات کا امکان ہے کہ 11/9 کے بعد دجال اسرائیل منتقل ہو چکا ہے، اور اگر دجال اسرائیل منتقل ہو چکا ہے تو اب دجال چاہے گا کہ اسرائیل دنیا کی حکمران ریاست بن جائے اور اپنے دیرینہ خواب ایک دنیا، ایک حکومت، ایک فوج، ایک کرنسی (الیکٹرونک منی) اور ایک مذہب (شیطان کی پرستش) کے مقصد کو حاصل کرلے۔ یہ دن جو ایک ہفتے کے برابر ہے، اس میں دجالی اقوام ان مسلمان ممالک پر حملہ آور ہوئیں جہاں سے اسلام کی نشاۃ ثانیہ

شروع ہوئی تھی اُنہوں نے دوسری اقوام کو بھی دعوت دی کہ وہ مسلمان ملکوں پر حملہ کرنے میں اس کا ساتھ دیں۔ اس امر کی تائید ایک دلچسپ حدیث جو سنن ابو داوٗد میں مذکور ہے 4297 (Ref#23) سے ہوتی ہے جس میں حضرت ثوبان فرماتے ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے قریب دنیا کی اقوام مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لیے اس طرح بلاوا دیں گی جس طرح کوئی بھوکوں کو کھانے پر ٹوٹ پڑنے کے لیے بلاوا دیتا ہے، صحابہ نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ کیا اس وقت ہم تعداد میں بہت تھوڑے ہوں گے ؟ حضور ﷺ نے جواب دیا کہ تم تعداد میں بہت زیادہ ہو گے لیکن تمہاری حیثیت سمندر کے پانی پر موجود جھاگ کی سی ہو گی۔ اللہ دشمنوں کے دلوں سے مسلمانوں کا خوف نکال دے گا اور میری امت وہن میں مبتلا ہو جائے گی، یعنی حُب الدنیا اور کراہت الموت میں۔ اب دیکھیے جب امریکہ نے افغانستان پر حملہ کیا تو اس نے دنیا بھر کے ممالک کو کہا کہ وہ اس کا ساتھ دیں اور انہوں نے ساتھ دیا، اور جب امریکہ نے عراق پر حملہ کرنا تھا تب بھی اس نے دنیا بھر کے ممالک سے کہا کہ وہ اس کا ساتھ دیں اور انہوں نے ایسا ہی کیا۔ بالکل اسی طرح اب شام اور عراق کے خلاف جنگ میں بھی امریکہ نے بہت سے ملکوں کا اتحاد بنالیا ہے۔ ساٹھ سے ستر ملک اس جنگ میں حصہ لے رہے ہیں۔

چونکہ دجال اسرائیل منتقل ہو چکا ہے تاکہ اسرائیل حکمران ریاست بن جائے اور وہ اپنا پانچواں ہدف حاصل کر لے۔ عرب ممالک میں شورش اسی طبقہ اشرافیہ کی منصوبہ بندی کے تحت شروع ہوئیں اور ان کا مقصد ہمسایہ عرب ریاستوں میں انارکی اور خانہ جنگی شروع کر کے ان ریاستوں کی افواج کو کمزور کیا جائے تاکہ اسرائیل آسانی سے نیل سے فرات تک کے علاقے پر قبضہ کر لے اور گریٹر اسرائیل کا خواب شرمندہ تعبیر ہو سکے۔ راقم یہاں پر ان علما سے اختلاف رکھتا ہے، کیونکہ راقم کی رائے میں اس دور میں حالات شدید ابتر ہوں گے اور بڑی جنگیں ہوں گی۔ یہی وہ وقت ہو گا جب اللہ تعالیٰ محمد بن عبداللہ یعنی امام مہدی کے ذریعے امت کی نصرت فرمائے گا۔ یہی وہ دن ہو گا جب فارس (ایران) کو شکست ہو گی جیسا کہ آگے آنے والی حدیث میں مذکور ہے۔ یہی دن ہو گا جس میں بلادالشام میں دابق یا اعماق کے مقام پر مسلمانوں اور 10 لاکھ یورپی افواج کے درمیان بڑی خونریز جنگ ہو گی جس میں مسلمان فاتح ٹھہریں گے۔ ایک اور حدیث اس امر کی تصدیق میں جو کہ صحیح مسلم جلد ۳ حدیث 2781 (Ref#24) میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک رومی افواج شام میں اعماق یا دابق کے مقام پر اتر نہیں جاتیں، اور مدینہ سے ایک لشکر بھیجا جائے گا جو اس وقت روئے زمین کے متقی اور بہترین لوگوں پر مشتمل ہو گا۔ آج مجاہدین دابق کو آزاد کرا چکے ہیں، اسی لیے راقم کی رائے ہے کہ یورپی افواج اعماق میں اتریں گی۔ جب لشکر اپنی صفیں درست کر چکے ہوں گے تو یورپی افواج ان سے کہیں گی کہ ہم صرف ان سے لڑنا چاہتے ہیں جنہوں نے ہمارے لوگوں کو قیدی بنایا ہے، اس لیے لشکر کو اُن کے اور مجاہدین کے درمیان آنے کی ضرورت نہیں (امکان ہے کہ ایران کی شکست کے بعد امریکی سپاہیوں کو قیدی بنالیا جائے گا۔ واللہ اعلم بالصواب! مسلمان یورپی اقوام سے کہیں گے کہ اللہ کی قسم! ہم اپنے بھائیوں کو اکیلا نہیں چھوڑیں گے تاکہ تم ان پر حملہ کرو۔ اس کے بعد وہاں ایک بڑی خونریز اور ہولناک جنگ ہو گی اور رومی افواج کی طاقت اور تعداد سے خوفزدہ ہو کر مسلمانوں کے لشکر میں سے ایک تہائی افراد میدان سے بھاگ جائیں گے اور اللہ ان کی توبہ کبھی قبول نہیں کرے گا۔ ایک تہائی مسلمان شہید ہو جائیں گے جبکہ ایک تہائی جو باقی بچیں گے وہ فاتح ٹھہریں گے اور اس کے بعد اللہ ان پر کوئی آزمائش نہیں ڈالے گا۔ وہ قسطنطنیہ کو بغیر جنگ کے ہی فتح کر لیں گے (شاید یورپی افواج قسطنطنیہ پر قبضہ کرے گی ترکی کو سزا دینے کے لیے کہ اس نے مجاہدین کے خلاف جنگ میں ان کا ساتھ نہیں دیا)۔ یورپی افواج جنہیں دابق کی شکست یاد ہو گی وہ بغیر لڑائی کے پسپائی اختیار کر لیں گی، جیسے روم کی دو لاکھ فوج پسپا ہو گئی تھی نبی پاک ﷺ کے تیس ہزار صحابہ کے لشکر کو دیکھ کر۔ جب قسطنطنیہ فتح ہو جائے گا اس وقت شیطان مجاہدین کا حوصلہ پست کرنے کیلئے چلا کر

کہے گا تمہارے خاندانوں یعنی تمہارے علاقے میں دجال ظاہر ہو گیا ہے۔ مسلمانوں کا لشکر واپس شام کی جانب کوچ کرے گا تو بعد میں پتا چلے گا کہ یہ خبر جھوٹی تھی لیکن جب لشکر شام پہنچے گا تو دجال ظاہر ہو جائے گا۔ اس جدید دور میں اعماق ترکی کے اندر ہے انطاکیہ شہر کے پاس۔ جو شام اور سمندر قلزم کے درمیان ایک چھوٹی سی پٹی ہے۔ غالب امکان ہے کہ یورپین افواج سائپرس میں برطانیہ کے اڈوں سے اعماق میں اتریں گی۔

ایک اور حدیث جو عراق، شام اور مصر کے فساد زدہ ہونے کی تصدیق کرتی ہے۔ اس حدیث میں جو صحیح مسلم حدیث 7277 (Ref#25) حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے جس میں نبی پاک ﷺ نے کہا: عراق کی کرنسی جب قدر کھو دے گی تو تم کیا کرو گے، شام کی کرنسی جب قدر کھو دے گی تو تم کیا کرو گے، مصر کی کرنسی جب قدر کھو دے گی تو تم کیا کرو گے تو تم واپس پہلی جگہ پر آ جاؤ گے۔ اس سے کیا مراد ہے؟ جب ملک گرتے ہیں تو ان کی کرنسی قدر کھو دیتی ہے کیونکہ لوگ اس کرنسی کو لینے سے اجتناب کرتے ہیں اور اس سے اپنا پیچھا چھڑاتے ہیں۔ یعنی جب ملک گرتے ہیں تو کرنسی گر جاتی ہے۔ صحابہ نے پوچھا وہ کیسے گرے گی؟ نبی پاک ﷺ نے کہا: بیرونی مداخلت یعنی عجم کی وجہ سے۔ اور پھر شام کی کرنسی اپنی قدر کھوئے گی بیرونی مداخلت اور اندرونی انتشار کی وجہ سے۔ شام کے بعد مصر اپنی کرنسی کی قدر کھوئے گا۔ دلچسپ بات! اگر ہم دنیا کے واقعات کا مطالعہ کریں جہاں پہ بیکار کاغذی کرنسی (یہ بیکار کرنسی پرانے زمانے میں نہیں تھی اور سونا اور چاندی کبھی اپنی قیمت نہیں گراتے) قدر کھو کر صفر ہو گئی۔ مثال کے طور پر روس، جرمنی، اٹلی، جاپان، ترکی اور بہت سے ممالک۔ عراق اور شام کی کرنسی اپنی قدر کھو چکی ہے اور مصر الگ ہدف ہے۔ حدیث ہمیں یہ بھی بتاتی ہے وہ واپس اصل کی طرف لوٹیں گے۔ شام لوٹ گیا ہے واپس اصل طریقے کی طرف اور انہوں نے سونا، چاندی اور تانبے کی کرنسی جاری کی ہے۔ جو اپنی قدر کبھی نہیں کھوتی۔ واللہ اعلم بالصواب!

سبحان اللہ! راقم یہاں ایک اور حدیث کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہے (راقم کی رائے میں یہ حدیث تیسرے دن کے واقعات پر مشتمل ہے جو شام میں ہو رہے ہیں) جو صحیح مسلم میں جلد ۳ حدیث 7284 (Ref#26) نافع بن عتبہؓ سے مروی ہے جس میں شام پر حملوں کی نشاندہی کی گئی ہے اور خوشخبریاں دی گئیں ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ ایک بار وہ آپ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھا کہ مغرب (شام) کی جانب

سے سفید اوون کے کپڑوں میں ملبوس کچھ لوگ آئے اور انہوں نے آپ ﷺ سے ایک چھوٹی پہاڑی پر ملاقات کی، آپ ﷺ نے انہیں بتایا:

1۔ تم جزیرہ نما عرب کے لوگوں سے جنگ کروگے اور فاتح رہوگے۔ آج امریکہ خلیج تعاون کونسل کے رکن ممالک کی ایک مشترکہ فوج تشکیل دینے کی کوشش کر رہاہے جو شام میں مجاہدین کے ساتھ لڑ سکے۔ راقم کی رائے میں اس فوج کی شکست امام مہدی کے لیے راہ ہموار کرے گی۔ واللہ اعلم بالصواب

2۔ تم ایرانیوں سے جنگ کروگے اور فاتح رہوگے۔ آج شام اور عراق میں مجاہدین کی ایرانیوں سے جنگ انتہائی شدت اختیار کر گئی ہے، راقم کی رائے میں ایرانیوں کی شکست سے خراسانی لشکر کے لیے فلسطین کی جانب پیش قدمی کی راہ ہموار ہو جائے گی اور انہیں کہیں بھی رکاوٹ پیش نہیں آئے گی۔ (واللہ اعلم بالصواب)

3۔ تم رومیوں (یورپیوں) سے جنگ کروگے اور فاتح رہوگے۔ راقم کی رائے میں جب رومیوں کے اتحادی ایران کو شکست ہو گی تو خراسان کی فوج اپنی پیش قدمی شروع کرے گی تب دس لاکھ یورپی افواج بہت عجلت میں اعماق میں آئیں گی تاکہ دونوں افواج متحد نہ ہو سکیں۔ انہیں پھر بھی شکست ہو جائے گی۔ (واللہ اعلم بالصواب)

4۔ تم دجال سے جنگ کروگے اور فاتح رہوگے۔ راقم کی نظر سے ایک اور حدیث گزری تھی کہ دجال قسطنطنیہ کے دوبارہ فتح ہونے پر غصے میں ظاہر ہو گا، کیونکہ مسلمانوں کی وجہ سے اس کی صدیوں کی منصوبہ بندی ضائع ہو جائے گی اور وہ فلسطین میں لُد کے مقام پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں مارا جائے گا۔ ”خس کم جہاں پاک“ (واللہ اعلم بالصواب)

راقم کی رائے میں مذکورہ حدیث مبارکہ شام میں جاری جنگ کے متعلق ہے اس لیے راقم نے حدیث میں مذکور چاروں جنگوں کے متعلق اپنی رائے پیش کی ہے۔ ہم مسلمانوں کو اپنے دین اسلام پر ثابت قدم رہنا ہو گا جیسا کہ شام کی ہنگامہ خیزی کے متعلق حدیث مبارکہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ مجاہدین پہلی دو جنگیں تنہا لڑیں گے اور فتح حاصل کریں گے۔ شام اور عراق میں اپنے اتحادی ایرانیوں کی شکست کے بعد رومی افواج (یورپین) شام آئیں گی۔ یہ تیسری جنگ رومی افواج کے خلاف ہو گی جس کی قیادت حجاز سے امام مہدی کا بھیجا ہوا لشکر (یہ سب پوری دنیا میں سے اچھے لڑاکا اور پرہیزگار لوگ ہوں گے، جیسا کہ حدیث میں مذکور ہے) کرے گا اور شام کے مجاہدین اس لشکر کے ساتھ مل کر لڑیں گے اور فتح حاصل کریں گے۔ چوتھی جنگ دجال کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قیادت میں ہو گی اور کمینے دجال کے مارے جانے پر ختم ہو گی۔ شیطان اور دجال اور ان کے ساتھیوں کا اسرائیل سے پوری دنیا کو کنٹرول کرنے کا خواب ادھورا ہی رہ جائے گا۔ ان شاء اللہ
ایک روایت جو ابو ہریرہؓ سے مروی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے کہا ذمی جزیہ نہیں دیں گے کیونکہ وہ ہم پہ غالب آ جائیں گے اور یہی لوگ ہم پر حملہ آور ہوں گے۔ حیران کن! عراق، شام اور مصر میں اکثریت غیر مسلموں میں عیسائیوں کی ہے اور وہی حملہ آور ہیں۔ کیونکہ شام بہت خاص ہے، نبی پاک ﷺ نے کہا: اگر شام فتنہ زدہ ہو گیا تو پوری امت فتنہ زدہ ہو جائے گی (آج پوری امت مصائب میں گری ہوئی ہے)۔ شام میں اندرونی اور بیرونی مداخلت ہے اور وہ فساد زدہ ہو چکا ہے۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد یورپ نے شام کو فلسطین، اردن، لبنان، سوریا اور کچھ حصہ ترکی میں ضم کر دیا تھا۔ یہ اس لیے کیا تھا کیونکہ نبی پاک ﷺ شام کے لوگوں کو بہت زیادہ بشارتیں دی تھیں۔ بلاد شام کے لوگوں کی اکثریت ایک نعرہ لگا رہی ہے ”اے اللہ! تیرے علاوہ ہمارا کوئی نہیں“۔ یورپ کے مذہبی اور سیاسی پنڈت ملحمہ کا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں اور اسکی تیاری کر رہے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

جال کے باقی 37 دن

قسطنطنیہ میں یورپی افواج کی شکست کے بعد ایک آواز لگانے والا (شیطان) آواز لگائے گا کہ دجال ظاہر ہو گیا ہے۔اس کے بعد دجال کے ظہور کا تیسرا روز ختم ہو جائے گا اور اب باقی کے 37 دن ہمارے دنوں کے برابر شروع ہوں گے۔ واللہ اعلم بالصواب!

دجال کے ظہور کے چوتھے دن جب ہم اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں گے۔ یہودی یہ سمجھ کر کہ یہی مسیح موعود ہے، تو ساری دنیا سے یروشلم میں اکٹھے ہو جائیں گے تا کہ آخری جنگ کی تیاری کریں اور حضرت عزیر علیہ السلام کے ذریعے اللہ کی طرف سے دی گئی خوشخبری پوری ہو سکے۔ یہ آخری 37 دن زاینسٹ یہودیوں کے لیے آخری دھچکا ہوں گے۔ اللہ یہودیوں کو وہاں اس لیے اکٹھا کرے گا تا کہ انہیں دردناک اور ہولناک سزا دی جا سکے۔ صیہونی یہودیوں کے ربیوں نے ہی تالمود کتاب تحریر کی تھی جسے وہ توراہ سے بھی زیادہ مقدس سمجھتے ہیں۔ تالمود میں لکھا ہے کہ یہودیوں کے علاوہ دنیا بھر کے لوگوں کی حیثیت گائے کے گوبر سے زیادہ نہیں ہے۔ تالمود کی بنیاد تین چیزوں پر مبنی ہے۔

1: یہودیوں کی فضلیت۔

2: حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے نفرت۔

3: غیر یہودیوں سے نفرت پر مبنی ہے۔

یہ زاینسٹ دجال کے جوڑ توڑ اور دھوکے اور جھوٹ کے ذریعے اقوام عالم کو اپنی غلامی کے چنگل میں جکڑ چکے ہیں۔ یہ پوری دنیا پر حکمرانی کر رہے ہیں اپنی کٹھ پتلیوں کے ذریعے۔ راقم ایک دستاویزی فلم دیکھ رہا تھا جس میں ایک یہودی شخص بڑے تکبر سے کہہ رہا تھا کہ ہاں ہم نے حضرت عیسی علیہ السلام کو قتل کیا اور محمد ﷺ کا انکار کیا اور پھر بیہودگی شروع کر دی۔ راقم نے صیہونی یہودیوں کی اصطلاح استعمال کی ہے کیونکہ قدامت پسند یہودی تو امریکہ میں مینہٹن کی سڑکوں پہ مسلسل احتجاج کرتے رہتے ہیں کہ اسرائیل نہیں بننا چاہیے تھا، ان کی مذہبی کتابوں کے مطابق یہودی ریاست اس وقت تک تشکیل نہیں دی جا سکتی جب تک کہ اصلی مسیح نہ آ جائے، اس لیے اسرائیل کا وجود ختم کر دینا چاہیے۔ انٹرنیٹ پر اس بارے میں بے تحاشا مواد موجود ہے جسے کوئی بھی آسانی سے دیکھ سکتا ہے۔ قارئین حیران رہ جائیں گے کہ امریکہ میں یہودیوں کی بہت بڑی تعداد اسرائیل کے قیام کے خلاف ہے اور احتجاج کرتی ہے۔ موجودہ ریاست اسرائیل حقیقت میں جھوٹے مسیح کی ریاست ہے۔ اسرائیل کی موجودہ غیر انسانی اور غیر اخلاقی پالیسیاں بھی اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ یہ دراصل دجال کی ایک غلیظ اور ناجائز ریاست ہے اور یہ شیطان اور اس کے ساتھیوں کے خواب کی تکمیل ہے۔

امریکہ میں جو یہودی اسرائیل کے قیام کے خلاف احتجاج کرتے رہتے ہیں، جب دجال ظاہر ہو گا تو ان میں سے اکثر اس کی پیروی کرنے لگیں گے، یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ اصلی مسیح ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں دردناک عذاب سے دوچار کرے گا جیسے فرعون کی فوج کو اکٹھا کر کے بحیرہ احمر میں غرق کر دیا تھا۔ فلسطین میں جتنے یہودی موجود ہوں گے وہ مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوں گے۔ یہودی اس انجام سے اس لیے دوچار ہوں گے کیونکہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ سے سخت نفرت کرتے تھے اور ان کے دشمن تھے۔

ان 37 دنوں کے آخری دنوں میں مسلمان جہاد کے لیے اکٹھے ہوں گے، جب نماز کا وقت آئے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔ دجال جیسے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو گھلنے لگے گا (جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے) دجال اپنی موت کو سامنے دیکھ کر جان بچانے کے لیے بھاگے گا اور اس کا رخ موجودہ اسرائیل میں واقع ایک علاقے لُد کی جانب ہو گا تا کہ وہ وہاں سے اپنے گدھے یعنی جہاز پر سوار ہو اور بھاگ نکلے۔ لد کے مقام پر اسرائیل کا سب سے بڑا ہوائی اڈا ہے، اسے بن گورین انٹر نیشنل ایئرپورٹ لوڈ بھی کہا جاتا ہے۔ لوڈ عبرانی نام ہے لد کے لیے۔ جبکہ لد عربی میں کہا جاتا ہے۔ درج ذیل دستاویزات میں دیکھ سکتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو لد کے مقام پر پکڑیں گے اور اسے قتل کر دیں گے اور اپنے نیزے پر لگا ہوا خون سب کو دکھائیں گے۔ اس مختصر پانچ ہفتوں کی مدت میں دجال اپنے دجل کے ساتھ رسوا ہو کر قتل کر دیا جائے گا۔ اسلام باقی رہے گا حضرت عیسیٰ اور امام مہدی کی زیر قیادت۔ دھوکے اور قتل وغارت گری کا دور ختم ہو گا اور حق باقی رہے گا۔ سبحان اللہ

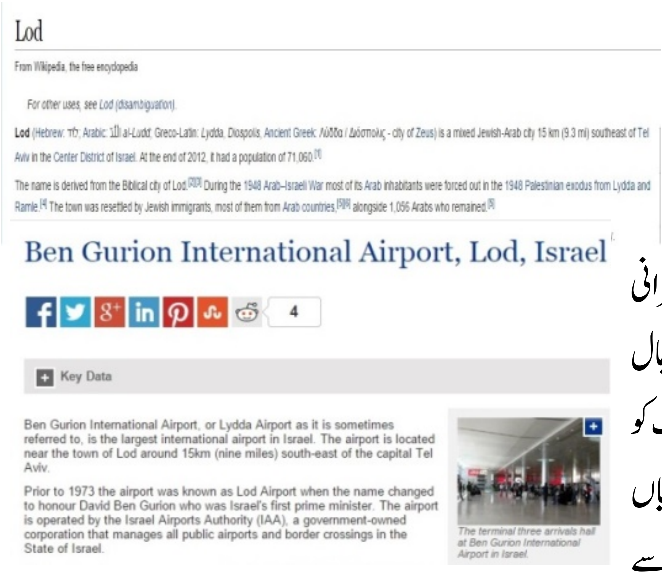

Lod

From Wikipedia, the free encyclopedia

For other uses, see Lod (disambiguation).

Lod (Hebrew: לוֹד; Arabic: اللُدّ al-Ludd; Greco-Latin: Lydda, Diospolis; Ancient Greek: Λύδδα / Διόσπολις - city of Zeus) is a mixed Jewish-Arab city 15 km (9.3 mi) southeast of Tel Aviv in the Center District of Israel. At the end of 2012, it had a population of 71,060.[1]

The name is derived from the Biblical city of Lod.[2][3] During the 1948 Arab–Israeli War most of its Arab inhabitants were forced out in the 1948 Palestinian exodus from Lydda and Ramle.[4] The town was resettled by Jewish immigrants, most of them from Arab countries,[5][6] alongside 1,056 Arabs who remained.[5]

Ben Gurion International Airport, Lod, Israel

4

Key Data

Ben Gurion International Airport, or Lydda Airport as it is sometimes referred to, is the largest international airport in Israel. The airport is located near the town of Lod around 15km (nine miles) south-east of the capital Tel Aviv.

Prior to 1973 the airport was known as Lod Airport when the name changed to honour David Ben Gurion who was Israel's first prime minister. The airport is operated by the Israel Airports Authority (IAA), a government-owned corporation that manages all public airports and border crossings in the State of Israel.

The terminal three arrivals hall at Ben Gurion International Airport in Israel.

اہداف جو دجال نے اب تک حاصل کیے

دجال نے پہلے پوری دنیا پر حکمرانی کی برطانیہ کے ذریعے جو ایک سال کے برابر تھا۔ اپنے دوسرے دن میں اس نے پوری دنیا پر حکمرانی امریکہ کے ذریعے کی جو ایک ماہ کے برابر تھا۔ دور حاضر کا شداد، دجال نے اپنی جنت مغربی ممالک میں بنائی اور جہنم تیسری اقوام کے ممالک کو بنایا۔ اس نے اپنے پیروں کاروں کو فوجی طاقت بھی دی اور ان کو عیاشیاں بھی دیں (آگ اور پانی کے دریا)۔ وہ فلسطین کو مسلمانوں سے آزاد کروانے میں کامیاب ہوا اور پوری امہ کو اپنی غلامی میں لے آیا۔ اس کا تیسرا دن ایک ہفتے کے برابر شروع ہو چکا ہے۔ جو اس کے زوال کا سبب بنے گا۔ اُس نے اصل کرنسی کو بوگس پیپر کرنسی سے تبدیل کر دیا۔ معاشرے کو آزاد خیال بنایا۔ عورتوں کی آزادی کے نام پر خاندانی نظام کو کمزور کیا۔ انفرادی آزادی کے نام پر ہم جنس پرستی کو فروغ دیا۔ دہریت کو جھوٹی ڈارون تھیوری کے ذریعے پروان چڑھایا۔ کیمونزم اور شوشلزم کو پروان چڑھایا۔ اور اس کو باقی دنیا میں پھیلایا۔ اس کے دور میں سودی معیشت پھلی پھولی اور دجالی اقوام کو باقیوں پر سبقت دی۔ ذرائع آمد و رفت، (جیٹ پلین، ٹرین، کار وغیرہ) اور مواصلاتی نظام (ٹیلی فون، موبائل، میسجنگ، وٹس ایپ وغیرہ) کو ترقی دی گئی۔ تا کہ بالادستی کے ذریعے کنٹرول کیا جائے۔ بینکنگ سسٹم کو متعارف کرایا گیا جس میں تیسری دنیا کی سود کے بوجھ سے کمر توڑ دی۔ کمپوٹر، سیٹلائیٹ، انٹرنیٹ کی ترقی اپنے عروج پر ہے۔ تا کہ مکمل کنٹرول حاصل کیا جا سکے۔ موسم کنٹرول کرنے کا سسٹم ہارپ بنایا گیا۔ ہیبت ناک، تباہ کن ہتھیاروں (ویکیوم بم، بیرل بم، نیوکلئر بم، فار سورس بم، کروز میزائل، لیزر گائیڈڈ میزائل وغیرہ) بنائے، دنیا کو کنٹرول کرنے کے لیے۔ اقوام متحدہ کو اس لیے بنایا گیا تھا تا کہ دنیا کی اقوام کو دجال کی غلامی میں لا یا جائے۔

حاصل کردہ اہداف کے نتائج

یہ دجال کا ہی دور تھا جس میں صلیبی (نائٹ ٹیمپلرز) فسلطین پر حملہ آور ہوئے اور وہاں کے باسیوں کا قتل عام کیا۔ دجال کے ہی دور میں دوبار صلیبی جنگیں ہوئیں اسلام کو ختم کرنے کیلئے۔ دجال خلافت عثمانیہ کو ختم کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ غیر فطری اور ناجائز ریاست اسرائیل نے بربریت، وحشت، استحصال اور قتل عام کی جو حدیں عبور کی ہیں، انسانی تاریخ میں پہلے کوئی قوم اس کی مرتکب نہیں ہوئی۔ دجال غلام اقوام کے حکمرانوں کے ذریعے دنیا بھر میں بدعنوانی اور ناانصافی پھیلا چکا ہے۔ اللہ تمام یہودیوں کو ایک جگہ اکٹھا کرے گا، جس طرح اس نے فرعون کی تمام فوج کو اکٹھا کیا تھا اور پھر اسے بحیرہ احمر میں غرق کر دیا تھا، اسی طرح تمام یہودیوں کو بھی ختم کیا جائے گا تاکہ دنیا کو یہودیوں اور ان کے جرائم سے نجات ملے۔ قرون وسطیٰ سے شروع ہونے والا وہ سیاہ دور جس میں دنیا کی تمام اقوام کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیا گیا تھا، دجال کی موت کے ساتھ ہی ختم ہو جائے گا۔ ”خس کم جہاں پاک“

امتِ مسلمہ کی نشاۃ ثانیہ

دجال امت کو اپنی میڈیا، خفیہ تنظیموں اور خطرناک تکون کے ذریعے اپنی غلامی میں لانے میں کامیاب ہوا، اس نے نہ صرف غیر مسلموں کو بلکہ مسلمانوں کو بھی گمراہ کیا ہے۔ وہ اپنی تدبیر کرتے ہیں اور اللہ اپنی تدبیر کرتا ہے اور اللہ بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ تیس سال قبل اسلام کا دوبارہ اٹھنا کہیں بھی ممکن نظر نہیں آرہا تھا۔ نبی پاک ﷺ نے چار علاقوں کا ذکر کیا تھا جہاں سے اسلام دوبارہ ابھرے گا۔

1۔ فلسطین: اس کے لوگ لادین، بے حیاء اور عادۃً اللہ کو گالی دیتے تھے۔

2۔ بلاد الشام: جو محیط تھا شام، لبنان اردن اور فلسطین پر۔ شام میں لادین آمر کی حکومت تھی۔

3۔ عراق: وہاں پر بھی ایک لادین آمر کی حکومت تھی۔

4۔ افغانستان میں ایک کمیونسٹ حکومت تھی۔

5۔ یمن خاص طور پر جنوبی یمن (عدن) میں بھی لادین آمر کی حکومت تھی۔

دجالی حکومتوں نے ان کو وہاں بٹھایا تھا اور اپنے تئیں یہ سوچ بیٹھے تھے کہ انہوں نے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا راستہ روک لیا ہے۔ اوپر دیے ہوئے ممالک جہاں سے اسلام کی نشاۃ ثانیہ شروع ہونی تھی، سب لادینی مملکتیں تھیں اور ان میں سے کیا خیر نکل سکتا تھا۔ سب سے پہلا ملک جہاں شہادت کو شادی کی طرح منایا جانے لگا وہ فلسطین (غزہ) تھا۔ پھر افغانستان میں روسیوں کے خلاف جہاد شروع ہوا۔ جو تبدیلی کا موجب بنا۔ سارے جہاد جو چیچنیا، بوسنیا، اور دوسرے مقامات پر شروع ہوئے، ان کی جڑیں افغانستان سے منسلک ہیں۔ سبحان اللہ! اللہ نے ممکن کیا کہ پاکستان فوج کا سربراہ ایک ایسا شخص ہو جو روس کے خلاف جہاد شروع کر سکے۔ روس کے خلاف کھڑا ہونا امہ کی نشاۃ ثانیہ کا ذریعہ بنا۔ اسی طرح سعودی عرب کا بادشاہ امریکہ کے ساتھ مل کر یمن کی سنی آبادی پر آگ برسا رہا تھا۔ اس کے مرنے کے بعد صحیح وقت پر دوسرا بادشاہ بنا اور شیعی باغیوں پر آگ برسانی شروع کر دی۔ واللہ اعلم بالصواب! آج بلاد الشام میں ہونے والی جنگ اپنے حتمی مرحلے میں داخل ہو چکی ہے۔ ایرانیوں کو شکست ہو جائے گی جس سے خراسان کے لشکر کی راہ ہموار ہو گی کہ وہ یروشلم کی جانب پیش قدمی کرے اور کوئی بھی اس لشکر کو روکنے میں کامیاب نہیں ہو پائے گا۔ یہ بات حضور ﷺ نے کہی تھی کہ کوئی بھی اس لشکر کو نہ روک سکے گا۔ فلسطین کو آزاد کرا لیا جائے گا، دجال کو قتل کر دیا جائے گا، یاجوج ماجوج ختم کر دیے جائیں گے اور دنیا میں امن وسکون دوبارہ لوٹ آئے گا۔ الحمد للہ!

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی واپسی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جنہیں اللہ نے دوسرے آسمان پر اٹھا لیا تھا، دابق یا اعماق میں حضرت امام مہدی کی زیر قیادت مسلمانوں کے لشکر کے ہاتھوں رومی (یورپی) افواج کی شکست و فتح قسطنطنیہ کے بعد زمین پر اتریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جھوٹے مسیح یعنی دجال کو قتل کر دیں گے۔ دجال کے خاتمے اور یہودیوں کے قتل کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے مسلمان قبائل یعنی خراسان کے (پٹھانوں) کے ساتھ پوری دنیا پر حکمرانی کریں گے۔ وہ شادی کریں گے اور چالیس برس حکمرانی کریں گے۔ ان کے انتقال کے بعد مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے اور انہیں مدینہ میں حضور ﷺ کی لحد مبارک کے ساتھ دفن کریں گے جو خود حضور ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے مختص کی تھی۔ سنن ابو داؤد جلد تین حدیث 918 (Ref#27) میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضرت محمد ﷺ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہو گا، اور حضرت عیسیٰ آسمان سے اتریں گے اور جب وہ آجائیں گے تو لوگ انہیں پہچان لیں گے۔ ان کی رنگت سرخی مائل سفید ہو گی اور وہ درمیانے قد کے ہوں گے۔ ان کے بالوں سے قطرے گر رہے ہوں گے لیکن ان کے بال گیلے نہیں ہوں گے۔ وہ اسلام کے لیے لوگوں سے جنگ کریں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، سور کو قتل کر دیں گے اور جزیہ ختم کر دیں گے۔ تمام غیر مسلم اقوام شکست کھا جائیں گی اور اسلام دنیا میں پھیل جائے گا۔ عیسیٰ علیہ السلام کے ظہور اور دجال کے قتل کے بعد ممکن ہے کہ عیسائی دنیا اسلام قبول کر لے گی۔

دجال سے متعلق احادیث کا خلاصہ

1: دجال کہے گا کہ وہ نبی ہے جبکہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے، پھر وہ کہے گا کہ وہ لوگوں کا رب ہے لیکن حضور ﷺ نے فرمایا کہ یاد رکھو کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے اور دوسرا یہ کہ تم اُس کو اس دنیا میں نہیں دیکھ سکتے۔

2: تمیم الداری نے دجال سے ملاقات کی اپنے تیس ساتھیوں کے ساتھ ایک جزیرے پر۔

3: نبی پاک ﷺ کو شبہ تھا کہ شاید ابن صیاد دجال ہے۔

4: دجال کسی کے والدین کو زندہ کر دے گا اور وہ ایسا اپنے شیطان ساتھیوں کی مدد سے کرے گا جو کسی کے ماں باپ کا روپ دھار کر سامنے آئیں گے اور اپنی اولاد سے کہیں گے کہ اسے رب مان لو۔

5: دجال ساری دنیا پر قبضہ کر لے گا سوائے مسجد نبوی اور مسجد الحرام کے۔

6: حضرت محمد ﷺ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دشمنی کے باعث یہودی دجال کے خاتمے تک اس کی پیروی کریں گے اور سمجھیں گے کہ وہی اصلی مسیح ہے۔

7: اصفہان (موجودہ ایران کا علاقہ) کے ستر ہزار یہودی دجال کے ساتھ مل جائیں گے۔

8: نبی ﷺ نے کہا: میرے پیروکاروں میں سے ستر ہزار سبز پگڑی والے دجال کی اتباع کریں گے۔

9: صحابہ کرام نے استفسار کیا کہ دجال کتنا عرصہ زمین پر رہے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ زمین پر چالیس دن رہے گا؛ پہلا دن ایک سال کے برابر ہو گا، دوسرا دن ایک مہینے اور تیسرا دن ایک ہفتے کے برابر ہو گا جبکہ باقی دن عام دنوں کی طرح ہوں گے۔

10: دجال بادلوں سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے سفر کرے گا۔

11:دجال ایک قوم کے پاس جائے گا اور انہیں خود پر ایمان لانے کا کہے گا اور وہ اس پر ایمان لے آئے گی۔ وہ بارش کا حکم دے گا کہ ان پر برسے اور بارش برسنا شروع ہو جائے گی۔ وہ زمین کو حکم دے گا کہ فصلیں اگائے، زمین بھرپور فصلیں اگائے گی، ان کے جانور موٹے تازے اور صحت مند ہو جائیں گے اور ان کا دودھ بھی بڑھ جائے گا۔

12:دجال ایک دوسری قوم کے پاس جائے گا اور انہیں خود پر ایمان لانے کا کہے گا لیکن وہ قوم اسے رب ماننے سے انکار کر دے گی۔ دجال چلا جائے گا، اس علاقے میں قحط پڑ جائے گا اور ان لوگوں کے پاس کچھ بھی نہیں بچے گا، ان کی دولت دجال کا پیچھا کرے گی۔

13:دجال ایک خشک اور بنجر زمین سے گزرے گا اور اسے حکم دے گا کہ اپنے پوشیدہ خزانے ظاہر کرے، زمین اپنے خزانے اگل دے گی اور وہ خزانے اس طرح دجال کا پیچھا کریں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنی ملکہ مکھی کے پیچھے ہوتی ہیں۔

14:اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجے گا، وہ دمشق کے مشرق میں ایک سفید مینار پر اتریں گے۔انہوں نے سفید اور زعفرانی رنگ کے کپڑے زیب تن کیے ہوں گے اور وہ اس حالت میں اتریں گے کہ اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوں گے۔ جب وہ اپنا سر نیچے کریں گے تو ان کے بالوں سے قطرے موتیوں کی طرح گریں گے۔ جو غیر مسلم ان کے سانس کی خوشبو پائیں گے وہ مر جائیں گے، اور ان کی سانس کی خوشبو وہاں تک جائے گی جہاں تک ان کی نظر جائے گی۔

15:حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو فلسطین میں لد کے مقام پر قتل کریں گے اور دجال کی پیروی کرنے والے تمام یہودی قتل ہو جائیں گے۔ اللہ کی تمام مخلوقات بالخصوص پتھر درخت وغیرہ پکاریں گے کہ ان کے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے اسے قتل کرو، لیکن غرقد کا درخت نہیں بولے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔ اسی لیے یہودی بڑے زور و شور سے غرقد کے درخت لگاتے ہیں۔ غرقد جہنم کا درخت ہے۔

16:حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کے پاس آئیں گے جنہیں اللہ نے دجال کے فتنوں سے محفوظ رکھا ہو گا ، وہ ان کے چہروں پر ہاتھ پھیریں گے اور انہیں جنت میں ان کا مقام بتائیں گے۔

17:جوتے کے تسمے بات کریں اور بندے کی ران اس کو بتائے گی کہ اس کی عدم موجودگی میں اس کے گھر والے کیا کرتے ہیں۔

18: ٹڈی دل سب سے پہلے ختم ہو گا پھر باقی جانور ختم ہونا شروع ہوں گے جیسے ہار کے ٹوٹنے پر ایک ایک موتی گرتا ہے۔

19: وقت بہت تیزی سے گزرے گا؛ ایک سال مہینے کے برابر، مہینہ ہفتے کے برابر، ہفتہ ایک دن کے برابر اور ایک دن چند گھنٹوں کے برابر ہو گا۔

20: اللہ حضرت عیسیٰؑ کو بتائے گا کہ وہ یاجوج ماجوج کو رہا کرنے لگا ہے اور تم لوگ ان کا مقابلہ نہیں کر پاؤ گے اس لیے اپنے لوگوں کو لے کر کوہِ طور پر چلے جاؤ۔

21: یاجوج ماجوج ہر اونچی جگہ سے دوڑتے آئیں گے، ان کا پہلا گروہ بحیرہ طبریہ کا سارا پانی پی لے گا، جب دوسرا گروہ بحیرہ طبریہ کے قریب سے گزرے گا تو کہے گا کہ یہاں کبھی پانی ہوا کرتا تھا۔

22: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمان اللہ سے دعا مانگیں گے کہ انہیں اس برائی سے نجات دے، تب اللہ ایک کیڑا بھیجے گا جو یاجوج ماجوج کی گردنوں پر کاٹے گا اور وہ مر جائیں گے۔

23: اللہ اونٹوں کی جسامت کے برابربڑے بڑے پرندوں کو بھیجے گا جو ان کی لاشوں کو اٹھا کر وہاں پھینک دیں گے جہاں انہیں حکم دیا جائے گا۔

24: حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک انصاف کے ساتھ دنیا پر حکمرانی کریں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، سور کو قتل کر دیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ ہر کوئی خوشحال اور امیر ہو جائے گا۔ زکوٰۃ اور صدقات اکٹھے نہیں کیے جائیں گے۔ انسانوں کے درمیان نفرت ختم ہو جائے گی۔ زہریلے جانوروں کے اندر زہر ختم ہو جائے گا۔ بھیڑیے کتوں کی طرح بھیڑ بکریوں کی حفاظت کریں گے۔ایک چھوٹی بچی بھی شیر سے خوف نہیں کھائے گی۔ دنیا میں ہر طرف انصاف اور برابری ہو گی جیسے کسی ڈبے میں یکساں پانی بھرا ہوتا ہے۔ زمانہ امن میں استعمال ہونے والی اشیا مہنگے داموں فروخت ہوں گی جبکہ ہتھیار وغیرہ انتہائی سستے داموں بیچے جائیں گے کیونکہ ان کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔

25: اللہ بارش برسائے گا جو زمین کو دھو کر صاف کر دے گی۔

26: اللہ زمین کو حکم دے گا کہ پھل پیدا کرے اور نعمتوں کی کثرت ہو جائے گی۔

27: پھر اللہ ایک ہوا چلائے گا جو اہل ایمان کی بغلوں کو چھوئے گی اور وہ مرتے جائیں گے۔ جو باقی بچ جائیں گے وہ ایک دوسرے سے لڑیں گے اور گدھوں کی طرح سرعام زنا کریں گے۔ یہی وہ لوگ ہوں گے جن پر قیامت اپنی تمام تر ہولناکیوں اور تباہیوں کے ساتھ آئے گی۔

یاجوج ماجوج

صحیح بخاری جلد 3 حدیث 1939 (Ref#28) مالک بن اسماعیل سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ اُم المومنین حضرت ام سلمہ کے حجرے میں سو رہے تھے کہ اچانک آپ پریشانی سے اٹھ گئے، آپ کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اور آپ نے کہا کہ عربوں کے لیے تباہی ہے اس شر کی وجہ سے جو قریب آگئی ہے اور آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو گیا ہے، یہ کہتے ہوئے آپ نے انگوٹھے اور انگشت شہادت سے حلقہ بنا کر دکھایا۔ بعض علما کہتے ہیں کہ یہ معمول کی بات تھی اور ایک حدیث کا بھی حوالہ دیتے ہیں جو سنن ابن ماجہ جلد 3 حدیث 961 (Ref#29) میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ یاجوج ماجوج دیوار میں سوراخ کرنا شروع کریں گے یہاں تک کہ وہ چھوٹے سے سوراخ سے روشنی آتی دیکھیں گے تب ان کا سربراہ کہے گا کہ اب آرام کرو اور ہم کل اس دیوار کو توڑ دیں گے۔ اگلے دن جب وہ آئیں گے تو دیکھیں گے کہ دیوار دوبارہ پہلی حالت میں آگئی ہے۔ یعنی سوراخ بند ہو چکا ہے۔ وہ دیوار میں سوراخ کرتے رہیں گے جب تک اللہ انہیں روکے رکھنا چاہے گا۔ ایک دن وہ کہیں گے کہ اگر اللہ نے چاہا تو ہم کل اس دیوار کو توڑ دیں گے اور اگلے دن وہ آئیں گے تو دیکھیں گے کہ دیوار میں موجود سوراخ اسی طرح ہے اور پھر وہ دیوار کو توڑ کر آزاد ہو جائیں گے۔ راقم کا علماء سے سوال ہے کہ اگر یہ معمول کی بات تھی تو پھر حضور ﷺ کو اتنا زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں تھی۔ راقم نے ایک جگہ پڑھا تھا کہ حضرت عمرؓ نے ایک جماعت بھیجی تھی کہ یہ دیوار کا جائزہ لے کر آئیں۔ اس جماعت نے واپس آ کر بتایا کہ دیوار ٹوٹ چکی ہے۔ دیوار 27 فٹ اونچی اور 275 فٹ چوڑی ہے اور

اس نے دو پہاڑوں کے درمیانی راستے کو روک رکھا تھا۔ آج 27 فٹ اونچی دیوار کوئی اہم چیز نہیں ہے لیکن لوہے کی پلیٹوں سے دیوار بنانا پھر اس کو سرخ کرنا اس زمانے میں ایک حیران کن کام تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ دیوار جارجیا میں تھی۔ ڈاکٹر اسرار احمد کے مطابق یاجوج ماجوج منحرف قبائل ہیں جو حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے یافث کی اولاد میں سے ہیں اور شمالی یورپ سے بالائی چین تک جو علاقہ ہے وہاں رہتے ہیں۔ یہ قبائل بہت زیادہ پر تشدد، چالاک اور موقع پرست ہیں۔ سنن ابن ماجہ جلد 3 حدیث 960 (Ref#30) میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب یاجوج ماجوج کو رہا کیا جائے گا تو وہ ہر اونچی جگہ سے دوڑتے چلے آئیں گے اور پوری دنیا پر چھا جائیں گے۔ جیسے کہ یورپین پوری دنیا پر چھائے تھے۔

1: وہ تمام پالتو اور گھریلو جانوروں کو اپنے ساتھ لے جائیں گے، یعنی محکوم اقوام کی تمام دولت اور وسائل پر قبضہ کر لیں گے۔

2: وہ طبریہ جھیل کے قریب سے گزریں گے تو اس کا سارا پانی پی لیں گے، جب ان کا دوسرا گروہ وہاں سے گزرے گا تو کہے گا کہ یہاں کبھی پانی ہوا کرتا تھا۔

3: وہ اپنے تیر آسمان کی جانب پھینکیں گے اور جب وہ تیر واپس گریں گے تو ان پر خون لگا ہوا ہو گا تب وہ کہیں گے کہ ہم نے دنیا پر قبضہ کر لیا ہے اور اب ہم نے آسمان میں رہنے والوں کو بھی شکست دے دی ہے۔ راقم کی رائے میں تیروں سے مراد وہ توہین آمیز بکواس ہے جو وہ اللہ کے بارے میں کرتے ہیں۔ آج دجالی ممالک میں ہونے والے ٹاک شوز دیکھیں جو جھوٹ سے بھرے ہوتے ہیں اور جن میں اللہ کے بارے میں بکواس کی جاتی ہے۔ یا وہ میزائل ہو سکتے ہیں جو واپس زمین پر آ کر ہر چیز کو خون آلود کر دیتے ہیں۔

4: اللہ ٹڈی دل جیسے کیڑوں کو بھیجے گا جو تعداد میں بہت زیادہ ہوں گے وہ ان کی گردنوں میں ڈنک ماریں گے یا ان کی گردنوں میں داخل ہو جائیں گے اور وہ ٹڈی دل کی طرح مر جائیں گے۔

5: مویشی ان کا گوشت کھائیں گے اور فربہ ہو جائیں گے۔

یاجوج ماجوج کے بارے میں ہمارا نظریہ

ہم میں سے اکثر مسلمانوں کے ذہنوں میں یاجوج ماجوج کے بارے میں جو تصور پایا جاتا ہے کہ وہ انسانوں اور جانوروں کو کھا جائیں گے، دولت اور وسائل کو ہڑپ جائیں گے، جھیل طبریہ کا سارا پانی پی جائیں گے۔ یہ تصور غلط نہیں ہے۔ جب یورپی اقوام نے دنیا کو اپنی نو آبادیات بنانا شروع کیا تو وہ براعظم امریکہ کو بھی اپنے زیر قبضہ لے آئے۔ اس وقت براعظم امریکہ میں کروڑہا جنگلی بھینسیں اور دیگر جانور موجود تھے۔ امریکہ کے اصل باشندے ریڈ انڈینز اپنے قبیلے کی خوراک کی ضروریات پوری کرنے کے لیے ان بھینسوں کا شکار کرتے تھے۔ بھینسوں کی نسل کشی سے ریڈ انڈینز کو ختم کرنا آسان ہو گیا۔ ان جانوروں بالخصوص بھینسوں کو یاجوج ماجوج نے کھا کر ختم (قتل) کر دیا۔ راقم نے نیچے کچھ تصویریں دی ہیں جن میں امریکہ کے میدانوں میں ہزاروں بھینسوں کو چرتے دیکھا جا سکتا ہے، یہ تصاویر بہت زیادہ پرانی نہیں ہیں اور بھینسوں کی یہ تعداد صرف آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یورپی اقوام کے ریڈ انڈینز پر حملے کے زمانے میں کتنی بڑی تعداد میں بھینسیں وہاں موجود تھیں۔

انہوں نے شمالی و جنوبی امریکہ، آسٹریلیا اور افریقہ کی مقامی آبادی کو ختم کر دیا۔ افریقہ کی 80 فیصد مقامی آبادی کو غلام بنا کر یورپ اور امریکہ لے جایا گیا۔ ان غلاموں کو بحری جہازوں میں اس قدر بری حالت میں لے جایا جاتا تھا کہ 88 فیصد افراد حبس، دم گھٹنے، بھوک اور پیاس کے ہاتھوں ہلاک ہو جاتے تھے۔ یاجوج ماجوج کروڑہا انسانوں کو کھا گئے (قتل کیا)۔ انہوں نے تقریباً تمام ممالک پر قبضہ کر کے ان کے وسائل کو ہڑپ کر لیا تھا، سوائے افغانستان کے۔ حدیث مبارکہ کے مطابق جب یاجوج ماجوج کا دوسرا گروہ بحیرہ طبریہ کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا کہ یہاں کبھی پانی ہوتا تھا۔ آج بحیرہ طبریہ خشک ہوتے ہوتے اتنا سکڑ چکا ہے کہ ماہرین کے مطابق اب اس کا پانی مکمل طور پر ختم ہو جائے گا اور اس کے پانی کو بچانے کے لیے کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ نیچے دی گئی تصویر میں دکھایا گیا ہے کہ پانی کا لیول چھ سے سات فٹ کم ہو چکا ہے۔ راقم نے ایک اور تصویر دی ہے جس میں دکھایا گیا ہے کہ پانی کی بڑی مقدار ہمیشہ کسی بھی جھیل کے بالائی حصے میں ہوتی ہے۔

یورپیوں کے یاجوج ماجوج ہونے کی تصدیق کے لیے میں قرآن کی سورہ انبیا کی آیت نمبر 95 اور 96 پیش کرتا ہوں جس میں کہا گیا ہے کہ ایک قوم کو مار کوٹ کر اپنے علاقے سے بے دخل کر دیا گیا تھا، یہ قوم اس وقت تک واپس نہیں آ سکے گی جب تک یاجوج ماجوج رہا نہیں ہو جاتے۔ یہ علاقہ فلسطین ہے جو بلاد الشام میں ہے، بحیرہ طبریہ بھی بلاد الشام کا ہی حصہ ہے۔ وہ قوم جسے علاقے سے 2000 سال قبل نکالا گیا تھا، یہودی تھے اور وہ تب تک فلسطین واپس نہیں آ سکتے تھے جب تک یاجوج ماجوج رہا نہ ہو جائیں۔ یہودیوں کو فلسطین کون واپس لے کر آیا؟ اس کا جواب ہے یورپ۔ اس طرح ثابت ہوا کہ یورپی اقوام ہی یاجوج ماجوج ہیں۔ بعض عیسائیوں کا موقف ہے کہ نیٹو یاجوج ہے اور وارسا پیکٹ کے ممالک ماجوج ہیں۔ میں نے ان کی ڈاکیومنٹری میں سے ایک تصویر اپنے موقف کی تصدیق کے لیے پیسٹ کی ہے۔

ڈاکٹر اسرار احمد کے مطابق یاجوج ماجوج کا دوسرا ریلا چین سے آئے گا۔ آج چین اور پاکستان کے درمیان اقتصادی راہداری (اکنامک کوریڈور) تعمیر کی جارہی ہے۔ جس کے تحت چار لین والی سڑکوں اور ریلوے لائنوں کا جال بچھایا جائے گا۔ اس اقتصادی راہداری اور سلک روڈ کے ذریعے چین آسانی سے اور کم وقت میں مشرق وسطیٰ تک پہنچ سکے گا۔ راقم کی رائے میں مغربی طاقتوں کی شکست، دجال کی موت اور عربوں کے واقعاتی خاتمے کے بعد، چین عرب ممالک کے وسائل پر اپنی نظریں گاڑ دے گا۔ امکان

ہے کہ چین اپنے کروڑوں شہریوں اور فوجیوں کو تیل والے علاقوں میں بھیجے گا اور انہیں وہاں آباد کرے گا۔ پھر قدرت کے ہاتھوں یہ بھی تباہ ہو جائیں گے۔ نامعلوم وجوہ کی بناپر بڑے آرام سے انکل سام (امریکہ) کچھ نہیں بولا اور تعمیر کی خاموش اجازت دے دی !! کیوں؟؟؟۔۔۔ دل کی گہرائیوں سے وہ سمجھتے ہیں کہ وہ شام میں جنگ ہار سکتے ہیں۔ ہارنے کی صورت میں یہ ان کے دوسری حملے کے لیے پیش بندی ہوگی۔ یہ بھی تباہ ہو جائیں گے۔ ان شاء اللہ!

حاصل کلام

یاجوج ماجوج وہ غلیظ اور مکروہ انسانی گروہ ہے جو جنگیں بھڑکانے، انسانوں اور جانوروں کا قتل عام کرنے اور دنیا بھر کی اقوام کو لوٹنے کی لت میں مبتلا ہے۔ یہ گروہ لطف لینے کے لیے بھی انسانوں اور جانوروں کو قتل کرتا ہے۔ عراق میں جنگ کے دوران لاکھوں لوگوں کو قتل کرنے والے اس گروہ کے فوجیوں کے اعترافات عام انسانوں کو خوفزدہ کر دیتے ہیں جبکہ ان کے نزدیک یہ معاملہ صرف اتنا ہے کہ بس کھانا کھانے والے چند لوگ دنیا سے ختم ہو گئے ہیں۔ انہوں نے زمین پر قبضہ کیا اور تمام دولت لوٹ لی۔ یہ صرف لوگوں کا وہم اور غلط فہمی ہے کہ اب وہ آزاد ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ دجال اور یاجوج ماجوج کے کٹھ پتلی حکمران ان پر مسلط ہیں۔ اگر کوئی ملک ان کا طوق غلامی اتار پھینکنا چاہے گا تو وہاں ایک مصنوعی انقلاب برپا کر دیا جاتا ہے جس سے وہ ملک مزید مشکلات کا شکار ہو جاتا ہے اور زندگی اس پر تنگ ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی ملک ان کی غلامی سے باہر نکلنے میں کامیاب ہو جائے تو پھر اقوام متحدہ کے ذریعے اس پر سخت پابندیاں عائد کر دی جاتی ہیں تاکہ وہ ان کے سامنے سر تسلیم خم کر دے اور ان کی غلامی میں رہنا قبول کر لے۔ جمہوری عمل ایک سراب اور پر فریب دھوکہ ہے، جس کے ذریعے مجرم اور کرپٹ لوگوں کو حکمران بنایا جاتا ہے تاکہ وہ دنیا بھر کی دولت کو دجال کی جنت میں منتقل کر سکیں۔ اسی طرح چین نے ایران کے ساتھ مل کر سلک روٹ کو بحال کرنے کا عندیہ دیا ہے۔

امام مہدی کون ہے؟

مشکوٰۃ جلد تین صفحہ ۳۰ حدیث 16/5216 (Ref#31) میں عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ ان کی آل میں سے ایک شخص نہ آجائے جس کا نام ان کے نام (یعنی حضرت محمد ﷺ کے نام) پر ہو گا اور ان کے والد کا نام حضور ﷺ کے والد کے نام پر ہو گا (عبد اللہ)۔ محمد بن عبد اللہ امام مہدی ہوں گے جو جزیرہ نما عرب پر حکمرانی کریں گے اور زمین کو انصاف سے بھر دیں گے جس طرح پہلے وہ ظلم اور ناانصافی سے بھری ہو گی۔ مشکوٰۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲ حدیث ۲۶ / ۵۲۶۲ بحوالہ سنن ابوداؤد (Ref#32) میں ابو اسحاق سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے اپنے بیٹے حضرت حسنؓ کی جانب دیکھا اور کہا کہ حضور ﷺ نے کہا

تھا کہ میرا یہ بیٹا رہنما بنے گا اور اس کی نسل سے ایک آدمی آئے گا جس کا نام حضور ﷺ کے نام پر ہو گا۔ اس کا کردار اور عادات بھی آپ ﷺ جیسی ہوں گی تاہم ساخت میں مختلف ہو گا اور وہ زمین کو انصاف سے بھر دے گا۔ مذکورہ بالا دونوں احادیث مبارکہ ہمیں بتاتی ہیں کہ امام مہدی کا نام محمد بن عبداللہ ہو گا، وہ حضرت حسنؓ کی اولاد میں سے ہوں گے۔ وہ جزیرہ نما عرب کو فتح کریں گے اور دنیا کو انصاف سے بھر دیں گے۔

امام مہدی کا ظہور

مشکوٰۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۱ حدیث ۲۰ / ۵۲۲۰ بحوالہ ابوداؤ(Ref#33) میں ام سلمہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سنا کہ حضور ﷺ نے کہا کہ ایک (سعودی) بادشاہ مر جائے گا اور شاہی خاندان میں تنازع پیدا ہو جائے گا۔ ایک شخص بھاگ کر مدینہ سے مکہ کی جانب جائے گا جہاں لوگ زبردستی اس کی بیعت کریں گے جبکہ وہ خود بیعت لینا پسند نہیں کرے گا۔ وہ شخص امام مہدی ہو گا۔ بلادالشام کا ایک مسلمان حکمران انہیں قتل کرنے کے لیے ایک لشکر بھیجے گا۔ اللہ اس لشکر کو مدینہ اور مکہ کے درمیان بیداء کے مقام پر زمین میں دھنسا دے گا۔ یہ خبر سن کر عراق اور شام سے بڑی تعداد میں لوگ آئیں گے اور ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ ایک اور شخص، جس کی ماں کا تعلق بنی کلب سے ہو گا، امام مہدی سے لڑنے کے لیے فوج بھیجے گا۔ امام مہدی اور ان کے ساتھی اس فوج کو شکست دے دیں گے۔ امام مہدی حضرت محمد ﷺ کی شریعت کو نافذ کریں گے اور وہ سات یا نو سال تک زندہ رہیں گے۔ حال ہی میں سعودی عرب کے فرمانروا شاہ عبداللہ کی وفات کے بعد سعودی شاہی خاندان میں تنازعات پیدا ہو چکے ہیں، ولی عہد کو تبدیل کیا جا چکا ہے۔ غالب امکان ہے کہ شاہ سلمان امام مہدی پر حملہ نہ کرے گا۔ امام مہدی کی سب سے بڑی نشانی بیداء کے مقام پر لشکر کا دھنسایا جانا ہو گی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ امام مہدی کو قتل کرنے کے لیے

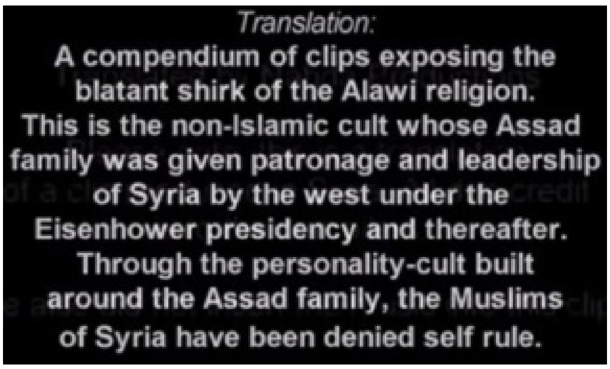

فوج کون بھیجے گا۔ وہ شخص شامی صدر بشارالاسد نہیں ہو سکتا، اس کی تین وجوہ ہیں۔ ایک یہ کہ وہ مسلمان حکمران نہیں ہے کیونکہ اس کے قریبی لوگ اسے سجدہ کرتے ہیں۔ دوسری وجہ اس کی فوج مجاہدین کے ساتھ لڑائی میں بہت کمزور ہو چکی ہے۔ بے تحاشا جانی و مالی نقصان کے بعد اب بشارالاسد اس پوزیشن میں نہیں ہے کہ فوج کو سعودی عرب بھیج سکے۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ امریکہ بشارالاسد کو سعودی عرب پر حملہ نہیں کرنے دے گا کیونکہ بشارالاسد روس کا ساتھی اور اتحادی ہے۔ اسی طرح وہ لشکر شام میں لڑنے والے مجاہدین کا بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ مغربی اقوام کا اتحاد ان پر بمباری کر رہا ہے اور اگر وہ سعودی عرب پر حملہ کرنا چاہیں تو وہ اتحادی افواج کے لیے تر نوالہ ہوں گے۔ سوال یہ ہے کہ پھر وہ بادشاہ کون ہے؟ راقم کی رائے میں جو ملک سعودی عرب فوج بھیجے گا وہ اردن کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے جو حضور ﷺ کے زمانے میں بلادالشام کا حصہ تھا۔ اردن کا شاہ عبداللہ خود کو ہاشمی کہتا ہے اور اس کا یہ بھی خیال ہے کہ وہ امام مہدی ہے۔ اردن کی فوج اس خطے

کی مضبوط ترین فوج ہے۔ جب وہ محسوس کرے گا کہ اس کا تخت خطرے میں ہے تو وہ امریکہ کی رضامندی سے امام مہدی کو قتل کرنے کے لیے فوج بھیجے گا، جو بیداء کے مقام پر زمین میں دھنسادی جائے گی۔

سنن ابن ماجہ جلد ۳ حدیث 964 (Ref#34) میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا مہدی میری امت میں پیدا ہو گا اور ان کی حکومت سات یا نو سال رہے گی جس میں دولت کی کثرت ہو جائے گی اور ہر شخص خوشحال ہو جائے گا۔ ایک آدمی ان سے کچھ دولت مانگے گا تو وہ کہیں گے کہ جتنا لے سکتے ہو لے لو۔ راقم کی رائے میں ایسا زمینی وسائل (تیل، سونا وغیرہ) کی انسانوں میں تقسیم سے ہو گا کیونکہ اُس سے قبل حکمران وسائل کو خود ہڑپ کر جاتے تھے۔

حاصل کلام

امام مہدی نیٹو کی دس لاکھ افواج کو شکست دیں گے اور دنیا پر انصاف کے ساتھ حکمرانی کریں گے۔ دولت کی کثرت ہو گی اور ایسا اِس لیے ہو گا کہ جب تیل کی آمدنی کسی ایک شخص، خاندان یا قبیلے کی ملکیت نہیں ہو گی بلکہ یہ لوگوں میں تقسیم کی جائے گی۔

اختتامی کلمات اور احادیث

مشکوٰۃ صفحہ ۳۲ حدیث ۲۳/ ۲۳ ۵۲۳ ۲ بحوالہ ترمذی (Ref#35) میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک درندے، کوڑے اور جوتوں کے تسمے انسانوں سے باتیں نہ کریں اور آدمی کی ران اُسے بتادے گی کہ اس کی غیر موجودگی میں اس کے گھر میں کیا ہو تا رہا ہے۔ راقم کی رائے میں یہ حدیث بہت چونکا دینے والی ہے۔ ایک دستاویزی فلم میں سائنس دان جانوروں کی بولی کو سمجھنے کے لیے تجربات کر رہے تھے۔ اور ان کا دعویٰ تھا کہ انہیں کچھ کامیابی ہوئی ہے۔ اسی طرح آج کے دور میں صرف جوتے ہی نہیں بلکہ انتہائی چھوٹے کھلونے اور دیگر الیکٹرانک اشیا بھی باتیں کرتی ہیں۔ یہاں تک کہ ایسے کھلونے بھی مارکیٹ میں موجود ہیں جب آپ ان کے سامنے سے گزریں تو وہ آپ سے باتیں کریں گے کیونکہ اس کا الیکٹرونس فوٹو سیل روشنی کی تبدیلی کو دیکھ کر بولتا ہے۔ آدمی کی ران اس کو بتائے گی کہ اس کی عدم موجودگی میں اس کے گھر میں کیا ہو رہا ہے۔ راقم کی رائے میں یہ موبائل فون ہے جو پینٹ کی جیب میں ران کے قریب رکھا جاتا ہے۔ اس کے اہل خانہ اس کو بتادیں کہ وہ کہاں جا رہے ہیں یا کیا کر رہیں یا موبائل فون مانیٹرنگ کیمروں یعنی سی سی ٹی وی کیمروں سے کنیکٹ ہو جاتا ہے اور انسان بآسانی اپنی غیر موجودگی میں دیکھ سکتا ہے کہ اس کے گھر میں کیا ہو رہا ہے۔ کال کرنا اتنا سستا ہو گیا کہ جس کی وجہ سے اپنے اہل خانہ سے رابطے میں رہنا آسان ہو گیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مشکوٰۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳ حدیث ۲۷/ ۵۲۲۷ بحوالہ بیہقی (Ref#36) کی ایک اور روایت جو جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے اور براہ راست دجال سے تو نہیں البتہ اس کے نظام سے متعلق ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے ٹڈی دل ختم ہوں گی، پھر اس کے بعد دیگر جانور اس طرح ختم ہوتے جائیں گے جس طرح کوئی ہار ٹوٹ جائے اور دانے یکے بعد دیگرے گرنے لگیں۔ کیا حدیث ہے! آج صورت حال یہ ہے کہ ٹڈی دل کہیں نظر نہیں آتیں۔ حضرت عمرؓ اس وقت بہت زیادہ پریشان ہو گئے تھے جب ایک سال ٹڈی دل کا حملہ نہیں ہوا۔ انہوں نے چند لوگوں کو ادھر ادھر کے علاقوں میں بھیجا تا کہ وہ ٹڈی دل کا پتہ کر کے آئیں۔ ان لوگوں نے واپس آ کر کہا کہ ٹڈی دل موجود ہیں اور کچھ ٹڈی دل بھی انہیں دکھائیں تو حضرت عمرؓ نے سکون کا سانس لیا۔ حضرت عمرؓ حدیث مبارکہ میں بیان کی گئی پیشگوئی کے نتائج کی اہمیت کو جانتے

تھے اور وہ پیشگوئی پوری ہوتے دیکھ کر بے حد پریشان ہو گئے تھے۔ آج کے دور میں فصلوں پر کیڑے مار ادویات کے بے بہا چھڑکاؤ (جہازوں یعنی دجال کی سواری سے چھڑکاؤ کیا جارہا ہے) کے باعث ٹڈی دل ختم ہو چکی ہیں اور ہم قیامت کے مزید قریب ہوتے جارہے ہیں۔ راقم چند ماہ قبل ایک دستاویزی فلم دیکھ رہا تھا جو کہ جانوروں کے متعلق تھی جس میں ان کا موقف تھا کہ دنیا سے جانور دھڑا دھڑ ختم ہو رہے ہیں یا جن کے ختم ہونے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں قیامت کی ہولناکیوں سے بچائے۔ آمین! واللہ اعلم بالصواب
ہمارا دور لڑائیوں، امراض، اموات اور تباہی کا دور ہے۔ جہاں پر الفاظ کی دھار تلوار کی دھار سے تیز ہے۔ جہاں پر خوف کو استعمال کیا جاتا ہے ملکوں کو بغیر ثبوت اور وجہ کے تباہ کرنے کے لیے۔ یہ سیاہ بیماری کے بادل انسانیت پر اثر انداز ہو رہے ہیں کیونکہ ہماری سوچ اور نظر کو ہوس اور مادہ پرستی نے محدود کیا ہوا ہے۔ پھر بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو بہت آگے تک جا کر اندھیروں میں روشنی کا کام کرتے ہیں۔ یہ بہت بڑے دھوکے اور سچ کے انکار کا دور ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا تھا: قیامت کے آنے سے پہلے بہت سی چھوٹی علامات ظاہر ہوں گی اور بڑی علامات اس کے بعد یکے بعد دیگرے آئیں گی جیسے ہار ٹوٹنے کے بعد موتی گرتے ہیں۔ چھوٹی علامات قد و قامت میں کم ہوں گی۔ بڑے آثار قیامت کے قرب کو ظاہر کریں گے اور قد و قامت میں بہت بڑے ہوں گے۔ اکثر چھوٹے آثار ظاہر ہو چکے ہیں اور جو باقی بچے ہیں وہ ظاہر ہونے والے ہیں۔

قیامت کے چھوٹے آثار

قیامت کے آثار جو گزر چکے ہیں وہ یہ ہیں

شق القمر۔ نبی پاک ﷺ کی رحلت۔ طاعون کی بیماری جس سے ہزاروں لوگ مرے۔ ایک بڑی لڑائی مدینہ میں (واقعہ حرہ) فتح بیت المقدس اور قسطنطنیہ۔ دو بڑے گروہ مسلمانوں کے آپس میں لڑیں گے۔ منگولوں کے ساتھ لڑائی۔ تیس دجالوں کا ظہور۔ حجاز میں ایک بڑی آگ جو بصرہ میں بھی نظر آئی تھی۔

حالیہ دور کی قیامت کی نشانیاں

1) قیامت اس وقت قائم ہو گی جب جھوٹ کو مانا جائے گا اور سچ کو رد کیا جائے گا۔ خون خرابہ بہت زیادہ ہو جائے گا۔ ذرا سی چپقلش پر قتل ہوں گے۔ لوگ دنیا کے لیے مذہب کو بیچ دیں گے۔
2) قیامت اس وقت قائم ہو گی جب انصاف دکھلاوے کے لیے رہ جائے گا۔ مرد ریشمی لباس پہنیں گے۔ طلاق عام ہو جائے گی۔ اچانک اموات کی کثرت ہو گی (ہارٹ اٹیک)۔
3) قیامت اس وقت قائم ہو گی جب سردیوں میں موسم گرم ہو جائے گا۔ لوگ اولاد نہ ہونے کی دعائیں کریں گے۔
4) قیامت اس وقت قائم ہو گی جب نیکوکار لوگوں کو اللہ کی عبادت کرنے پر تنگ اور قتل کیا جائے گا۔ قیامت اس وقت قائم ہو گی جب حکمران لوگوں کو تکلیف دیں گے اور بدترین لوگوں میں سے ہوں گے۔
5) قیامت اس وقت قائم ہو گی جب امن ناپید ہو جائے گا۔ گناہ بڑھ جائیں گے۔ شراب پینے کی کثرت ہو گی اور زناکاری عام ہو جائے گی۔
6) قیامت اس وقت قائم ہو گی جب برہنہ کو پیسے دیے جائیں گے اور جو اپنے آپ ڈھانپیں گے ان کو جرمانہ کیا جائے گا۔

7) قیامت اس وقت قائم ہو گی جب عورتیں مردوں کے شانہ بشانہ کام کریں گی۔ عورتیں اور مرد ایک دوسرے کی نقل کریں گے کہ ان کے درمیان تفریق کرنا مشکل ہو جائے گی۔ عورتیں گانا گا کر مشہور ہوں گی اور ایسی تنظیمیں بنیں گی جو عورتوں کو گمراہ کریں گی۔

8) قیامت اس وقت قائم ہو گی جب جوڑے اپنے ساتھی کی بات مانیں گے اور والدین کی بات کو رد کر دیں گے۔

9) زلزلے بڑھ جائیں گے۔

10) مصائب اتنے زیادہ ہو جائیں گے کہ ایک آدمی قبر کے پاس سے گزرے گا اور خواہش کرے گا کہ وہ اس کی جگہ ہوتا۔ قیامت اس وقت قائم ہو جب لوگ جہاں کہیں ہوں گے موسیقی سنیں گے۔

11) موسیقی کے آلات عام ہوں گے۔ موسیقی کے آلات ان کے سروں پر ہوں گے (ہیڈ فونز وغیرہ)۔

12) قیامت اس وقت قائم ہو گی جب لوگ اونٹوں اور گھوڑوں کے بجائے دوسرے ذرائع آمد ورفت استعمال کریں گے۔ فاصلے جلدی طے ہوں گے۔ وقت تیزی سے گزرے گا۔

13) قیامت اس وقت قائم ہو گی جب امانت داری ختم ہو جائے گی۔ لوگ پڑھے لکھے ہوں گے (لکھنا پڑھنا جانتے ہوں گے) پھر بھی جاہل ہوں گے۔

14) قیامت اس وقت قائم ہو گی جب دولت کی فراوانی ہونے کے باوجود کنجوسی بڑھ نہ جائے۔

15) قیامت اس وقت قائم ہو گی جب عورتیں مردوں سے بہت زیادہ ہو جائیں گی۔ عورتیں لباس پہن کر بھی ننگی ہوں گی۔ ان کو گمراہ کیا گیا اور وہ دوسروں کو گمراہ کریں گی۔

16) قیامت اس وقت قائم ہو گی جب ہم جنس پرستی عام ہو جائے گی۔ مرد مرد سے شادی کرے گا اور عورت عورت سے شادی کرے گی۔ بہت سی عورتیں بچہ جننے کی عمر میں ہوں گی لیکن بچہ نہیں جنے گی۔ غلام عورت اپنی مالکہ یا مالک کو جنے گی (کرائے کی ماں)۔

17) قیامت اس وقت قائم ہو گی جب خوارک کی فراوانی ہو گی اور اس کا کوئی فائدہ نہ ہو (جنک فوڈ، ضیاع)۔ مصیبتیں اور فتنے ہر عرب کے گھر میں داخل ہوں گے۔

18) اعتماد اٹھ جائے گا کیونکہ اختیارات ایسے لوگوں کے پاس ہوں جو اس کے اہل نہیں ہوں گے۔ شہروں کے اوپر دھواں ہو گا جو جلانے والی بارش کرے گا (تیزابی)۔

19) قیامت اس وقت قائم ہو گی جب بچوں میں تکبر اور بہت غصہ بھرا ہوا ہو گا۔ برے لوگ ہر جگہ پھیل جائیں گے۔ لوگ بے ایمان کے اوپر اعتماد کریں گے اور امانت دار کو بے ایمان تصور کریں گے۔ سچوں کو جھوٹا کہا جائے گا اور جھوٹوں کو سچا کہا جائے گا۔

20) قیامت اس وقت قائم ہو گی جب سیٹلائیٹ ڈشیں آپس میں مسلسل رابطے میں ہوں گی (سیٹلائیٹ کمیونیکیش)۔

21) لوگ رشتہ داروں سے قطع تعلق ہو جائیں گے۔

22) قیامت اس وقت قائم ہو گی جب منافق دنیا پر حکمرانی کرنے لگیں اور بازاروں پر غلط لوگوں کا تسلط ہو جائے گا۔

23) خوب صورت مساجد ہوں گی لیکن دل برے ہوں گے۔

24) قیامت اس وقت قائم ہو گی جب مومن کو بھدی بکری سے زیادہ ذلیل کیا جائے گا۔ جوانوں کے پاس بہت دولت آئے گی۔

25)   قیامت اس وقت قائم ہوگی جب تہذیبیں تباہ ہو جائیں گی۔ پولیس فورس کی کثرت ہوگی لوگ ایک دوسرے پر طنز اور مزاح کریں گے (ٹی وی شوز)۔

قیامت اس وقت قائم ہو گی جب حرام بچوں کی تعداد زیادہ ہو جائے گی ۔ (USA) میں پچاس فیصد سے زیادہ ہیں۔
نبی پاک ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو فتنہ چٹائی (مستطیل) پہ دیکھایا جائے گا (ٹی ویز)۔ لوگوں کے بال بختی اونٹ کے بالوں کی طرح ہوں گے

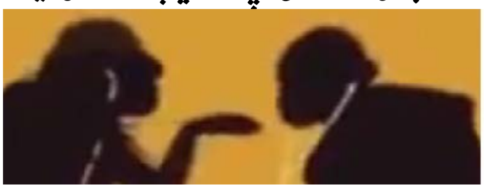

قیامت کے واقعات جو نمودار ہونے والے ہیں

26)   قیامت اس وقت قائم ہو گی جب تین فوجیں زمین میں دھنسائی جائیں گی، ایک مغرب میں، ایک مشرق میں، ایک سعودیہ میں۔ لوگ نماز کے لیے اکٹھے ہوں گے ان کو امام نہیں ملے گا۔ عورتیں مردوں سے ایک اور پچاس کے تناسب سے بڑھ جائیں گی۔

27)   قیامت اس وقت قائم ہو گی جب دریائے فرات سونے کے خزانے ظاہر کرے گا۔ اس کی لڑائی میں بہت سارے مارے جائیں گے۔ (دریا خشک ہو گیا ہے اور اس میں کھنڈرات ظاہر ہوئے ہیں)۔ قیامت اس وقت قائم ہو گی جب امام مہدی کا ظہور ہو گا۔ یورپین افواج اعماق یا دابق میں اکٹھی ہوں گی۔ حضرت امام مہدی کی قیادت میں ایک بڑی جنگ لڑی جائے گی مسلمانوں (اس میں ایمان لائے ہوئے عیسائی اور یہودی بھی شامل ہیں) اور ان یہودیوں اور غیر مسلم اقوام کے درمیان جن کی قیادت دجال کر رہا ہو گا۔

28)   قیامت اس وقت قائم ہو گی جب مسلمان روم اور ہندوستان کو فتح کر لیں گے ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق میں اتریں گے اور صلیب کو توڑ دیں گے (یعنی جعلی عیسائیت کو ختم کر دیں گے) اور خنزیر کو قتل کر دیں گے اور جزیہ ختم کر دیں گے۔

29)   قیامت اس وقت قائم ہو گی جب دجال کا ظہور ہو گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے لد کے مقام پر قتل کر دیں گے۔

30)   قیامت اس وقت قائم ہو گی جب یاجوج ماجوج کا دوسرا ریلا اپنی آزمائشوں اور فتنوں کے ساتھ ظاہر ہو گا۔ حضرت امام مہدی اور عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں ہر طرف امن و آتشی ہو گی۔ دولت کی فراوانی ہو گی اور زکوۃ لینے والا نہیں ملے گا۔

31)   قیامت اس وقت قائم ہو گی جب سعودی عرب سرسبز باغوں اور دریاؤں کا ملک بن جائے گا۔ اس کے بعد سوسائیٹیاں انحطاط پذیر ہونا شروع ہو جائیں گی۔ ارض مقدس میں جب خلافت قائم ہو جائے گی تو قیامت نزدیک آ جائے گی۔ دوس قبیلے کی عورتیں ذوالخلصہ کے گرد طواف کریں گی۔ حبشہ کا ایک لیڈر مکہ کو تباہ کرے گا اور اس کے سارے خزانے لوٹ لے گا۔

32)   قیامت اس وقت قائم ہو گی جب دابۃ الارض کا ظہور ہو گا۔ سورج مغرب سے نکلے گا۔ ایک ہوا جو مومنوں کی روحیں قبض کر لے گی۔ دنیا میں کوئی مومن نہ رہے گا۔ آخر کار قیامت سب سے برے لوگوں پر قائم ہو گی جو سرعام گدھوں کی طرح بدکاری کریں گے تو بگل بج جائے گا۔ اب کیا یہ لوگ بس قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ وہ اچانک ان پر آ جائے؟ اُس کی علامات تو آ چکی ہیں۔ جب وہ خود آ جائے گی تو اُن کے لیے نصیحت قبول کرنے کا کون سا موقع باقی رہ جائے گا؟(47:18)

اے مسلمانو! غالب امکان ہے کہ ہم آخری زمانے میں جی رہے ہیں۔ بائبل کے سکالر جنگ کا طبل بجا رہے ہیں ان کے ذہنوں میں دابق سوار ہے۔ ان کے خیال میں ان کی فوجیں وہاں اتریں اور مسلمانوں کو شکست دیں تاکہ ہماری پیشنگوئی غلط ثابت ہو اور اسلام مٹ

جائے۔ انہوں نے اقدامات شروع کر دیے ہیں تاکہ وہ لوگوں کو 9/11 اور پیرس دھماکوں جیسے واقعات کے ذریعے اسلام کے خلاف جنگ کے لیے ابھار سکیں۔ راستہ ہموار کیا جا رہا ہے تاکہ دس لاکھ رومی فوج (مغربی ممالک) اعماق (جو ترکی میں ہے) کی طرف کوچ کرے۔ قرآن اور اس کی تعلیمات کو مضبوطی سے تھام لو۔ اسلام پہلے بھی قائم رہا ہے، آج بھی ان مخدوش حالات میں قائم رہے گا۔ رومی افواج کو شکست ہو گی یہ ان کے لیے مقدر کر دیا گیا ہے۔ اے اللہ! ہمیں اپنی پناہ میں لے لے آنے والی گھڑیوں کی سختیوں سے اور ہمارا ایمان جو تجھ پر ہے اس کو ہمارے دلوں میں کم نہ ہونے دینا۔ اے اللہ ہمارے لیے اذن کر دے کہ ہم پکے مسلمان کی حیثیت سے مریں۔ اور اے اللہ ہمارے لیے اذن کر دے کہ موت کے وقت ہم کلمہ شہادت پڑھ رہے ہوں یعنی تیری وحدانیت کی گواہی دے رہے ہوں۔ اے اللہ تو ہم سے راضی ہو جا۔ اے اللہ ہم راضی ہوئے تجھے رب مان کر اور ہم راضی ہیں اسلام کو اپنا دین مان کر۔ اور ہم راضی ہیں محمد ﷺ کو نبی اور اپنا رہبر مان کر۔ اللہ ہم تیرے شکر گزار ہیں کہ تو نے اپنے تخت پر لکھا کہ "میری رحمت میرے غصے پر غالب آئے گی" اے اللہ ہمیں اس دنیا اور آخرت میں معاف فرما اور ہم سے راضی ہو جا اور ہمیں اپنی جنت کا باسی بنا۔ آمین!

اے مسلمانو! نبی پاک ﷺ نے فرمایا تھا کہ کتاب اللہ ہمارے درمیان حکم ہے۔ یہ کتاب ہمارے درمیان فیصلے کرے گی۔ جب مسلمان یہ سمجھنے لگتا ہے کہ اس کی عزت کہیں اور ہے تو اللہ اس کو ذلیل کر دیتا ہے۔ پرانے زمانے میں عربوں کو گھٹیا ترین سمجھا جاتا تھا۔ پھر محمد ﷺ نے کتاب اللہ کے ذریعے ان کو بدلا۔ آپ ﷺ نے قرآن کے ذریعے ان میں جذبہ اور قوت پیدا کی اور وہ کرہ ارض پر چلنے والے سب سے اعلیٰ ترین لوگ بن گئے۔ اے مسلمانو! دوسروں کے لیے دوسرے نظریات کام کر سکتے ہیں لیکن مسلمانوں کے لیے اسلام کے علاوہ کوئی اور چیز کارگر نہیں ہوتی۔ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن میں کہا ہے کہ یہ انسانیت میں سب سے اعلیٰ لوگ ہیں کیونکہ یہ لوگوں کو اچھائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دوسرا نظریہ ہم پر کارگر نہیں ہوتا۔ مسلمان اس وقت دنیا میں عزت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے جب وہ اللہ کے دین پر چلتے تھے۔ جب مسلمان اللہ کے دین سے دور ہوئے تو اللہ ہم سے دور ہو گیا۔ آج ہم اپنے آپ کو انحطاط میں دیکھتے ہیں کیونکہ ہم نے اللہ کے دین کو اپنے ہاتھ سے جانے دیا ہے۔ آج مسلمانوں کا حال یہ کہ ہر ایرا غیرا مسلمانوں پہ دست درازی کر رہا ہے کیونکہ ہم سمندر کی جھاگ سے بڑھ کر کچھ نہیں رہے۔ جب تک ہمیں اس بات کا احساس نہیں ہو جاتا کہ ہمیں دین الٰہی کی طرف لوٹنا ہو گا اس وقت تک ہم اسی حالت میں رہیں گے۔ کیا آپ کو پتہ ہے کہ کشتی پر سوار ہو کر سر کیوں چکراتا ہے؟ کشتی جب ہچکولے کھاتی ہیں تو کان دماغ کو سگنل بھیجتا ہے کہ کچھ خرابی ہے اور آنکھیں سنگل دیتی ہیں کہ سب کچھ ٹھیک ہے۔ جب دو متضاد سنگل دماغ کو ملتے ہیں تو دماغ چکرا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہماری طبیعت متلی ہونا شروع جاتی ہے اور ہم قے کر دیتے ہیں۔ اس کا علاج یہ ہے کہ ہم کشتی کے عرشے پر آ کر کسی سیدھی چیز کو دیکھیں، جیسے آسمان۔ تو یہ تضاد ختم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح محمد ﷺ کی امت کا علاج ایک ہی ہے کہ وہ اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے تھام لیں جس میں ٹیڑھ نہیں ہے۔ اور ہمارا ذہن مرکوز ہو جائے گا اور ہم بیمار نہیں ہوں گے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سورۃ کہف میں کہتا ہے کہ ساری تعریفیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے ہے کہ جس نے اپنے بندے محمد ﷺ پر کتاب نازل کی ہے اور اس میں کوئی ٹیڑھ نہیں رکھی۔ جب تک ہم اس کتاب کی طرف نہیں آتے جس میں کوئی ٹیڑھ نہیں تب تک ہم اس تضاد کی حالت میں رہیں گے جہاں آج ہم اپنے آپ کو پاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان میں سے بنائے جو نبی پاک ﷺ کی سنت پر عمل کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں سے بنائے جو فتنے کے زمانے میں کتاب اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اللہ ہمیں اس دنیا میں بھی متحد رکھے اور آخرت میں بھی ہمیں جنت الفردوس میں اکٹھا کر دے۔ آمین!

حوالہ جات

(جن کا اس کتاب میں ذکر کیا گیا ہے)

REF#1

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ بادروا بالاعمال ستا الدخان والدجال و دابۃ الارض و طلوع الشمس من مغربھا و امر العامۃ وخویصیۃ احدکم رواہ مسلم مشکوٰۃ حدیث نمبر 5229

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (قیامت کی ان) چھ نشانیوں کے ظاہر ہونے سے پہلے اعمال صالحہ کی طرف پیش قدمی کرو۔ یعنی (۱) دھواں (۲) دجال (۳) دابۃ الارض (۴) مغرب سے طلوع آفتاب (۵) فتنہ عامہ (۶) فتنہ خاص۔ یعنی وہ فتنہ جو تم میں سے کسی کے ساتھ مخصوص ہو۔

Ref#1-1

عن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ ﷺ الایات بعد المائیتن رواہ ابن ماجہ مشکوٰۃ جلد 3 حدیث 24/5224

حضرت ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (قیامت کی) نشانیاں دو سو برس کے بعد ظہور میں آئیں گی۔

REF#2

عن ابن عمر أنَّ النبی ﷺ مر بابن صائد من اصحابہ فیھم عمر بن الخطاب وھو یلعب مع الغلمان عند اطم بنی مغالۃ وھو غلام فلم یشعر حتی ضرب رسول اللہ ﷺ ظھرہ بیدہ ثم قال أتشھد أنی رسول اللہ ﷺ قال فنظر إلیہ ابن صیاد فقال أشھد أنك رسول الامیین ثم قال ابن صیاد للنبی ﷺ أتشھد أنی رسول اللہ فقال لہ النبی ﷺ آمنت باللہ و رسلہ ثم قال لہ النبی ﷺ ما یأتیك قال یأتینی صادق و کاذب فقال لہ النبی ﷺ خلط علیك الامر ثم قال رسول اللہ ﷺ انی قد خبأت لك خبیئۃ و خبالہ یوم تأتی السماء بدخان مبین قال ابن صیاد ھو الدخ فقال رسول اللہ ﷺ اخسأ فلن تعدو قدرك فقال عمر یا رسول اللہ ﷺ ائذن لی فاضرب عنقہ فقال رسول اللہ ﷺ إن یکن فلن تسلط یعنی الدجال والا یکن ھو فلا خیر فی قتلہ۔ سنن ابو داؤد حدیث نمبر 923۔ ابن صیاد کا بیان

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت کے ساتھ جس میں حضرت عمر فاروقؓ بھی تھے ابن صیاد کے پاس گزرے اور وہ لڑکوں کے ساتھ بنی مغالہ کے پتھر کے قلعہ کے پاس کھیل رہا تھا اسے احساس نہیں ہوا کہ یہاں تک نبی کریم ﷺ نے اپنا ہاتھ اس کی پیٹھ پر مارا پھر فرمایا: کہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ راوی کہتے ہیں کہ ابن صیاد نے ایک نظر نبی کریم ﷺ کی طرف دیکھا کہ کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ امیوں کے رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے نبی ﷺ سے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لا چکا ہوں۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے کہا: تیرے پاس کیا چیز آتی ہے؟ کہنے لگا کہ میرے پاس سچا اور جھوٹا آتا ہے۔ پس نبی ﷺ نے فرمایا کہ تیرے اوپر معاملہ مشتبہ ہو گیا پھر نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: کہ میں نے تیرے لیے ایک چیز چھپا کر رکھی ہے اور آپ نے دل میں قرآن کی آیت (یوم تاتی السماء بدخان مبین) چھپالی۔ ابن صیاد نے کہا کہ وہ چھپی ہوئی چیز "دُخ" ہے۔ (دخان نہ کہہ سکا) تو رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا کہ پرے ہٹ! تو ہر گز اپنے اندازہ سے تجاوز نہیں کر سکے گا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن اڑادوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ دجال ہے تو تمہیں اس کے اوپر مسلط نہیں کیا گیا۔ (کیونکہ اس کے لیے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں) اور اگر وہ (دجال) نہیں تو اس کے قتل کرنے میں کوئی خیر نہیں۔

REF#3

عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ أعوذ بالله من عذاب جهنم وأعوذ بالله من عذاب القبر وأعوذ بالله من شر المسيح الدجال وأعوذ بالله من شر فتنة المحيا و الممات۔ سنن نسائی حدیث نمبر1806، کتاب الاستعاذہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی دوزخ کے عذاب سے اور میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں دجال کی برائی سے اور پناہ مانگتا ہوں اللہ کی زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

REF#4

عن عبادة بن الصامت عن رسول الله ﷺ قال انی حدثتكم عن الدجال حتی خشيت ان لا تعقلوا ان المسيح الدجال قصير افحج جعد اعور مطموس العين ليست بناتئة ولا حجراء فان البس عليكم فاعلموا ان ربكم ليس باعور رواه ابو داؤد ۔ مشکوۃ حدیث نمبر5249

حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم سے دجال کا حال بار بار اس اندیشہ سے بیان کیا ہے کہ کہیں تم اس کو بھول نہ جاؤ۔ اس کی حقیقت سے ناآشنا رہو۔ تم کو یاد رکھنا چاہیے کہ مسیح دجال پستہ قد ہے۔ اس کے پاؤں چلنے میں قریب ہوتے ہیں اور ایڑیاں دور دور، بال مڑے ہوئے ہیں، ایک آنکھ سے کانا ہے۔ دوسری آنکھ ہموار ہے۔ یعنی ابھری ہوئی اور نہ دھنسی ہوئی۔ پھر بھی اگر تم شبہ میں پڑ جاؤ، تو اتنی بات یاد رکھو کہ تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے۔

REF#5

عن قتادة قال سمعت انس بن مالك يحدث عن النبی ﷺ أنه قال ما بعث نبی إلا قد أنذر أمته الدجال الأعور الكذاب ألا وإنه أعور وإن ربكم ليس بأعور وإن بين عينيه مكتوبا كافر۔ سنن ابو داؤد حدیث نمبر910

حضرت انس بن مالکؓ رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی نبی مبعوث نہیں کیا گیا مگر یہ کہ اس نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا جو کہ کانا ہے اور جھوٹا ہے خبردار بے شک وہ کانا ہے اور بے شک تمہارا رب کانا نہیں ہے اور بے شک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔

REF#6

عن النواس بن سمعان الكلابی قال ذكر رسول الله ﷺ الدجال فقال ان يخرج وانا فيكم فانا حجيجه دونكم و ان يخرج ولست فيكم فامرء حجيج نفسه والله خليفتی علی كل مسلم فمن ادركه منكم فليقرأ عليه فواتح سورة الكهف فانها جواركم من فتنته قلنا وما لبثه فی الارض قال اربعون يوما يوم كسنة يوم كشهر ويوم كجمعة وسائر ايامه كايامكم فقلنا يا رسول الله هٰذا اليوم الذی كسنة أتكفينا فيه صلاة يوم وليلة قال لا اقدروا له قدره ثم ينزل عيسٰی ابن مريم عند المنارة البيضاء شرقی دمشق

فیدرکہ عند باب لد فیقتلہ۔ سنن ابوداؤد جلد3حدیث 915

حضرت نواس بن سمعان الکلابیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر وہ نکلا تو پھر میں اس کا حجت کرنے والا ہوں گا تمہارے علاوہ (تمہاری طرف سے) اور اگر میرے بعد نکلا تو ہر شخص خود ہی اس کا حجت کرنے والا ہو گا اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کے اوپر میرے خلیفہ ہیں۔ پس تم میں سے جو اسے پائے تو اس کے اوپر سورۃ کہف کی ابتدائی آیات پڑھیں اس لیے کہ وہ آیات دجال کے فتنہ سے تمہاری پناہ گاہیں ہیں۔ ہم نے عرض کیا کہ وہ زمین پر کب تک رہے گا؟ فرمایا: چالیس دن تک۔ ایک دن ایک سال کے برابر ہو گا اور ایک دن ایک ماہ کے برابر اور ایک دن جمعہ (پورے ہفتہ) کے برابر اور بقیہ تمام دن تمہارے ایام کی طرح ہوں۔ ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ جو ایک سال کا ایک دن ہو گا کیا اس میں ہمارے لیے ایک ہی دن رات کی نمازیں کافی ہوں گی؟ فرمایا: نہیں بلکہ ان دن کے اعتبار سے اندازہ کر لینا۔ پھر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے جامع مسجد دمشق کے مشرقی سفید منارہ پر اور وہ اسے (دجال کو) باب لد کے قریب پائیں گے تو اسے قتل کر دیں گے۔

Ref#7

عن انس بن مالك ان رسول الله ﷺ قال يتبع الدجال من يهود اصبهان سبعون الفا عليهم الطاليسة۔

صحیح مسلم حدیث 7392

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کے پیروکار ہو جائیں گے جن پر ایرانی چادریں ہوں گی۔

Ref#8

عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير حدثنی ابی انه سمع النواس بن سمعان الكلابی يقول ذكر رسول الله ﷺ الدجال الغداة فخفض فيه و رفع حتى ظننا انه فی طائفة فلما رحنا الى رسول الله ﷺ عرف ذٰلك فينا فقال ما شأنكم فقلنا يا رسول الله ذكرتَ الدجال الغداة فخفضتَ فيه ثم رفعت حتى ظننا انه فی طائفة النخل قال غير الدجال اخوفنی عليكم ان يخرج و انا فيكم فانا حجيجه دونكم و ان يخرج ولست فيكم فامرؤٌ حجيج نفسه و الله خليفی على كل مسلم انه شاب قطط عينه قائمة كأنی أشبهه بعبد العزى بن قطن فمن رآه منكم فليقرأ عليه فواتح سورة الكهف انه يخرج من خلة بين الشام و العراق فعاث يمينا و عاث شمالا يا عباد الله اثبتوا قلنا يا رسول الله و ما لبثه فی الارض قال اربعون يوما يوم كسنة و يوم كشهر و يوم كجمعة و سائر أيامه كأيامكم قلنا يا رسول الله فذٰلك اليوم الذی كسنة تكفينا فيه صلاة يوم قال فاقدروا له قال قلنا فما إسراعه فی الارض قال كالغيث استدبرته الريح فيأتی القوم فيدعوهم فيستجيبون له و يؤمنون به فيأمر السماء أن تمطر فتمطر و يأمر الارض أن تنبت و تروح عليهم سارحتهم أطول ما كانت ذرى و اسبغه ضروعا و أمده خواصر ثم يأتی القوم فيدعوهم فيردون عليه قوله فينصرف عنهم فيصبحون ممحلين ما بأيديهم شئ ثم يمر بالخربة فيقول لها أخرجی كنوزك فينطلق فتتبعه كنوزها كيعاسيب النحل ثم يدعو رجلا ممتلئا شبابا فيضربه بالسيف ضربة فيقطعه جزلتين رمية الغرض ثم يدعوه فيقبل يتهلل وجهه يضحك فبينما هم كذالك إذ بعث الله عيسیٰ ابن مريم فينزل عند المنارة البيضاء شرقیّ دمشق بين مهرودتين واضعا كفيه على أجنحة ملكين إذا

طأطأ رأسه قطر وإذا رفعه ينحدر منه جمان كاللؤلؤ ولا يحل لكافر يجد ريح نفسه إلا مات و نفسه ينتهي طرفه فينطلق حتى يدركه عند باب لد فيقتله ثم يأتي نبي الله عيسٰى قوما قد عصمهم الله فيمسح وجوههم ويحدثهم بدرجاتهم في الجنة فبينما هم كذالك إذ أوحى الله إليه يا عيسٰى إني أخرجت عبادا لي لايدان لأحد بقتالهم وأحرز عبادي إلى الطور ويبعث الله يأجوج و ماجوج وهم كما قال لله من كل حدب ينسلون فيمر أوائلهم على بحيرة الطبرية فيشربون ما فيها ثم يمر آخرهم فيقولون لقد كان في هٰذا ماء مرة ويحضر نبي الله وأصحابه حتى يكون رأس الثور لأحدهم خيرا من ماءة دينار لأحد كم اليوم فيرغب نبي الله عيسٰى وأصحابه إلى الله فيرسل الله عليهم النغف في رقابهم فيصبحون فرسى كموت نفس واحدة ويهبط نبي عيسٰى وأصحابه فلا يجدون موضع شبر إلا قد ملأه زهمهم ونتنهم ودماءهم فيرغبون إلى الله فيرسل عليهم طيرا كأعناق البخت فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله ثم يرسل الله عليهم مطرا لا يكن منه بيت مدر ولا وبر فيغسله حتى يتركه كالزلقة ثم يقال للارض أنبتي ثمرتك وردي بركتك فيومئذ تأكل العصابة من الرمانة فتشبعهم ويستظلون بقحفها ويبارك الله في الرسل حتى ان اللقحة من الابل تكفي الفئام من الناس واللقحة من البقر تكفي القبيلة واللقحة من الغنم تكفي الفخذ فبينما هم كذالك إذ بعث الله عليهم ريحا طيبة فتأخذ تحت آباطهم فتقبض روح كل مسلم ويبقى سائر الناريتهارجون كما تتهارج الحمر فعليهم تقوم الساعة۔

مشکوٰۃ، جلد ۳ صفحہ ۳۶ حدیث ۱۲/۵۲۳۹ بحوالہ صحیح مسلم اور ترمذی

حضرت نواس بن سمعان کلابی سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے صبح کو دجال کا بیان کیا تو اس کی ذلت بھی بیان کی (کہ وہ کانا ہے اور اللہ کے نزدیک ذلیل ہے) اور اس کی بڑائی بھی بیان کی (کہ اس کا فتنہ سخت ہے اور وہ عادات کے خلاف باتیں دکھلائے گا) یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ وہ ان کھجوروں میں ہے (یعنی ایسا قریب ہے گویا حاضر ہے۔ یہ آپ ﷺ کے بیان کا اثر اور صحابہ کرام کے ایمان کا سبب تھا) جب ہم لوٹ کر آنحضرت ﷺ کے پاس گئے (یعنی دوسرے وقت میں) تو آپ ﷺ نے دجال کے ڈر کا اثر ہم میں پایا (ہمارے چہروں پر گھبراہٹ اور خوف سے) آپ نے پوچھا: تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ صبح کو آپ نے دجال کا ذکر کیا اس کی ذلت بھی بیان کی اور اس کی عظمت بھی بیان کی یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ وہ انہی کھجور کے درختوں میں ہے۔ آپ نے فرمایا: دجال کے سوا اوروں کا مجھے زیادہ ڈر ہے تم پر اور دجال اگر میری موجودگی میں نکلا تو میں اس حجت کروں گا تمہاری طرف سے۔ اور اگر اس وقت نکلے جب میں تم میں نہ ہوں تو ہر ایک شخص اپنی حجت آپ کرلے اور اللہ میرا خلیفہ ہے ہر مسلمان پر۔ دیکھو! دجال جوان ہے، اس کے بال گھنگریالے ہیں، اس کی آنکھ ابھری ہوئی ہے۔ گویا اس کی مشابہت دیکھتا ہوں عبدالعزی بن قطن سے۔ پھر جو کوئی تم میں سے دجال کو پائے تو شروع سورۃ کہف کی آیتیں اس پر پڑھے۔ دیکھو دجال خلہ سے نکلے گا جو شام اور عراق کے درمیان (ایک راہ) ہے۔ اور فساد پھیلاتا پھرے گا دائیں طرف اور بائیں طرف ملکوں میں۔ اے اللہ کے بندوں مضبوط رہنا ایمان پر۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ وہ کتنے دنوں تک زمین پر رہے گا؟ آپ نے فرمایا کہ چالیس دن تک جن میں ایک دن سال بھر کا ہو گا اور ایک دن ایک مہینے کا اور ایک دن ایک ہفتے کا اور باقی دن تمہارے ان دنوں کی طرح۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ دن جو ایک برس کا ہو گا جو اس میں ہم کو ایک دن کی نمازیں کافی ہوں گی؟ مگر آپ نے فرمایا: اندازہ کر کے نماز پڑھ لو۔ ہم نے عرض کیا: وہ زمین میں کس قدر جلد چلے گا؟ آپ نے فرمایا: بادل کی طرح ہو گا، ہوا اس کے پیچھے رہے گی وہ ایک قوم کے پاس آئے گا اور ان کو

اپنی طرف بلائے گا وہ اس کا مان لیں گے اور اس پر ایمان لائیں گے۔ پھر وہ آسمان کو حکم دے گا وہ ان پر پانی برسائے گا اور زمین کو حکم دے گا وہ اناج اگائے گی اور ان کے جانور شام ہو آئیں گے، ان کی کوہان خوب اونچی ہوں گی۔(یعنی خوب موٹے تازے ہوں گے) ان کے تھن خوب خوب بھرے ہوئے دودھ والے اور ان کی کھوکھیں پھولی ہوں گی۔ پھر ایک قوم کے پاس آئے گا ان کو اپنی طرف بلائیگا وہ اس کی بات نہ مانیں گے اور اس کے خدا ہونے کو رد کر دیں گے۔ آخر دجال ان کے پاس سے لوٹ جائے گا صبح کو ان کا ملک قحط زدہ ہو گا اور ان کے ہاتھ میں کچھ نہیں رہے گا۔ پھر دجال ایک کھنڈر پر سے گزرے گا اور اس سے کہے گا اپنے خزانے نکال اس کھنڈر کے سب خزانے اس کے ساتھ ہو لیں گے جیسے شہد کی مکھیاں بڑی مکھی کے ساتھ ہوتی ہیں۔ پھر ایک شخص کو بلائے گا جو اچھا موٹا تازہ جوان ہو گا اور تلوار اس کو مارے گا۔ وہ دو ٹکڑے ہو جائے گا اور ہر ایک ٹکڑے کو دوسرے ٹکڑے سے تیر کے گرنے کے فاصلے تک کر دے گا۔ پھر اس کا نام لے کر اس کو بلائے گا وہ شخص زندہ ہو کر آئے گا اس کا منہ چمکتا ہو گا اور وہ ہنستا ہو گا۔ خیر دجال اور لوگ اسی حالت میں ہوں کہ اتنے میں اللہ حضرت عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا اور سفید مینار پر دمشق کے مشرق کے جانب اتریں گے۔ دو زرد کپڑے پہنے ہوئے۔ اور اپنے دونوں ہاتھ فرشتوں کے بازو پر رکھے ہوئے جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو اس میں سے پسینہ ٹپکے گا اور جب اونچا کریں گے تو پسینے کے قطرے اس میں سے گریں گے موتی کی طرح۔ اور جو کافر ان کے سانس کا اثر پائے گا وہ مر جائے گا اور اس کے سانس کا اثر وہاں تک جائے جہاں تک ان کی نظر جائے گی آخر حضرت عیسیٰ علیہ السلام چلیں گے اور دجال کو باب لد پر پائیں گے وہاں اس مردود کو قتل کریں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے نبی ان لوگوں کے پاس آئیں گے جن کو اللہ نے دجال کے شر سے بچایا اور ان کے منہ پر ہاتھ پھیریں گے اور ان کو جنت میں جو درجے ملیں گے وہ ان سے بیان کریں گے اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجے گا۔ اے عیسیٰ! میرے (مومن) بندوں کو طور پر لے جا۔ اور اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو بھیجے گا جیسے اللہ نے فرمایا: ”ہر ایک ٹیلے سے چڑھ دوڑیں گے“ تو ان کا پہلا حصہ بحر طبریہ سے گزرے گا تو اس کا سارا پانی پی جائیں گے پھر ان کا آخری حصہ وہاں سے گزرے گا تو کہے گا: یہاں پانی ہوا کرتا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی (طور پہاڑ پر) رکیں رہیں گے یہاں تک کہ ایک بیل کی سری ان کے لیے سو اشرفی سے بہتر ہو گی تمہارے لیے آج کے دن۔ آخر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی اللہ کی بارگاہ میں دعا کریں گے تو اللہ یاجوج اور ماجوج پر ایک پھوڑا بھیجے گا (اس میں کیڑا ہوتا ہے) ان کی گردنوں میں۔ وہ دوسرے دن صبح کو سب مرے ہوئے ہوں گے جیسے ایک آدمی مرتا ہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی پہاڑ پر سے اتریں گے اور ایک بالشت برابر جگہ نہ پائیں گے جو ان کی بدبو سے خالی ہو۔ آخر وہ اللہ کی جناب میں دعا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کچھ پرند جانور بھیجے گا جن کی گردنیں بختی اونٹوں کے برابر ہوں گی۔ وہ ان کی لاشیں اٹھا کر لے جائیں گے اور جہاں اللہ کو منظور ہو گا ہوں ڈال دیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ پانی برسائے گا تو کوئی گھر اس پانی کو روک نہ سکے گا۔ یہ پانی ان سب کو دھو ڈالے گا یہاں تک زمین آئینہ کی طرح صاف ہو جائے گی۔ پھر زمین سے کہا جائے گا: اب اپنے پھل اُگا اور اپنی برکت دوبارہ لا۔ اس دن کئی آدمی مل کر ایک انار کھائیں گے اور سیر ہو جائیں گے اور انار کے چھلکے سے (چھتری کی طرح) سایہ کریں گے۔ اتنے بڑے بڑے انار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ دودھ میں برکت دے گا یہاں تک کہ ایک دودھ والی اونٹنی لوگوں کی کئی جماعتوں پر کافی ہوں گی۔ ایک گائے دودھ والی ایک قبیلہ کے لوگوں کے لیے کافی ہو گی۔ اور ایک بکری دودھ والی ایک چھوٹے قبیلے کو کافی ہو جائے گی۔ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا۔ وہ ان کی بغلوں کے نیچے اثر کرے گی اور ہر ایک مومن کی روح قبض کرے گے اور باقی لوگ گدھوں کی طرح

(اعلانیہ)بدکاری کریں گے۔اوران لوگوں پر قیامت برپا ہوگی۔

Ref#9

عن ابی ہریرۃؓ عن النبی ﷺ قال یخرج الدجال علی حمار اقمر ما بین اذنیہ سبعون باعاروا‌ه البیھقی مشکوٰۃ جلد 3 حدیث نمبر 29/5257.

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دجال ایک سفید گدھے پر سوار ہو کر نکلے گا جس کے دونوں کانوں کے درمیان کا حصہ ستر باع چوڑا ہو گا(ایک باع دونوں ہاتھوں کے برابر ہوتا ہے۔)

Ref#9-1

عن المغیرۃ بن شعبۃ قال ما سال احد رسول اﷲﷺ عن الدجال اکثر مما سالتہ وانہ قال لی ما یضرک قلت انھم یقولون انہ معہ جبل خبز ونھرماء قال ھو اہون علی من ذٰلک متفق علیہ۔ مشکوٰۃ 29 5256/ صفحہ بحوالہ مسلم و بخاری

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں دجال کی بابت جس قدر میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا ہے اتنا کسی نے نہیں پوچھا۔رسول اللہ ﷺ نے(ایک مرتبہ) مجھ سے فرمایا دجال تجھ کو ضرور نہ پہنچا سکے گا۔میں نے عرض کیا:لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہو گی۔آپ نے فرمایا:دجال خدا کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔(یعنی وہ جو کچھ دکھاتا ہے وہ بے حقیقت چیز ہے اس کو یہ قدرت حاصل نہیں کہ وہ کسی کو گمراہ کرسکے۔)

Ref# 10

عن ابی الدھماء قال سمعت عمران بن حصین یحدث قال قال رسول اﷲﷺ من سمع الدجال فلینأ عنہ فواﷲ إن الرجل لےأتیہ وھو یحسب انہ مؤمن فیتبعہ مما یبعث بہ من الشبھات أو لما یبعث بہ من الشبھات۔ سنن ابی داؤد جلد 3 حدیث # 913

حضرت عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:جو شخص بھی دجال کی آواز سنے تو اسے چاہیے اس سے دور ہو جائے، خدا کی قسم!بے شک ایک آدمی اس(دجال) کے پاس آئے اور وہ یہ گمان کرے گا کہ وہ مومن ہے تو اس کی اتباع کرے گا اس وجہ سے کہ اس کے پاس شبہات پھیلانے والی چیزیں ہوں گی یا فرمایا کہ اس وجہ سے کہ وہ شبہات پھیلائے گا۔۔

Ref #11

عن اسامۃؓ قال أشرف النبی ﷺ علی أطم من آطام المدینۃ فقال ھل ترون ما أری إنی لأری مواقع الفتن خلال بیوتکم کمواقع القطر۔ صحیح بخاری جز 1 حدیث# 1878

حضرت اسامہؓ سے مروی ہے،انہوں نے کہارسول اللہ ﷺ مدینہ کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر چڑھے۔پھر فرمایا:کیا تم وہ دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟بے شک میں ان فتنوں کو دیکھ رہا ہوں جو تمہارے گھروں پر برس رہے ہیں۔جس طرح مینہ برستا ہے۔

Ref #12

عن ربعی بن حراش قال اجتمع حذیفۃ و ابو مسعود فقال حذیفۃ لانا بما مع الدجال اعلم منہ ان معہ بحرا من ماء ونھرا من نار فالذی ترون انہ نار ماء والذی ترون انہ ماء نار فمن ادرک ذٰلک منکم فأراد الماء فلیشرب من الذی یری انہ نار فانہ سیجدہ ماء قال ابو مسعود البدری ھٰکذا سمعت رسول اللہ یقول۔سنن ابی داؤد جلد 3 حدیث# 909

حضرت ربعی بن حراشؒ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہؓ اور حضرت ابن مسعودؓ دونوں کہیں اکٹھے ہوں گئے تو حذیفہؓ نے فرمایا کہ میں دجال کے ساتھی کو اس سے زیادہ جانتا ہوں کہ اس کے ساتھ دریا ہو گا پانی کا اور ایک آگ کی نہر ہو گی۔پس جس کو تم دیکھو گے کہ وہ آگ ہے اسے

عنقریب پانی پاؤ گے۔

REF#13

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اﷲﷺ یتبع الدجال من امتی سبعون الفا علیهم السیجان ۔رواہ فی شرح السنۃ ۔مشکوٰۃ حدیث نمبر 5254

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: میری امت میں سے ستر ہزار آدمی جن کے سروں پر سبز چادریں پڑی ہوں گی دجال کی اطاعت قبول کر لیں گے۔

REF#14

عن اسماء بنت یزید بن السکن قالت قال النبیﷺ یمکث الدجال فی الارض اربعین سنۃ السنۃ کالشھر والشھر کالجمعۃ والجمعۃ کالیوم و الیوم کاضطرام السعفۃ فی النار رواہ فی شرح السنۃ ۔مشکوٰۃ حدیث نمبر 5253

حضرت اسماء بنت یزید بن السکنؓ کہتی ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا ہے: دجال چالیس برس تک زمین میں رہے گا۔ سال مہینہ کے برابر ہو گا اور مہینہ ہفتہ کے برابر اور ہفتہ ایک دن کے برابر اور ایک دن اتنی دیر کا ہو گا جتنی دیر میں کھجور کی خشک شاخ جل جائے۔

Ref#15

عن راشد بن سعد قال: لما فتحت اصطخر نادی مناد: ألا إنّ الدجال قد خرج قال: فلقیهم الصعب بن جثامۃ قال:فقال:لولا ما تقولون لأخبرتکم أنی سمعت رسول اﷲﷺ یقول:لایخرج الدجال حتی یذھل الناس عن ذکرہ وحتی تترک الأئمۃ ذکرہ علی المنابر۔ مسند احمد حدیث نمبر 16667

حضرت راشد بن سعدؒ کہتے ہیں: جب اصطخر فتح ہوا تو ایک منادی نے اعلان کیا: سنو دجال نکل چکا ہے۔ صعب بن جثامہؓ ان لوگوں سے ملے تو انہوں نے کہا: اگر تم وہ بات نہ کہو جو تم کہہ رہے ہو۔ میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: آپ ﷺ فرما رہے تھے: دجال نہیں نکلے گا جب تک کہ لوگ اس کے ذکر سے غافل نہ ہو جائیں اور امام منبروں پر اس کا ذکر کرنا نہ چھوڑ دیں۔

Ref#16

عن فاطمۃ بنت قیس قالت سمعت منادی رسول اللہ ﷺ ینادی الصلٰوۃ جامعۃ فخرجت الی المسجد فصلیت مع رسول اللہ ﷺ فلما قضی صلواتہ جلس علی المنبر وھو یضحک قال لیلزم کل انسان مصلاہ ثم قال ھل تدرون لم جمعتکم قالوا اﷲ ورسولہ اعلم قال انی واﷲ ما جمعتکم لرغبۃ ولا لرھبۃ ولکن جمعتکم لان تمیم الداری کان رجلا نصرانیا فجاء واسلم و حدثنی حدیثا وافق الذی کنت احدثکم بہ عن المسیح الدجال حدثنی انہ رکب فی سفینۃ بحریۃ مع ثلاثین رجلا من لخم وجذام فلعب بھم الموج شھرا فی البحر فارفاء وا الی جزیرۃ حین تغرب الشمس فجلسوا فی اقرب السفینۃ فدخلوا الجزیرۃ فلقیھم دابۃ اھلب کثیر الشعر لا یدرون ما قبلہ من دبرہ من کثرۃ الشرع قالوا ویلک ما انت قالت انا الجساسۃ انطلقوا الی ھذا الرجل فی الدیر فانہ الی خبرکم بالاشراق قال لما سمعت لنا رجلا فرقنا منھا ان تکون شیطانۃ قال فانطلقنا سراعا حتی دخلناالدیر فاذا فیہ اعظم انسان ما رایناہ قط خلقا واشدہ وثاقا مجموعۃ یدہ الی عنقہ ما بین رکبتیہ الی کعبیہ بالحدیدۃ قلنا ویلک ما انت قال قد قدرتم علی خبری فاخبرونی ما انتم قال نحن اناس من العرب رکبنا فی سفینۃ بحریۃ فلعب بنا البحر شھرا فدخلنا الجزیرۃ فلقینا دابۃ اھلب فقالت انا الجساجۃ اعمدوا الی ھذا فی الدیر فاقبلنا الیک سراعا فقال اخبرونی عن نخل بیسان ھل تثمر قلنا لہ نعم قال اما انھا یوشک ان لا تثمر قال اخبرونی عن بحیرۃ الطبریۃ ھل فیھا ماء قلنا ھی کثیرۃ الماء قال ان ماء ھا یوشک ان یذھب قال اخبرونی عن عین زغر ھل فی العین ماء و ھل یزرع اہلھا بما العین قلنا نعم ھی کثیرۃ الماء واہلھا یزرعون من ماء ھا قال اخبرونی عن نبی الامیین ما فعل قلنا قد خرج من مکۃ ونزل یثرب قال اقاتلہ العرب قلنا نعم قال کیف صنع بھم فاخبرناہ انہ قد ظہر علی من یلیہ من العرب واطاعوہ قال امام ان ذلک خیرا ان یطیعوہ وانی مخبرکم عنی انا المسیح وانی الدجال یوشک ان یؤذن لی فی الخروج فاسیر فی الارض فلا ادع قریۃ الا ھبطتھا فی اربعین لیلۃ غیر مکۃ و طیبۃ ھما محرمتان علی کلتاھا کلما اردت ان ادخل واحدا منھما استقبلنی ملک بیدہ السیف صلتا یصدنی عنھا وان علی کل نقب منھا ملائکۃ سونھا قال قال رسول اللہ ﷺ و طعن بمخصرہ فی المنبر ھٰذہ طیبۃ ھٰذہ طیبۃ ھٰذہ طیبۃ یعنی المدینۃ۔ مشکوٰۃ جلد3حدیث 5246

حضرت فاطمہ بنت قیسؓ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے منادی کو یہ اعلان کرتے سنا الصلوٰۃ جامعۃ (یعنی نماز جمع کرنے والی ہے یعنی نماز تیار ہے مسجد کو چلو) چنانچہ میں مسجد میں گئی اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی جب رسول خدا نماز سے فارغ ہو چکے تو منبر پر تشریف

لے گئے اور مسکراتے ہوئے فرمایا: جس آدمی نے جہاں نماز پڑھی ہے وہیں بیٹھا رہے اس کے بعد آپ نے فرمایا: تم کو معلوم ہے میں نے تم کو کیوں جمع کیا ہے ؟لوگوں نے عرض کیا خدا اور خدا کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: خدا کی قسم !میں نیتم کو اس لیے جمع نہیں کیا ہے کہ میں تم کو کچھ دوں یا کوئی خوشخبری سناؤں۔ اور نہ اس لیے جمع کیا ہے کہ تم کو کسی دشمن سے ڈراؤں بلکہ میں نے تم کو تمیم الداری کا واقعہ سنانے کے لیے جمع کیا ہے۔ تمیم داری ایک مسیحی شخص تھا وہ آیا اور مسلمان ہوا اور مجھ کو ایک ایسی خبر دی جو ان خبروں سے مشابہ تھی جو میں نے تم کو مسیح دجال کے بارے میں سنائی ہیں۔ اس نے بیان کیا کہ وہ قبائل لخم وجذام کے تیس آدمیوں کے ساتھ دریا کی بڑی کشتی میں سوار ہوا۔ دریا کی موجوں نے کشتی کے ساتھ شوخیاں شروع کیں اور ایک ماہ تک وہ کشتی کو ادھر اُدھر لیے پھرتی رہیں آخر موجیں کشتی کو آفتاب غروب ہونے کے وقت ایک جزیرہ میں لے گئیں۔ ہم چھوٹی کشتیوں میں سوار ہوئے اور جزیرہ میں پہنچے۔ وہاں ہم کو ایک دابہ ملا جس کے بڑے بڑے بال تھے، اور اتنے زیادہ بال اس کے جسم پر تھے کہ اس کا آگا پیچھا معلوم نہ ہو تا تھا ہم لوگوں نے اس سے کہا تجھ پر افسوس ہے، تو کون ہے ؟اس نے کہا: میں جاسوس ہوں۔ تم اس شخص کے پاس چلو جو دَیر (گرجے) میں ہے وہ تمہاری خبریں سننے کا بہت مشتاق ہے۔ تمیم داری کا بیان ہے کہ اس دابہ نے اس شخص کا ذکر کیا تم اس سے ڈرے اور خیال کیا کہ ممکن ہے وہ (انسانی شکل وصورت میں) شیطان ہو۔ غرض ہم تیزی سے آگے بڑھے اور دَیر میں پہنچے ہم نے وہاں ایک بہت بڑا خوف ناک آدمی دیکھا کہ ایسا آدمی آج تک ہماری نظروں سے نہ گزرا تھا۔ وہ نہایت مضبوط بندھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ گردن تک اور گھٹنے ٹخنوں تک زنجیر میں جکڑے ہوئے تھے ہم نے اس سے پوچھا تجھ پر افسوس ہے تو کون ہے ؟اس نے کہا: تم نے مجھ کو پالیا اور معلوم کر لیا ہے۔ (تو اب میں تم سے اپنا حال نہ چھپاؤں گا) پہلے تم یہ بتلاؤ کہ تم کون ہو ؟ہم نے کہا: ہم عرب کے لوگ ہیں۔ دریا میں کشتی پر سوار ہوئے تھے۔ دریا کی موجیں ایک مہینہ تک ہمارے ساتھ کھیلتی رہیں اور آخر کا ہم کو یہاں لا ڈالا۔ ہم جزیرہ کے اندر داخل ہوئے تو ہم کو ایک دابہ ملا جس کے بڑے بڑے بال تھے اس نے ہم سے کہا میں جاسوس ہوں تم اس شخص کے پاس جاؤ جو دَیر (گرجے) میں ہے۔ پھر ہم تیرے پاس دوڑتے ہوئے آئے۔ پھر اس نے پوچھا کیا یہاں کی کھجوروں کے درخت پھل لاتے ہیں ؟(یعنی قوم بیسان کے کھجوروں کے درختوں پر پھل آتے ہیں) ہم نے کہا: ہاں پھل لاتے ہیں۔ اس نے کہا: وہ زمانہ قریب آنے والا ہے جب کہ یہ درخت پھل نہ لائیں گے۔ پھر اس نے پوچھا یہ بتلاؤ کہ بحر طبریہ میں پانی ہے یا نہیں۔ ہم نے کہا: اس میں بہت پانی ہے۔ اس نے کہا: عنقریب اس کا پانی خشک ہو جائے گا۔ پھر اس نے پوچھا زغر کے چشمہ کا حال بتاؤ۔ کیا اس چشمہ میں پانی ہے اور کیا اس کے قریب باشندے چشمہ کے پانی سے کاشت کاری کرتے ہیں۔ پھر اس نے پوچھا امیوں کے نبی کے بارے میں بتاؤ کہ اس نے کیا کیا؟ ہم نے کہا وہ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ اس نے پوچھا عرب سے کیا معاملہ کیا؟ ہم نے تمام واقعات سے اس کو آگاہ کیا اور بتایا کہ عربوں میں جو لوگ آپ کے قریبی عزیز تھے ان پر آپ نے غلبہ حاصل کر لیا۔ اور انہوں نے آپ کی اطاعت قبول کر لی ہے اس نے کہا تم کو معلوم ہونا چاہیے کہ ان کا اطاعت کرنا ہی ان کے لیے بہتر ہے۔ اچھا اب میں اپنا حال بیان کرتا ہوں۔ میں مسیح (دجال) ہوں۔ عنقریب مجھ کو نکلنے کا حکم دیا جائے گا۔ میں باہر نکلوں گا اور زمین پر پھروں گا یہاں تک کہ کوئی آبادی ایسی نہ چھوڑوں گا جس میں مَیں داخل نہ ہوں۔ چالیس راتیں برابر گشت میں رہوں گا۔ لیکن مکہ اور مدینہ میں نہ جاؤں گا کیونکہ وہاں جانے کی مجھ کو ممانعت کی گئی ہے۔ میں جب ان شہروں میں سے کسی میں داخل ہونے کا ارادہ کروں گا تو ایک فرشتہ جس کے ہاتھ میں تلوار ہو گی مجھ کو داخل ہونے سے روکے گا اور ان شہروں میں سے ہر ایک کے راستہ پر فرشتے مقرر ہوں گے جو راستہ کی حفاظت کرتے ہوں گے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اپنے عصا کو منبر پر مار کر فرمایا: یہ ہے طیبہ۔ یہ ہے طیبہ۔ یہ ہے طیبہ یعنی مدینہ۔

Ref#17

عن اسماء بنت یزید قالت کان النبیﷺ فی بیتی فذکر الدجال فقال ان بین یدیہ ثلٰث سنین سنۃ تمسک السماء فیھا ثلث قطرھا والارض ثلث نباتھا و الثانیۃ تمسک السماء ثلثی قطرھا والارض ثلثی نباتھا والثالثۃ تمسک السماء قطرھا کلہ والارض نباتھا کلہ فلا یبقی ذات طلف ولا ذات ضرس من البھائم الا ھلک وان من اشد فتنتہ انہ یاتی الاعرابی فیقول أرایت ان احییت لک ابلک الست تعلم انی ربک فیقول بلی فیمثل لہ الشیطان نحو ابلہ کاحسن مایکون ضروعا واعظمہ اسنمۃ قال ویاتی الرجل قد مات اخوہ ومات ابوہ فیقول ارایت ان احییت لک اباک واخاک الست تعلم انی ربک فیقول بلی فیمثل لہ الشیاطین نحو ابیہ ونحو اخیہ قالت ثم خرج رسول االلہﷺ لحاجتہ ثم رجع والقوم فی اھتام وغم مما حدثھم قالت فاخذ بلحمتی الباب فقال مھیم اسماء قلت یا رسول االلہﷺ لقد خلعت افئدتنا بذکر الدجال قال ان یخرج وانا حیّ فانا حجیجہ والا فان ربی خلیفتی علی کل مؤمن فقلت یا رسول االلہﷺ وااللہ انا لنعجن عجیننا فما نخبرہ ختی نجوع فکیف بالمؤمنین یومئذ قال یجزءھم ما یجزئ اہل السماء من التسبیح والتقدیس۔رواہ احمد ۔مشکوٰۃ حدیث نمبر 5255

حضرت اسماء بنت یزید کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف فرما تھے کہ آپ نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا دجال کے نکلنے سے پہلے تین سال ایسے آئیں گے جن میں سے ایک سال میں آسمان تہائی بارش کو اور زمین تہائی پیداوار کو روک لے گی اور دوسرے سال میں آسمان دو تہائی بارش کو اور زمین دو تہائی پیداوار کو روک لے گی، اور تیسرے سال نہ بارش ہو گی اور نہ پیداوار (اور قحط پڑ جائے گا) پھر نہ کوئی کھروالا جانور باقی رہے گا اور نہ دانت والا۔یعنی سب ہلاک ہو جائیں گے اور دجال کا سب سے بڑا فتنہ یہ ہو گا کہ وہ ایک (سادہ لوح) دیہاتی کے پاس پہنچ کر کہے گا اگر میں تیرے اونٹوں کو زندہ کر دوں جو مر گئے ہیں تو کیا تُو مجھے اپنا پروردگار تسلیم کر لے گا؟ وہ دیہاتی کہے گا ہاں۔ چنانچہ دجال اونٹوں کے مانند صورت بنا کر لائے (یعنی شیطان اونٹوں کی صورت اختیار کر لیں گے) اور یہ اونٹ تھنوں کی درازی اور کوہان کی بلندی کے اعتبار سے اس کے اونٹوں سے بہتر ہوں گے۔ پھر دجال ایک اور شخص کے پاس آئے گا جس کا بھائی اور باپ مر گئے ہوں گے اور اس سے کہے گا: اگر میں تیرے بھائی اور تیرے باپ کو زندہ کر دوں تو کیا تو مجھ کو اپنا پروردگار مان لے گا؟ وہ کہے گا ہاں۔ دجال شیاطین کو اس کے بھائی اور باپ کی شکل میں پیش کر دے گا۔ اسماء بنت یزیدؓ کہتی ہیں کہ یہ فرما کر رسول اللہ کسی ضرورت سے تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر بعد واپس آئے۔ لوگ دجال کا ذکر سن کر فکر و تردد میں بیٹھے تھے۔ آپ نے دروازے کے دونوں کواڑوں کو پکڑ لیا اور فرمایا: اسماء کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے دجال کا ذکر فرما کر ہمارے دلوں کو نکال کر پھینک دیا ہے۔ (یعنی اس کے ذکر سے ہمارے دل مرعوب و خوف زدہ ہیں) آپ نے فرمایا: اگر وہ میرے زندگی میں نکلا تو میں اپنے دلائل سے اس کو دفع کروں گا (یعنی غلبہ حاصل کر لوں گا) اور اگر میری زندگی میں نہ نکلا تو میرا پروردگار ہر مومن کے لیے میرا وکیل اور خلیفہ ہے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم اپنا آٹا گوندھتے ہیں اور روٹی پکا کر فارغ نہیں ہونے پاتے کہ بھوک سے ہم بے چین ہو جاتے ہیں۔ اُس قحط سالی میں مومنوں کا کیا حال ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی بھوک کو دور کرنے کے لیے وہی چیز کافی ہو گی جو آسمان والوں کے لیے کافی ہوتی ہے۔ یعنی اللہ رب العزت کی تسبیح و تقدیس۔

Ref#18

عن فاطمۃ بنت قیس فی حدیث تمیم الداری قالت قال فاذا انا بامراۃ تجر شعر ھا قال ما انت قالت انا الجساسۃ اذھب الی ذالک القصر فاتیتہ فاذا رجل یجر شعرہ مسلسل فی الاغلال ینزو فیما بین السماء و الارض فلقت من انت قال انا الدجال رواہ ابو داؤد مشکوٰۃ جلد 3 حدیث 5248

حضرت فاطمہ بنت قیسؓ تمیم داری کی حدیث کے سلسلہ میں بیان کرتی ہیں کہ تمیم داری نے یہ بیان کیا کہ جزیرہ میں داخل ہو کر میں نے ایک عورت کو دیکھا جو اپنے سر کے بالوں کو گھسیٹی تھی۔ تمیم نے کہا تو کون ہے؟ عورت نے کہا: میں جاسوسہ ہوں تُو اس محل کی میں گیا تو وہاں ایک

شخص کو دیکھا جو اپنے بالوں کو گھسیٹتا ہے۔ زنجیروں میں بندھا ہوا ہے۔ اور طوق پڑے ہوئے ہیں۔ اور آسمان وزمین کے درمیان اچھلتا کودتا ہے۔ میں نے کہاں تو کون ہے؟ اس نے کہا میں دجال ہوں۔

Ref#19

وَلأُضِلَّنَّهُمْ وَلأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الأَنْعَامِ وَلآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللهِ وَمَن يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيّاً مِّن دُونِ اللهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَاناً مُّبِيْنا ۔سورة النساء :119

اور میں ضرور ان کو بہکاؤں گا، ان کو امیدیں دلاؤں گا، انہیں حکم دوں گا تو وہ جانوروں کے کان چیریں گے اور انہیں حکم دوں گا تو وہ اللہ کی بنائی ہوئی ساخت میں تبدیلی کریں گے اور جس نے اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا رفیق بنالیا وہ صریح تباہی میں پڑ گا۔

Ref#20

عن محجن بن الادرعؓ انّ رسول االلہ ﷺ خطب الناس، فقال:یوم الخلاص، وما یوم الخلاص؟ ثلاث مرات۔ فقیل: یا رسول االلہ ما یوم الخلاص؟ فقال: یجیٔ الدجال ، فیصعد اُحدًا۔ فیطلع ، فینظر الی المدینۃ ، فیقول لاصحابہ ألا ترون الی ھٰذ القصر الابیض؟ ھٰذا مسجد احمد ۔ ثم یأتی المدینۃ ، فیجد بکل نقب من نقابھا ملکًا مصلتًا۔ فیأتی سبخۃ الجرف۔ فیضرب رواقہٗ۔ ثم ترتجف المدینۃ ثلاث رجفات۔ فلا یبقی منافق ولا منافقۃ۔ ولا فاسق ولا فاسقۃ الّا خرج الیہ۔ فتخلص المدینۃ۔ وذٰلک یوم یوم الخلاص۔ ھٰذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ۔(المستدرک علی صحیحین ، حدیث 8631 جزء 4 صفحہ:586)

حضرت محجن بن ادرعؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے خطاب کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یوم الخلاص، اور یوم الخلاص کیا ہے؟(یہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ کہا) عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یوم الخلاص کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دجال آئے گا ،وہ اُحد پہاڑ پر چڑھے گا، وہ جھانکے گا۔ تو وہ مدینہ کی طرف دیکھے گا تو وہ اپنے ساتھیوں سے کہے گا: کیا تم اس سفید محل کو نہیں دیکھ رہے؟ یہ احمد (ﷺ) کی مسجد ہے۔ پھر دجال مدینہ آئے گا تو وہ مدینہ کے ہر راستے پر ایک فرشتہ مقرر پائے گا۔ پھر وہ شور زدہ (نمکیات والی) زمین کی طرف آئے گا تو وہ وہاں پہ اپنے خیمے لگائے گا۔ پھر مدینہ تین مرتبہ لرز اٹھے گا تو ہر منافق مرد اور منافق عورت اور ہر فاسق مرد اور فاسق عورت اس (دجال) کی طرف نکل آئیں گے تو مدینہ (ان سے) خالی ہو جائے گا۔ (آپ ﷺ نے فرمایا) یہی دن یوم الخلاص ہو گا۔

Ref#21

عن ابی ہریرۃؓ عن رسول االلہ ﷺ قال یاتی المسیح من قبل المشرق ھمتہ المدینۃ حتی ینزل دبر احد ثم یصرف الملائکۃ وجھہ قبل الشام وھنالک یھلک ۔متفق علیہ مشکوٰۃ جلد 3 صفحہ 44حدیث نمبر17/5244.

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: مسیح (دجال) مشرق کی جانب سے آئے گا اور مدینہ کا رخ کرے گا یہاں تک کہ وہ احد کے پیچھے پہنچ جائے گا۔ پھر فرشتے اس کا منہ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہ شام میں ہلاک ہو جائے گا۔

Ref#22

عن عامر بن شراحبیل الشبعی شعب ھمدان انہ سال فاطمۃ بنت قیس -----انہ فی بحر فی الشام او بحر الیمن لا بل من قبل المشرق ما ھو من قبل المشرق ما ھو من قبل المشرق ما ھو واوما الی المشرق قال لحفظت ھذا من رسول االلہ ﷺ ۔ باب جساسہ ،صحیح مسلم 738

حضرت فاطمہ بنت قیسؓ بیان کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آگاہ رہو! دجال شام یا یمن کے سمندر میں ہے، نہیں بلکہ مشرق کی طرف ہے۔ وہ مشرق کی طرف ہے، وہ مشرق کی طرف ہے اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔

Ref#23

عن ثوبان قال: قال رسول االلهﷺ:يوشک الامم أن تداعی علیکم کما تداعی الأکلة الی قصعتها فقال قائل ومن قلة نحن یومئذ ؟قال : بل أنتم یومئذکثیر ولکنکم غثاء کغثاء السیل ولینزعن االله من صدور عدوکم المهابة منکم ولیقذفن االله فی قلوبکم الوهن فقال قائل : یار سول االلهﷺ ! وما الوهن ؟ قال: حب الدنیا وکراہیة ۔سنن ابوداؤد جلد 3 حدیث 4297

حضرت ثوبانؓ کا بیان ہے،رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسا وقت آنے والا ہے کہ دوسری امتیں تمہارے خلاف ایک دوسرے کو بلائیں گی جیسے کہ کھانے والے اپنے دستر خوان پر ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔ تو کہنے والے نے کہا: کیا یہ ہماری ان دنوں قلت اور کمی کی وجہ سے ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

)نہیں) بلکہ تم ان دنوں بہت زیادہ ہو گے، لیکن جھاگ ہو گے جس طرح کہ سیلاب کا جھاگ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن کے سینوں سے تمہاری ہیبت نکادے گا اور تمہارے دلوں میں ”وھن“ ڈال دے گا۔ پوچھنے والے نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! وھن سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا کی محبت اور موت کی کراہت۔

Ref#24

عن ابی ہریرة ان رسول االلهﷺ قال لا تقوم الساعة حتی ینزل الروم بالاعماق او بدابق فیخرج الیهم جیش من المدینة من خیار اہل الارض۔صحیح مسلم جلد سوم حدیث 2781

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ رومی اعماق یا دابق میں اتریں۔ ان کی طرف ان سے لڑنے کے لیے ایک لشکر مدینہ روانہ ہو گا اور وہ ان دنوں زمین والوں میں سے نیک لوگ ہوں گے۔

Ref#25

عن ابی ہریرةؓ قال قال رسول االلهﷺ منعت العراق درهمها قفیزها ومنعت الشام مدیها ودینارها ومنعت مصر اردبّها ودینارها وعدتم من حیث بدأتم وعدتم من حیث بدأتم وعدتم من حیث بدأتم شهد علی ذٰلک لحم ابی هریرة ودمہٗ۔صحیح مسلم جلد 3 حدیث 7277

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عراق اپنے درہم اور قفیز کو روک لے گا اور شام اپنے مدّ اور دینار روک لے گا اور مصر اپنے اردب اور دینار روک لے گا اور تم جہاں سے چلے تھے وہیں لوٹ آؤ گے اور تم جہاں سے چلے تھے وہیں لوٹ آؤ گے اور تم جہاں سے چلے تھے وہیں لوٹ آؤ گے اور اس بات پر ابو ہریرہؓ کا گوشت اور خون گواہ ہے۔

Ref#26

عن نافع بن عتبةؓ قال کنا مع رسول االله ﷺ فی غزوة قال فاتی النبیﷺ قوم من قبل المغرب علیهم ثیاب الصوف فوافقوا عند اکمة فانهم لقیام ورسول االله ﷺ قاعد قال قالت لی نفسی ائتهم فقم بینهم وبینه لا یغتالونه قال ثم قلت لعله نجی معهم فاتیتهم فقمت بینهم وبینه قال فحفظت من اربع کلمات اعدهن فی یدی قال تغزون جزیرة العرب فیفتحها االله ثم فارس فیفتحها االله ثم تغزون الروم فیفتحها االله ثم تغزون الدجال فیفتحه االله قال

فقال نافع یا جابر لانری الدجال یخرج حتی یفتح الروم ۔صحیح مسلم میں جلد ۳ حدیث 7284

حضرت نافع بن عتبہؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک غزوہ میں شریک تھے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں مغرب کی طرف سے ایک قوم آئی۔ جن پر سفید اونی کپڑے تھے اور وہ آپ ﷺ سے ایک ٹیلے کے پاس ملے۔ وہ کھڑے ہوئے تھے اور وہ آپ سے ایک ٹیلے کے پاس ملے۔ وہ کھڑے ہوئے تھے اور رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے۔ مجھے دل نے کہا تو بھی ان کے اور آپ ﷺ کے درمیان جا کر کھڑا ہو کہ کہیں وہ دھوکہ سے آپ ﷺ پر حملہ ہی نہ کر دیں۔ پھر میں نے کہا: شاید آپ ان سے کوئی راز کی بات کر رہے ہوں ۔ بہر حال پھر میں اُن کے پاس آیا اور آپ کے اور ان کے درمیان کھڑا ہو گیا اور اسی دوران میں نے آپ ﷺ سے چار کلمات یاد کیے: تم جزیرۃ العرب میں جہاد کرو گے۔ اللہ تمہیں فتح عطا فرمائے گا پھر تم اہل فارس سے جنگ کرو گے ان پر بھی اللہ تمہیں فتح عطا فرمائیں گے۔ پھر

تم روم والوں سے جہاد کرو گے اور اللہ تعالیٰ اس پر بھی تمہیں فتح عطا کریں گے۔ تو نافع نے کہا: اے جابر! پھر ہم روم کی فتح سے پہلے تو دجال کو نہ دیکھیں گے۔

Ref#27

عن ابی ہریرة أن النبی ﷺ قال لیس بینی وبینہ نبی یعنی عیسٰی وإنہ نازل فإذا رأیتموہ فاعرفوا رجل مربوع الی الحمرة والبیاض بین ممصرتین کأن رأسہ یقطر وإن لم یصبہ بلل فیقاتل الناس علی الإسلام فید ق الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویھلک اللہ فی زمانہ الملل کلھا إلا الإسلام ویھلک المسیح الدجال فیمکث فی الأرض أربعین سنۃ ثم یتوفی یصلی علیہ المسلمون۔سنن ابی داؤد جلد 3 حدیث 918

حضرت ابوہریرہؓ سے رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے اور عیسٰی علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہو گا اور بے شک وہ اتریں گے، پس جب تم انہیں دیکھو تو انہیں پہچان لو کہ وہ سرخ و سفید رنگ کے درمیانی رنگت کے مرد ہیں۔ درمیانے قد و قامت کے ہیں گویا کہ ان کا سر ٹپک رہا ہو گا پانی سے اگرچہ وہ تر نہیں ہو گا۔ پس وہ لوگوں سے اسلام پر قتال کریں گے۔ صلیب توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں تمام اقوام مذاہب کو ہلاک کر دیں گے سوائے اسلام (اور مسلمانوں) کے اور مسیح دجال کو بھی ہلاک کر دیں گے پھر دنیا میں چالیس برس تک رہیں گے پھر انتقال کر جائیں گے اور مسلمان ان پر نماز جنازہ پڑھیں گے۔

Ref#28

عن زینب بنت جحشؓ انھا قالت استیقظ النبی ﷺ من النوم محمرا وجھہ یقول لا الہ الا اللہ ویل للعرب من شر قد اقترب فتح الیوم من ردم یاجوج و ماجوج مثل ھذہ وعقد سفیان تسعین او ماءة قیل انھلک وفینا الصالحون قال نعم اذا کثر الخبث صحیح بخاری جلد3 حدیث 1939

حضرت زینب بن جحشؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کا چہرہ سرخ تھا، اور آپ فرما رہے تھے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، عرب کی ہلاکت ہے اس شر سے جو قریب ہے، آج یاجوج ماجوج کی دیوار سے اس قدر کھول دیا گیا اور سفیان نے نوے یا سو کے لیے انگلی باندھی (یعنی عرب کے طریقہ پر اشارہ کے لیے) کسی نے پوچھا کیا ہم بھی ہلاک ہو جائیں گے جبکہ ہم میں صالح لوگ بھی موجود ہیں، فرمایا کہ ہاں! خباثت کی کثرت ہو گی۔

Ref#29

عن ابی ہریرةؓ قال قال رسول اللہ ﷺ ان یاجوج وماجوج یحفرون کل یوم حتی اذا کادوا یرون شعاع الشمس قال الذی علیھم ارجعوا فسنحفر غدا فیعیدہ اللہ اشد ما کان حتی اذا بلغت مدتھم و اراد اللہ ان یبعثھم علی الناس حفروا حتی اذا کادوا یرون شعاع الشمس قال الذی علیھم ارجعوا فستحفرونہ غدا ان شاء اللہ واستثنوا فیعودون الیہ وھو کھیئتہ حین ترکوہ فیحفرونہ ویخرجون علی الناس فینشفون الماء ویتحصن الناس منھم فی حصونھم فیرمون بسھامھم الی السماء فترجع علیھا الدم الذی اجفظ فیقولون قھرنا اہل الارض وعلونا اہل السماء فیبعث اللہ نغفا ی اقفاءھم فیقتلھم بھا قال رسول اللہ ﷺ والذی نفسی بیدہ ان دواب الارض لتسمن وتشکر شکرا من لحوھم سنن ابن ماجہ جلد 3 حدیث961

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بے شک یاجوج اور ماجوج ہر روز کھودتے ہیں جب قریب ہوتا ہے کہ سورج کی روشنی ان کو دکھائی دے تو جو شخص ان کا سردار ہوتا ہے وہ کہتا ہے اب گھر چلو کل آ کے کھود لیں گے پھر اللہ رات کو ویسا ہی مضبوط کر دیتا ہے جیسے وہ تھے جب ان کے نکلنے کا وقت آئے گا اور اللہ یہ چاہے گا کہ ان کو چھوڑ دے لوگوں پر تو وہ دیوار کھودیں گے جب قریب ہو گا کہ سورج کی روشنی دیکھیں، اس وقت ان کا سردار کہے گا اب لوٹ چلو کل اللہ نے چاہا تو اس کو کھود ڈالو گے اور ان شاء اللہ کا لفظ کہیں گے۔ ان دن وہ لوٹ کر جائیں گے اور دیوار اسی حال پر رہے گی جیسے وہ چھوڑ جائیں گے۔ آخر وہ اس کو کھود کر نکل آئیں گے اور پانی پی جائیں گے اور لوگ ان سے بھاگ کر قلعوں میں چلے جائیں گے وہ اپنے تیر آسمان کی طرف ماریں گے تیر خون میں لپٹے ہوئے اوپر سے لوٹیں گے۔ وہ

کہیں گے ہم نے زمین والوں کو مغلوب کیا اور آسمان والوں پر بھی غالب ہوئے پھر اللہ تعالیٰ ان کی گدیوں میں ایک کیڑا پیدا کر دے گا وہ ان کو مار ڈالے گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بے شک زمین کے جانور موٹے ہو جائیں گے اور ان کا گوشت کھائیں گے۔

Ref#30

عن ابی سعید الخدری ان رسول االلهﷺ قال تفتح یاجوج وماجوج فیخرجون کما قال االله تعالیٰ وهم من کل حدب ینسلون فیعمون الارض وینحاز منهم المسلمون حتی تصیر بقیة المسلمین فی مدائنهم وحصونهم ویضمون الیهممواشیهم حتی انهم لیمرون بالنهر فیشربونه حتی ما یذرون فیه شیئا فیمر آخرهم علی اثرهم فیقول قائلهم لقد کان بهذا المکان مرة ماء ویظهرون علی الارض فیقول قائلهم هؤلاء اہل قد فرغنامنهم ولننازلن اهل السماء حتی ان احدهم لیهز حربته الی السماء فترجع مخضبة بالدم فیقولون قد قتلنا اهل السماء فبینما هم کذالک اذ بعث االله دواب کنغف الجراد فتأخذ باعناقهم فیموتون موت الجراد یرکب بعضهم بعضا فیصبح المسلمون لا یسمعون لهم حسا فیقولون من رجل یشری نفسه وینظر ما فعلوا فینزل منهم رجل قد وطن نفسه علی ان یقتلوه فیجدهم موتی فینادیهم الا ابشروا فقد ہلک عدوکم فیخرج الناس ویخلون سبیل مواشیهم فما یکون لهم رعی الا لحومهم فتشکر علیها کاحسن ما شکرت من نبات اصابته قط۔ سنن ابن ماجہ جلد 3 حدیث 960

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: یاجوج اور ماجوج کھول دیئے جائیں گے پھر وہ نکلیں گے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وہ ساری زمین میں پھیل جائیں گے" اور چرانے کے جانور بھی ساتھ لے جائیں گے یاجوج ماجوج کا یہ حال ہو گا کہ ان کے لوگ ایک نہر پر سے گزریں گے اور اس کا سارا پانی پی ڈالیں گے یہاں تک کہ ایک قطرہ پانی کا نہ رہے گا اور ان میں سے کوئی کہے گا یہاں تک کہ میں ان سے ایک کہے گا اب زمین والوں سے فارغ ہوئے (کوئی ہمارا مقابل نہ رہا) اب آسمان والوں سے لڑیں گے آخر ان میں سے ایک اپنا حربہ آسمان کی طرف پھینکے گا وہ خون سے رنگا ہوا لوٹ کر گرے گا وہ کہیں گے ہم نے آسمان والوں کو بھی مار ڈالا خیر یہ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ چند جانور بھیجے گا ٹڈی کے کیڑوں کی طرح۔ یہ کیڑے ان کی گردنوں کو کاٹیں گے یا گردن میں گھس جائیں گے وہ سب ٹڈیوں کی طرح یکبارگی مر جائیں گے۔ ایک پر ایک پڑا ہو گا اور مسلمان صبح کو اٹھیں گے (اپنے شہروں اور قلعوں میں) تو ان کی آواز نہیں سنیں گے وہ کہیں گے ہم میں سے کون ہے جو اپنی جان پر کھیلے یعنی اپنی جان کی پرواہ نہ کرے اور جا کر دیکھے یاجوج ماجوج کیا کرتے ہیں آخر مسلمانوں میں سے ایک شخص نکلے گا یا اترے گا (قلعہ سے) یہ سمجھ کر کہ وہ مجھ کو ضرور مار ڈالیں گے، دیکھے گا تو وہ مردہ ہیں وہ دوسرے مسلمانوں کو پکارے گا۔ اے بھائیو! خوش ہو جاؤ تمہارے دشمن مر گئے یہ سن کر سب مسلمان نکلیں گے اور اپنے جانوروں کو چرنے کے لیے چھوڑیں گے۔ ان کے چرنے کو کچھ بھی نہ ہو گا۔ سوائے یاجوج اور ماجوج کے گوشت کے کہ وہ ان کا گوشت کھا کر خوب موٹے ہوں گے جیسے کوئی گھاس کھا کر موٹے ہوتے ہیں۔

Ref#31

عن عبد االله بن مسعودؓ قال قال لاتذهب الدنیا حتی یملک العرب رجل من اهل بیتی ؤاطء اسمه اسمی رواه الترمذیمشکوٰة جلد تین صفحه ۳۰ حدیث 5216/16

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا اس وقت تک فنا نہیں ہو گی جت تک عرب پر ایک شخص قبضہ نہ کرے گا یہ شخص میرے خاندان سے ہو گا اور اس کا نام میرے نام پر ہو گا۔

Ref#32

عن ابی اسحاق قال قال علیؓ ونظر الی ابنه الحسن وقال ان ابنی هٰذا سید کما سماه رسول االله ﷺ وسیخرج من صلبه رجل یسمّی باسم نبیکم یشبهه فی الخلق ولا یشبهه فی الخَلق ثم ذکر قصة یملاء الارض عدلا راوه ابو داؤد۔مشکوٰة جلد۳ صفحہ۳۲حدیث ۲۵۶۲/۲۶بحوالہ سنن ابو

داؤد

ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں حضرت علیؓ نے اپنے بیٹے حسن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: میرا یہ بیٹا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: سردار ہے۔ عنقریب اس کی پشت سے ایک شخص پیدا ہو گا جس کا نام تمہارے نبیؐ کے نام پر ہو گا۔ اخلاق و عادات میں وہ حضور ﷺ کا مشابہ ہو گا، صورت و شکل میں مشابہ نہ ہو گا۔ اس کے بعد حضرت علیؓ نے اس شخص کے عدل و انصاف کا واقعہ بیان کیا۔

Ref#33

عن ام سلمة عن النبی ﷺ قال یکون اختلاف عند موت خلیفة فیخرج رجل من اہل المدینة ھاربا الی مکة فیاتیہ ناس من اہل مکة فیخرجونہ وھو کارہ فیبایعونہ بین الرکن والمقام ویبعث الیہ بعث من الشام فیسخف بھم بالبیداء بین مکة والمدینة فاذا رأی الناس ذٰلک اتاہ ابدال الشام وعصائب اہل العراق فیبایعونہ ثم ینشأ رجل من قریش اخوالہ کلب فیبعث الیھم بعثا فیظھرون علیھم وذٰلک بعث کلب ویعمل فی الناس بسنة نبیھم ویلقی الاسلام بجرانہ فی الارض

فیلبث سبع سنین ثم یتوفی و یصلی علیہ المسلمون رواہ ابو داؤد مشکوٰہ جلد۳ صفحہ ۳۱حدیث ۵۲۲۰/۲۰ بحوالہ ابو داؤ

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ایک خلیفہ (بادشاہ) کے مرنے پر اختلاف واقع ہو گا پھر ایک شخص مدینہ سے نکلے گا اور مکہ کی طرف بھاگ جائے گا۔ مکہ کے لوگ اس کے پاس آئیں گے اور اس کو گھر سے باہر نکال کر لائیں گے اور حجر اسود و مقام ابراہیم کے درمیان اس کے ہاتھ پر بیعت کر کے اس کو اپنا خلیفہ بنالیں گے حالانکہ وہ شخص اس سے ناخوش ہو گا (یہ شخص امام مہدی ہوں گے) پھر شام (کے بادشاہ کی طرف سے) اس کے مقابلہ کے لیے ایک لشکر بھیجا جائے گا جس کو مکہ مدینہ کے درمیان مقام بیداء پر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ جب لوگوں کو خبر پہنچے گی اور یہ حال معلوم ہو گا تو شام کے ابدال اور عراق کے بہت سے لوگ اس کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ پھر قریش میں سے ایک شخص پیدا ہو گا جس کی ننھیال قبیلۂ کلب میں ہو گی۔ یہ شخص بھی اس شخص کے خلاف لشکر بھیجے گا اور اس لشکر پر امام کا لشکر غالب آئے گا اور یہ فتنہ لشکر کلب کا فتنہ ہے۔ امام لوگوں کے درمیان اپنے پیغمبر (محمد ﷺ) کے احکام کے مطابق عمل کریں گے۔ اور اسلام قائم اور استوار ہو جائے گا۔ امام سات برس تک قائم رہیں گے پھر وفات پا جائیں گے اور ان کے جنازہ پر مسلمان نماز پڑھیں گے۔

Ref#34

عن ابی سعید الخدری ان النبی ﷺ قال یکون فی امتی المھدی ان قصر فسبع والا فتسع فتنعم فیہ امتی نعمة لم ینعموا مثلھا قط تؤتی اکلھا ولاتدخرمنھم شیئا والمال یومئذ کدوس فیقوم الرجل فیقول یا مھدی اعطنی فیقول خذ۔سنن ابن ماجہ جلد ۳ حدیث 964

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میری امت میں ایک مہدی (ہدایت یافتہ پیدا) ہوں گے۔ اگر وہ دنیا میں کم رہے تو بھی سات برس تک رہیں گے ورنہ نو برس تک رہیں گے اس دور میں میری امت ایسی خوشحال ہو گی کہ اس جیسی خوشحال پہلے کبھی نہ ہوئی ہو گی۔ زمین اس وقت خوب پھل دے گی اور ان سے بچا کر کچھ نہ رکھے گی اور اس وقت مال ڈھیر لگے ہوئے ہوں گے۔ ایک مرد کھڑا ہو کر عرض کرے گا: اے مہدی! مجھے کچھ دیجئے۔ وہ کہیں گے (جتنا جی چاہے) لے لو۔

Ref#35

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اﷲﷺ والذی نفسی بیدہ لاتقوم الساعة حتی تکلم السباع الانس و حتی تکلم الرجل عذبة سوطہ وشراک نعلہ یخبرہ بما احدث اہلہ بعدہ رواہ الترمذی ۔مشکوۃجلد 3صفحہ 32 حدیث 23/5223بحوالہ ترمذی

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، قیامت نہ آئے گی جب تک کہ درندے آدمیوں سے باتیں نہ کرلیں گے اور جب تک کہ آدمی کے چابک کی رسی کا پھندنا اور جوتی کا تسمہ اس سے کلام نہ کرلے گا۔ یہاں تک کہ آدمی کی ران اس کو یہ بتلائے گی کہ اس کے اہل وعیال نے اس کی عدم موجودگی میں کیا کیا ہے۔

Ref#36

عن جابر بن عبد االله قال فقد الجراد فى سنة من سنى عمر التى توفى فيها فاهتم بذلک هما شديدا فبعث الى اليمن راكبا وراكبا الى العراق وراكبا الى الشام يسال عن الجراد هل ارى منه شيئا فاتاه الراكب الذى من قبل اليمن بقبضة فنشرها بين يديه فلما راها عمر كبر وقال سمعت رسول االله ﷺ يقول ان االله عزو جل خلق الف أمة ست ماءة منها فى البحر واربع ماءة فى البر فان أوّل هلاک هذه الامة الجراد فاذا هلک الجراد تتابعت الامم كنظام السلک رواه البيقهى فى شعب الايمان

حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں جس سال حضرت عمرؓ نے وفات پائی ہے اس سال ٹڈی نہیں آئی۔ حضرت عمرؓ نے اس کو خاص طور پر محسوس کیا اور ٹڈی کے نہ آنے سے غمگین ہو گئے۔ پھر آپؓ نے یمن کی طرف ایک سوار بھیجا، عراق کی طرف ایک سوار روانہ کیا اور شام کی جانب ایک سوار بھیجا تا کہ وہ وہاں پہنچ کر ٹڈی کے متعلق پوچھیں کہ کسی نے کہیں دیکھی ہے جس سوار کو یمن کو بھیجا گیا تھا وہ ایک مٹھی ٹڈیاں لایا اور حضرت عمرؓ کے سامنے ڈال دیں۔ حضرت عمرؓ نے ان کو دیکھ کر اللہ اکبر کہا اور پھر یہ بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: خداوند بزرگ وبرتر نے حیوانات کی ہزار قسمیں پیدا کیں ان میں چھ سو دریا میں ہیں۔ (یعنی بحری حیوانات) اور چار سو خشکی میں، ان حیوانات میں سے سب سے پہلے ٹڈیاں ہلاک ہوں گی۔ (یعنی ٹڈیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔) پھر حیوانات کی دوسری قسمیں یکے بعد دیگرے ہلاک ہونا شروع ہوں گی جس طرح موتیوں کی لڑی کھل جاتی ہے اور موتی یکے بعد دیگرے بکھرے لگتے ہیں

Ref #37

(عن ابن مسعود) قلت يا رسول االله هل للساعة من علم تعرف به الساعة ؟ فقال لى :يا ابن مسعود ان للساعة اعلاما وان للساعة اشراطا وان من اعلام الساعة واشراطها ان يكون الولد غيظا وان يكون المطر قيظا وان تفيض الاشرار فيضا ۔ يا ابن مسعود ان من اعلام الساعة واشراطها ان يصدق الكاذب وان يكذب الصادق يا ابن مسعود ان من اعلام الساعة واشراطها ان ىؤتمن الخائن وان يخون الامين يا ابن مسعود ان من اعلام الساعة واشراطها ان تواصل الاطباق وان تقاطع الارحام يا ابن مسعود ان من اعلام الساعة واشراطها ان يسود كل قبيلة منافقوها وكل سوق فجارها يا ابن مسعود ان من اعلام الساعة واشراطها ان تزخرب المساجد وان تخرب القلوب يا ابن مسعود ان من اعلام الساعة واشراطها ان يكون المؤمن فى القبيلة اذل من النقد يا ابن مسعود ان من اعلام الساعة واشراطها ان يكتفى الرجال بالرجال والنساء بالنساء يا ابن مسعود ان من اعلام الساعة واشراطها ان تكثف المساجد وان تعلو المنابر يا ابن مسعود ان من اعلام الساعة واشراطها ان يعمر خراب الدنيا ويخرب عمرانها يا ابن مسعود ان من اعلام الساعة واشراطها ان تظهر المعازف وتشرب الخمور يا ابن مسعود ان من اعلام الساعة واشراطها الشر و الغمازون واللمازون يا ابن مسعود ان من اعلام الساعة واشراطها ان يكثر اولاد الزنا ۔المعجم لكبير للطبرانى حديث 10556

(حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے) وہ کہتے ہیں کہ میں عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا قیامت کی کوئی ایسی علامات ہیں جن سے قیامت کے برپا ہونے کو معلوم کیا جا سکے؟ یقیناً قیامت کی علامات ہیں۔ قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ اولاد میں غصہ زیادہ ہو گا اور بارش کم ہو جائیں گی اور برے لوگ کثرت سے پھیل جائیں گے۔ اے ابن مسعود! قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا اور سچے کو جھوٹا۔ اے ابن مسعود! قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ خیانت کرنے والے کو امین اور امین کو خیانت کرنے والا سمجھا جائے

مسعود! قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ قبیلہ کا سردار اس منافق ہو گا اور بازاروں پر برے لوگوں کا اختیار ہو گا۔ اے ابن مسعود! قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ ایک مومن کو بھدی بکری سے بھی کم تر سمجھا جائے گا۔ اے ابن مسعود! قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ مرد ،مردوں پر اور عورتیں، عورتوں پر اکتفاء کریں گی۔ اے ابن مسعود! قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ مساجد کو خوب سنوار جائے گا اور منبروں کو بلند کیا جائے گا۔ اے ابن مسعود! قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ بظاہر دنیا کو آباد کیا جارہا ہو گا لیکن حقیقت میں وہ برباد ہو رہی ہو گی۔ اے ابن مسعود! قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ موسیقی کے آلات عام ہو جائیں گے اور شراب کثرت سے پی جائے گی۔ اے ابن مسعود! قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ ایک دوسرے پر طعن زنی کرنے والے اور برائی کرنے والے عام ہوں گے۔ اے ابن مسعود! قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ حرامی اولاد کی کثرت ہو جائے گی۔